193

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔جون2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال15-2014 پر عام بحث"

195

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا نواں اجلاس

بدھ، 18- جون2014

(یوم الاربعاء ، 19- شعبان المعظم1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 12 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِي ٱلزَّبُورِ
مِنۢ بَعۡدِ ٱلذِّكۡرِ أَنَّ ٱلۡأَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ ٱلصَّٰلِحُونَ ۝١٠٥ إِنَّ فِي
هَٰذَا لَبَلَٰغٗا لِّقَوۡمٍ عَٰبِدِينَ ۝١٠٦ وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ ۝١٠٧

سُوۡرَةُ الأنبياء آيات105تا107

اور ہم نے نصیحت کی کتاب (یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے (105) عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (اللہ کے حکموں کی) تبلیغ ہے (106) اور (اے محمدؐ) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے (107)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

در نبی پر پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری، کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلافِ معشوق کچھ ہوا ہے، نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خدا بھی ہو گا اُدھر ہی اے دِل، جدھر وہ عالی مقام ہو گا
کئے ہی جاؤں گا عرضِ مطلب، ملے گا جب تک نہ دل کا مطلب
نہ شامِ مطلب کی صبح ہو گی، نہ یہ فسانہ تمام ہو گا
جو دل سے ہے مائلِ پیمبر، یہ اُس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اُس بے نوا کے لب پر، درود ہو گا سلام ہو گا
اِسی توقع پہ جی رہا ہوں، یہی تمنا جِلا رہی ہے
نگاہِ لطف و کرم نہ ہو گی تو، مجھ کو جینا حرام ہو گا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

سانحہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ کل لاہور میں جو واقعہ ہوا ہے اس میں 10 افراد اب تک شہید ہو چکے ہیں ان کی مغفرت کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں بھی یہی کہنے والا تھا، مجھے گورنمنٹ کی طرف سے لاء منسٹر صاحب نے بھی کل یہی request کی تھی اور اب آپ نے بھی حکم دے دیا ہے، ہمیں سب کو مل کر ان کے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں دو لفظ بول لوں، اس کے بعد آپ جو بات کرنا چاہیں کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سالانہ بجٹ بابت 15-2014 کی بحث کا آغاز ہو چکا تھا اور آج جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہیں گے، ان کے نام تو کافی ہیں، پہلے وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کو ٹائم دوں گا، اس کے بعد محترمہ طحیانون صاحبہ کا نمبر آئے گا۔ میاں صاحب! آپ فرمائیں!

تحریک منہاج القرآن لاہور کے سیکرٹریٹ پر رات گئے پولیس کی دہشت گردی سے متعدد خواتین و افراد کی ہلاکت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل یہاں ایوان میں ہم نے بات کی اور احتجاج بھی کیا، اس وقت تک حالات اتنے خراب ہو چکے تھے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں پر ہلاکتوں کی تعداد تیزی کے ساتھ بڑھنے لگی اور آج صبح تک دس افراد شہید ہو چکے ہیں اور ان میں سے پانچ چھ افراد کی حالت اس وقت بھی انتہائیcritical ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ایک طرف تو ہم دہشت گردی کے واقعات کوcondemn کر رہے ہیں، دہشت گردوں کے خاتمہ کے لئے فوج آپریشن کر رہی ہے، پوری قوم اس آپریشن کو کامیاب بنانے کے لئے اور امن کی بحالی کے لئے کوشاں ہے لیکن دوسری طرف پولیس کی وردی میں اس جمہوری دور کے اندر دہشت گردی کا یہ حملہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پاکستان کی 67 سالہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کسی جمہوری دور میں تو کیا آمریت کے کسی دور میں،، ضیاء الحق کے دور میں، پرویز مشرف کے دور میں، ایوب خان کے دور میں بھی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نہتی، باپردہ خواتین کو سامنے سے چھاتی پر اور منہ پر گولیاں ماری جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! کیا یہ کسی دشمن ملک کے لوگ تھے، کیا وہاں پر یہ سارا کچھ اچانک ہو گیا ہے؟ رات دو بجے سے آپریشن شروع ہوا جو کل سہ پہر تک چلتا رہا، 18 گھنٹے خون کی ہولی کھیلی گئی، ایک ایک کر کے لوگ گرتے رہے، میڈیا نے اس بارے میں جو کچھ پیش کیا ہے اس کا یہاں پر بیان کرنے سے بلکہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی، اسی سال کے سفید ریش بزرگوں کو جس طرح ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا، جس طرح انہیں مارا گیا، جس طرح عورتوں کی بے حرمتی کی گئی، جس طرح سے انہیں پیٹا گیا، جس طرح سے انہیں گولیوں سے بھونا گیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوسناک ہی نہیں بلکہ اس کی ذمہ داری کا بھی تعین کرنا ہوگا۔ یہاں پر کل لاء منسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر بات کی کہ وہاں پر اسلحہ کے ڈھیر اکٹھے ہو رہے ہیں، وہاں پر لوگوں سے غیر آئینی طور پر، غیر قانونی طریقے سے ایک حلف لیا جا رہا ہے ایکoath لیا جا رہا ہے اور وہ علاقہno go area بنا ہوا ہے۔ پانچ سات سال سے اگر وہاں پرbarrier لگے ہوئے ہیں، کل میں نے خود وہاں پر جا کر لوکل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے وہ لیٹر

بھی دیکھے ہیں جس میں انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو یہاں پر دہشت گردی کا خطرہ ہو سکتا ہے اس لئے آپ یہاں barrier لگا لیں۔ وہاں پر ایس پی اور ڈی سی او کے letter موجود ہیں جو ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اس طرح کا واقعہ ہو جانا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سوچے سمجھے پلان کے تحت سارا کچھ ہو رہا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا، پولیس کو اتنی جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ اس طرح سے گولیاں چلائے۔ ہم کل ہسپتالوں میں گئے ہیں وہاں پر 60 لوگ ایسے ہیں جنہیں سیدھی گولیاں لگی ہیں۔ آپ خود سوچیں کہ دھکم پیل میں یا اس طرح کے سیاسی بلواؤں میں لاٹھی چارج ہوتا ہے یا آنسو گیس چھوڑی جاتی ہے۔ اگر وزیر قانون کی یہ بات ہم صحیح مان بھی لیں کہ اندر اسلحہ کے بڑے ذخائر تھے تو دس آدمی مارے جاتے ہیں 60 لوگوں پر گولیاں چلتی ہیں، اندر سے اگر اسلحہ کا ذخیرہ ہوتا تو 10 آدمی پولیس والوں کے بھی گرتے۔ یہ ایک مفروضہ کے اوپر محض ایک چھوٹی سی بات کے لئے اس ساری situation کو mishandle کیا گیا، ان دس افراد کا خون کس کے گلے پڑا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کہتے ہیں کہ میرے تو علم میں نہیں ہے اگر پنجاب کا وزیر اعلیٰ لاہور میں بیٹھ کر کہے کہ مجھے تو پتا نہیں، ایک ایک بچے کو پتا ہے، پورے ملک میں پتا ہے، پوری دنیا کو پتا ہے کہ لاہور کے اندر کیا ہو رہا ہے اور وزیر اعلیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ بات میرے تو علم میں نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اسے وزیر اعلیٰ رہنے کا حق نہیں ہے انہیں پہلے استعفیٰ دے دینا چاہئے تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سی ایم استعفیٰ دیں" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان نے بھی یہ بات کی اور اس کے بعد پھر جو کچھ ہوا۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ لاشوں پر سیاست نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): آپ آرام سے بیٹھیں، آپ چمچہ گیری بند کریں۔ آپ کو شرم نہیں آتی۔۔۔

جناب سپیکر: جناب وحید گل صاحب! آپ ماحول کیوں خراب کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): آپ آرام سے نیچے بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: گل صاحب! آپ ماحول کیوں خراب کر رہے ہیں؟ آپ بیٹھیں۔

Order in the House, order in the House.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بے غیرتی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: ہم بھی تو بیٹھے ہوئے ہیں، ہم کر ہی کیا سکتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم ایک طرف جمہوریت کا نام لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس بات کی سب کو تکلیف ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): ہم ایک طرف جمہوریت کا نام لیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ کل لاء منسٹر نے جس اعتماد کے ساتھ اس ساری کارروائی کو own کیا آپ ریکارڈنگ نکلوا کر دیکھ لیجئے انہوں نے کہا کہ وہاں اسلحہ کے ذخائر ہیں، انہوں نے کہا کہ وہ no go area ہے۔ کیا جاتی امرا no go area نہیں ہے؟ وہاں دو کلومیٹر کے اندر چڑی نہیں جا سکتی، کوئی انسان، چرند پرند نہیں جا سکتا۔ کیا ایچ بلاک no go area نہیں ہے؟

جناب سپیکر: ان سے پوچھتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): وہاں پورے ماڈل ٹاؤن کے لوگ زندگی سے بیزار ہوئے ہوئے ہیں۔ بیریئر ہٹانے کے نام پر اس ملک کے سیاسی اور جمہوری چہرے پر چھیاسٹھ سال کے اندر سب سے بدنما دھبا اور داغ لگانے کا credit آج ان جمہوری حکمرانوں کو جاتا ہے۔ یہ جتنا بڑا واقعہ ہو گیا ہے میں نے جیسے پہلے کہا کہ اور طریقوں سے تو دہشت گردی ہوتی ہے لیکن پولیس کی وردی میں جو دہشت گردی ہوئی ہے، پولیس کی موجودگی میں اور پولیس کے کہنے پر وہاں گلو بٹ اور جھلو بٹ جیسے درجنوں غنڈے لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے لوگوں کی گاڑیاں توڑتے رہے، گھنٹوں توڑتے رہے، وہاں پر درجنوں دکانیں لوٹ لی گئیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے علم میں نہیں ہے۔ وہاں پر چھ ڈویژن کی پولیس ہے چھ ایس پی وہاں پر ہیں، ڈی آئی جی آپریشن وہاں پر ہے، سی سی پی او وہاں پر ہے، ڈی سی او وہاں پر ہے، مجسٹریٹ وہاں پر ہے۔ یہ وہاں کس کو فتح کرنے جا رہے تھے؟ ایک بیریئر ہٹانے کے لئے تو اتنی لمبی چوڑی تیاری نہیں ہوتی، بیریئر ہٹانے کے لئے تو بہتر ہوتا کہ آپ ان کی لیڈر شپ کو بلاتے ان سے بات کرتے negotiate کرتے اور کہتے کہ آپ نے یہ یہ چیزیں غیر قانونی طور پر روا رکھی ہوئی ہیں آپ انہیں remove کر دیں لیکن یہ کون سا طریقہ ہے؟ میں طاہر القادری کی جماعت کا ممبر ہوں نہ میں ان کی وکالت کر رہا ہوں بلکہ میں تو ان کے طرز عمل کو condemn کر رہا ہوں اور جمہوریت کے نام پر جو

آمرانہ سوچ ہے ان کا جو طرز حکومت ہے، جمہوری دور کے اندر جمہوریت کے بارے میں ان کے جو رویے ہیں میں ان کو condemn کر رہا ہوں۔ اگر انہوں نے کہا ہے کہ میں نے 23 کو آنا ہے، میں جلوس نکالنا چاہتا ہوں، میں جلسہ کرنا چاہتا ہوں، طاہر القادری نے جلسہ جلوس تو پہلے بھی کیا تھا وہاں ایک گملا بھی نہیں ٹوٹا اور آپ نے بغیر کچھ ہوئے ان کے دس آدمی مار دیئے، شہید کر دیئے۔ وہ پاکستانی تھے، کسی کا باپ مرا، کسی کا بھائی مرا، کسی کی بیٹی مری، کسی کی ماں مری ان سب کا خون کس کی گردن پر ہے؟ کیا وزیر قانون یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ گولی کس کے حکم پر چلائی گئی؟ جو اطلاعات ہمارے تک آئی ہیں ایک میٹنگ کے اندر وہاں پر پولیس افسران نے یہ کہا کہ اس طرح کا آپریشن شہر کے اندر مناسب نہیں ہے لیکن وہاں پر compel کیا گیا کہ نہیں یہ آپریشن کرنا ہے اور یہ no go area بنا ہوا ہے اسے ختم کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وحشت و بربریت کی جو داستان کل رقم ہو گئی ہے اس کے بعد ان حکمرانوں سے خیر کی کوئی توقع نہیں ہے۔ یہ لوگوں کو کہتے ہیں لیکن یہ اس جمہوری نظام کا بوریا بستر گول کرنے کا بندوبست خود کر رہے ہیں۔ ان کا ماضی بھی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ اس طرح کے غیر جمہوری اور آمرانہ ہتھکنڈوں سے ہمیشہ isolation کا شکار ہوئے، کبھی فوج سے پھڈا، کبھی عدلیہ پر حملہ، کبھی جمہوری اداروں پر حملہ، کبھی سیاسی جماعتوں کے ساتھ پنگا یہ سارا کچھ کرنے کے بعد پھر کبھی عمران خان کو دوش دیتے ہیں، کبھی طاہر القادری کو اور کبھی کسی اور کو۔ ان کے اپنے طرز عمل کی وجہ سے یہ جمہوری نظام سخت خطرات سے دوچار ہے اور ان کو ہوش نہیں آتی یہ اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر اس طرح کی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور ہم نے اس پر ایک قرارداد بھی جمع کرائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنی بات کر لی ہے اب ان کی بات بھی سن لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جی، بات کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! جہاں تک کل کے افسوسناک واقعہ کا تعلق ہے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: کل تو کچھ اور کہہ رہے تھے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:.No interruption please دیکھیں یہ بات اچھی نہیں ہے۔ان کی بات سنیں، ایسے ٹھیک نہیں ہے، اچھی بات نہیں ہے.This is not good ان کو بات کرنے دیں۔ پلیز ان کو بات کرنے دیں، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے بھائی کو غلط فہمی ہو رہی ہے میں نے جو کل کہا تھا وہ میں آج بھی کہہ رہا ہوں۔ وہ اس بات کا حوصلہ رکھیں میں نے کل بھی یہ کہا تھا کہ کسی بھی علاقے کو no go area نہیں بننے دیا جائے گا۔ وہ بیریئرز جو کسی بھی علاقے میں حفاظتی انتظامات کے حوالے سے بنائے جائیں وہ law enforcing agencies کی دسترس میں ہونے چاہئیں، اگر پرائیویٹ ملیشیا یا پرائیویٹ گارڈ ان بیریئرز کے اوپر دسترس حاصل کریں گے ان کو take on کریں گے تو law enforcing agencies کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان بیریئرز کو، ان رکاوٹوں کو ہٹا دیا جائے اور میں یہ بات categorically کہہ رہا ہوں اور میں نے کل بھی یہ بات کی تھی کہ یہ لوکل ایڈمنسٹریشن اور پولیس ایڈمنسٹریشن کا فیصلہ تھا کہ صرف اور صرف ان رکاوٹوں کو، بیریئرز کو remove کیا جائے۔ یہ کہنا کہ یہ کوئی آپریشن کا فیصلہ تھا یا منہاج سیکرٹریٹ پر کوئی حملہ تھا یا اس قسم کا فیصلہ گورنمنٹ کے کسی level پر ہوا یہ بات قطعی طور پر غلط اور بے بنیاد ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: آٹھ آٹھ گھنٹے کے اجلاس ہوئے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے بھائی بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ کے لیڈر نے بات کی تو ان کو کسی نے interrupt کیا؟

جناب محمد عارف عباسی: جی، کیا کہا؟

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف نے بات کی تو کسی نے interrupt کیا؟ اگر کسی نے کیا تو میں نے اسے فوری بھگایا۔ آپ ایسے نہ کریں۔ آپ بیٹھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب اپنی بات اور اپنی دلیل پر اعتماد نہ ہو تو پھر لوگ اسی طرح سے بے حوصلہ ہوا کرتے ہیں کہ سامنے

سے آنے والی دلیل کو روکا جائے۔ میں واضح طور پر یہ کہتا ہوں کہ ان بیریئرز، رکاوٹوں کو ہٹانے کے علاوہ کسی قسم کے آپریشن یا کسی سیکرٹریٹ یا کسی بلڈنگ کی search کا یا کسی قسم کا کوئی فیصلہ حکومتی، لوکل ایڈمنسٹریشن کے level پر ہوا اور نہ ہی ایسا فیصلہ موجود تھا۔ میں قائد حزب اختلاف کی بات کو appreciate کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ یہ اتنا افسوسناک واقعہ کیوں کر وہاں پر ہوا۔ ذرا اس پہلو کو بھی دیکھ لیا جائے کہ سڑک پر قائم ایک بیریئر یا رکاوٹ کو اگر ٹی ایم اے یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ٹیم جا کر گراتی ہے تو کیا وہاں پر فوری طور پر وہ کون سے عوامل ہوئے جن کی وجہ سے پولیس اور منہاج ٹرسٹ کے کارکنوں کا تصادم ہوا۔ کیا پولیس نے بغیر کسی مزاحمت کے وہاں پر جا کر براہ راست گولیاں برسانی شروع کر دیں اور پولیس حملہ آور ہو گئی یا وہاں پر تین سے چار گھنٹے تک پتھر بازی اور resistant ہوتی رہی اور اس کے بعد یہ واقعہ پیش آیا؟۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کے بعد گولیاں مار دو۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ واقعہ 11.45 پر ہوا اس پورے واقعہ کی لمحہ بالمحہ رپورٹ میرے پاس ہے۔ 11.45 پر ایک مؤقف ہے کہ دونوں طرف سے فائرنگ ہوئی، ایک مؤقف ہے کہ ایک طرف سے فائرنگ ہوئی، ایک مؤقف ہے کہ دوسری طرف سے فائرنگ ہوئی اور آدمی hit ہوئے، ایک طرف کا مؤقف ہے کہ دوسری طرف کی فائرنگ سے آدمی hit ہوئے بہر حال ان تمام چیزوں کو دیکھنے کے لئے ایک جوڈیشل کمیشن بنایا گیا ہے۔ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ پاکستان میں جوڈیشری آزاد نہیں ہے ایک independent Judicial Commission قائم کیا گیا ہے۔ یہ کمیشن ان تمام عوامل کی نشاندہی کرے گا جن کی وجہ سے یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا اور جو لوگ ذمہ دار پائے گئے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ اگر کسی نے میڈیا پر بیٹھ کر لوگوں کو اشتعال دلایا تو وہ بھی ذمہ دار ہے اور اگر کسی نے موقع پر بلا اشتعال طاقت کا استعمال کیا تو وہ بھی ذمہ دار ہے۔ کمیشن جن لوگوں کی ذمہ داری کا تعین کرے گا ان کے خلاف بالکل قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ میں یہ بات کہہ دوں کہ جن لوگوں کو اس وقت جمہوریت کی ہمدردی کے مروڑ اُٹھ رہے ہیں وہ ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر یہ بھی دیکھ لیں کہ اس ملک کی پینسٹھ سالہ تاریخ میں آئین کی بحالی، آئین کی عملداری اور جمہوریت کی بحالی کے لئے جو جدوجہد ہوئی ہے اس میں ان کا کیا کردار ہے؟ اس جدوجہد میں لوگوں نے جیلوں سے لے کر ٹارچر سیلوں تک اور پھانسیوں سے لے کر جلاوطنی تک کے مصائب جھیلے ہیں۔ یہ لوگ ذرا اپنے گریبان

میں جھانک لیں کہ یہ اُس وقت آمروں کی گود میں بیٹھے تھے یا کسی جمہوری جدوجہد میں شریک تھے؟(قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ تو بھاگ گئے تھے۔یہ تو بھگوڑے ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔Order please. Order in the House

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو میرے الفاظ بڑے بھاری پڑیں گے لیکن میں یہ بات واضح کر دوں کہ یہ سیاسی بے روزگار اور سیاسی آوارہ گرد جو خواب دیکھ رہے ہیں یہ کبھی پورے نہیں ہوں گے۔اس ملک میں جمہوریت رہے گی،اس ملک میں آئین رہے گا اور اس قسم کے لوگوں کے عزائم کبھی بھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بھی اس حوالے سے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بات کر چکے ہیں اور وزیر قانون نے بھی اس کا جواب دے دیا ہے۔ میرے بھائی! اب آپ مہربانی فرمائیں اور بجٹ پر بحث شروع کرنے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے بھی اپنی پارٹی کا مؤقف پیش کرنے دیں۔ میری بات سُنیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بجٹ پر بحث اتنی ضروری نہیں بلکہ اس واقعہ پر بات کرنا ضروری ہے۔اس وقت امن وامان کی صورتحال پر بات کرنا انتہائی ضروری ہے۔اگر آپ ہمیں بات نہیں کرنے دیں گے تو پھر یہ ایوان نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: ایسی تڑیاں آپ مجھے نہ لگائیں۔آپ کی مہربانی ہے کہ آپ مجھے تڑیاں نہ لگائیں۔ میں تو قواعد وضوابط کے مطابق چلوں گا۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے
اور ایک ساتھ بولنا شروع کر دیا)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کل کے واقعہ میں انسان مرے ہیں اور آپ ہمیں اس پر بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کو بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ وہ آپ کے قائد ہیں اور تفصیل سے بات کر چکے ہیں۔ آپ کا یہ روّیہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ سب حضرات تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"غنڈہ گردی نہیں چلے گی، لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرے بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ واقعہ تو کل ہوا ہے لیکن اس سے پہلے بھی حزب اختلاف کا روّیہ مناسب نہیں رہا۔ یہ سازشی، آمر مشرف کے پیروکار، اور محلاتی سازشیں کرنے والے کرائے کے لوگ ہیں۔ یہ لوگ اس ملک اور پاکستانی قوم کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ کل کے واقعے پر ہمیں بھی افسوس ہے لیکن ہم کسی شخص کو ان لاشوں کے اُوپر کوئی جھوٹی سیاست چمکانے نہیں دیں گے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان سازشی لوگوں کو شکست فاش دیں گے۔ جب ڈکٹیٹر مشرف نے جمہوریت پر ڈاکا ڈالا تھا تو ان لوگوں نے دھمال ڈالی تھی۔ یہ مشرف کے پیروکار ہیں، یہ بہت جھوٹے لوگ ہیں اور ان کا ماضی داغدار ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"بے گناہوں کے قاتلو شرم کرو" کی نعرے بازی)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ دوسروں کی لاشوں پر اپنی سیاسی دکانداری چمکا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: حضرت صاحب! تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House. آپ مہربانی کر کے سب بیٹھ جائیں۔ دیکھیں، میں سردار شہاب الدین خان کو floor دے رہا ہوں۔ ان کی بات سُننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ دو چار منٹ کے لئے بات کریں گے۔ جی، سردار شہاب الدین خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ بات کریں گے تو پھر انہیں بھی ہماری بات سُننا پڑے گی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ان کو بات کرنے دیں۔ بھئی! سُننے کی قوت رکھیں۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ میں نے floor ادھر دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تمام پارلیمانی پارٹیوں کے leaders کو بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ ضروری نہیں ہے۔ میں سردار شہاب الدین خان کو آپ کے کہنے پر floor دے رہا ہوں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ہم کسی کو لاشوں پر سیاست نہیں کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ میں بات سُننے اور برداشت کی قوت ہونی چاہئے۔ حضرت صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ Order please. Order in the House. جی، سردار شہاب الدین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں حکومتی بنچوں کے معزز ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ خدارا کچھ خیال کریں۔ کل جو سانحہ ماڈل ٹاؤن منہاج سیکرٹریٹ میں وقوع پذیر ہوا ہے حکومت کو چاہئے کہ اس کو منطقی انجام تک پہنچائے۔ حزب اقتدار کے معزز ممبران میں بات سُننے کا حوصلہ ہی نہیں ہے۔ پرسوں رات سوا گیارہ بجے سے لے کر کل دوپہر تک جو ظلم ہوا ہے اس حوالے سے وزیر قانون نے آج بات کرتے ہوئے اپنی کل کی گفتگو کو second کیا ہے کہ ہم no go areas نہیں بننے دیں گے۔ انہوں نے ابھی کہا ہے کہ اس آپریشن کا فیصلہ لوکل ایڈمنسٹریشن کا تھا تو کل وزیر قانون صاحب نے اس آپریشن کو own بھی کیا کہ یہ ہمارے علم میں تھا، ہم نے یہ کچھ کرنا تھا اور آج اپنی ہی بات کی نفی کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ اس آپریشن کا فیصلہ لوکل ایڈمنسٹریشن کا تھا۔ اگر یہ لوکل ایڈمنسٹریشن کا فیصلہ ہے تو کیا لوکل ایڈمنسٹریشن کو حکومتیں اسی طرح اجازت دیتی ہیں کہ وہ سیدھی گولیاں برسائیں؟ وزیر قانون صاحب کی رات کی گفتگو کہ اُن کے اُوپر پتھراؤ ہوا اور لاٹھیاں برسیں۔ وزیر قانون کی کل کی تقریر تھی کہ وہاں بہت اسلحہ تھا اور آج یہاں پر بات کر رہے ہیں کہ دو رائے آئی ہیں کہ اسلحہ تھا یا نہیں تھا۔ کل کے واقعہ سے یہ چیز ثابت ہو گئی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت، جس کو پاکستان پیپلز پارٹی نے support کیا، اس کے ساتھ رہے اور کل بھی قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف جناب خورشید احمد شاہ نے کہا کہ حکومت خود جمہوریت کی بساط لپیٹنا چاہ رہی ہے۔ ہم ہر وقت ان کے ساتھ ہیں لیکن خدا کے لئے ان کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی تحریک منہاج القرآن، عوامی تحریک کے شہداء اور اُن کے کارکنان کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کرتی ہے اور کل کے واقعہ کو condemn کرتی ہے۔ میں آخر میں پھر یہ بات ضرور کروں گا کہ رانا ثناء اللہ خان صاحب ہمارے لئے محترم ہیں لیکن اُن کی کل کی تقریر اور آج کی تقریر ایسی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ وہ senior

parliamentarian ہیں لہذا یہاں پر بڑھکیں مارنے کی بجائے معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔
بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس واقعہ پر مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کون سی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ واقعہ لاہور شہر کے اندر ہوا ہے اور میں اسی شہر کا نمائندہ ہوں تو اس واقعہ پر بات کرنا میرا استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، استحقاق کی بات ہے لیکن ابھی میں نے استحقاق کے لئے کسی کو پکارا نہیں تھا۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟ (قطع کلامیاں)

Order please اُن کو بات کرنے دیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل کا واقعہ انتہائی افسوسناک ہے جس کی وجہ سے پورا لاہور، پورا پنجاب اور پورا پاکستان بہت افسردہ ہے۔ وہاں پر کل پولیس گردی کرتے ہوئے نہتے، معصوم اور بے گناہ نمازی شہریوں کا قتل عام کیا گیا۔ حزب اختلاف کے دوستوں نے منہاج القرآن ٹرسٹ کا visit کیا، جن میں میاں محمود الرشید صاحب، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب، سردار شہاب الدین خان صاحب اور میں بھی تھا تو انہوں نے ہمیں ایڈمنسٹریشن کی طرف سے جاری کردہ ایک letter دکھایا جس میں انہیں کہا گیا تھا کہ آپ تمام راستے بند کر کے اپنی سکیورٹی کا بندوبست کریں اور یہاں پر ہر آنے اور جانے والے کو پولیس چیک کرے گی۔ اُس letter کے تحت وہاں کے متعلقہ ایس پی آئے اور سارے معاملات طے ہو گئے تھے۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order, order

مجھے اُن کی بات سُننے دیں۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب گندم کا ایک پودا لگایا جاتا ہے تو کسان کبھی توقع نہیں کر سکتا کہ مجھے وہاں سے چاول میسر ہو گا۔ 1984 کے اندر آمر نے ایک پودا لگایا تھا تو وہ پودا 2014 کے اندر آج وہی کام کرے گا جو وہ آمر اپنے طور پر کیا کرتا تھا۔ انہوں نے بھی اُس آمر کی یاد تازہ کی ہے۔ جالب کی نظمیں پڑھنے والے نے کل [******] (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 208 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔آپ تشریف رکھیں۔ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔میاں صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔بہت مہربانی آپ کی۔جی، محترمہ طحیانون صاحبہ!

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(---جاری)

MRS TAHIA NOON: Bismillah ir-Rahman ir-Rahim. Mr Speaker! Assalam-o-Alaikum! Currently the Punjab has a population of 62 percent that is below the age of 35. A further 17 percent are those between the ages of 35 to 50 and a further 17 percent are those that are above the age of 50. What this means in actual terms is that currently residing within this one province of the Punjab alone are around 35 million people between the ages of 15 to 29. Our youth population is a large potential asset with a large scope and scale of great success. Unfortunately, if we don't take ownership of our youth and provide them economic, academic, cultural and recreational facilities and take ownership of them within our society our youth will turn to negative influences such as radicalization. We are very fortunate that our Prime Minister, Mian Nawaz Sharif and our Chief Minister, Mian Shahbaz Sharif recognized the latent potential that lies within our youth. They have provided opportunities for our youth to take ownership of their land, heritage and nation. The past budget and this current proposed 2014-15 Budget reflect exactly this. The Skill Development Programme is set to cater to over 2 million youth over the next 4 years. This is an integral programme and without the private sector would not be possible.

Mr Speaker! Not only does this develop skills but it also develops great employment opportunities. Apart from catering to our youth to skill development, this budget caters to their higher educational needs.

Mr Speaker! Three new universities are to be established in Sahiwal, Rahim Yar Khan and Okara and this is amongst other colleges. A total of 14 billon rupees are to go to higher education. A sum of half a billion rupees has been set aside for Knowledge City. This comprises of 705 acres of prime Lahore Real Estates.

Mr. Speaker! Universities, institutions and other colleges from abroad are being invited to establish themselves here in the Punjab. A budget of Rs.1.96 billion has been allocated for Sports and Youth Affairs.

Mr Speaker! Sports, is an integral component of any nation, society, individual’s health and wealth, mental outlook and success. With this in mind and a view to develop our youth the Chief Minister has given priority to develop various schemes within the Punjab. There are currently 85 on-going schemes that will be completed hopefully within this year or by December 2015. May I add here another new initiative that is going to take place is that all schemes must be completed within a period of two year within the Punjab and that any Project Director is to remain with the Project until such time as that project is finalized. Apart from this, Mr. Speaker, there are 120 new schemes that the Chief Minister has developed. These new schemes are all sports and youth related. May I add that at present worldstadium.com recognizes 61 of Pakistan’s institutions as world standard and Pakistan only has 188. The worldstadiumdatabase.com recognizes none as zero. None of ours are of world standard but all 85 and all 120 are to be built to international standards.

Mr Speaker! This will set Punjab apart from all other provinces and will be a measure by which they may emulate themselves. Mr. Speaker, an additional sum of Rs. One billion has been put aside to create a Sports Endowment Fund. This is to help our current and future veterans of sports and this is to be managed and maintained through the Punjab Education Endowment Fund.

Mr. Speaker! So a total of 2.96 billion has actually been allocated towards our youth. In addition to this, a local administration has been asked to allocate 4 percent of their budget towards youth and sports.

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! ان کی بات سنیں۔ جی، محترمہ! آپ جاری رکھیں۔

MRS TAHIA NOON: I would like to point out many cultural and heritage opportunities that have been established for our youth. The Tourism Department has a budget of Rs.999 million out of which rupees 750 million is being used to establish a Resort at Fort Munro thus creating more jobs, employment and recreational opportunities. Tourism, Archeology and Youth Affairs have established many new initiatives which this budget will help them to continue. The Youth Call Centre caters to over 300 phone calls a day guiding and counseling our youth in careers in their future prospects. This budget will allow them to continue this further. Thank you Mr. Speaker!

MR SPEAKER: Thank you

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order آپ کی بہت مہربانی۔ جناب علی سلمان صاحب۔۔ جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب!۔۔۔ خواجہ محمد نظام المحمود صاحب!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات نہیں سنتے۔

جناب سپیکر: میں کیسے نہیں سنتا میں تو دونوں کانوں سے آپ کی باتیں سن رہا ہوں۔ مجھے بڑا افسوس ہے۔ میں اس پر افسوس ہی کر سکتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم وزیر قانون صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں اس لئے ہم ایوان سے بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آ جائیں تو بہتر ہے۔ آپ یہاں آ جائیں اور اپنے حلقوں کی نمائندگی کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج دعائے مغفرت کے بعد قائد حزب اختلاف نے کل کے واقعہ پر اظہار خیال کیا اور ان کے بعد میں نے اپنا بیان دیا پھر سردار شہاب الدین نے بات کی، ان کے بعد میاں محمد اسلم اقبال نے بات کی اور ان کے بعد محترمہ نے اپنی پوری تقریر مکمل کی۔ قائد حزب اختلاف کو کافی دیر بعد یہ خیال آیا یا میرے خیال میں باہر سے کوئی چٹ آئی اور انہوں نے کہا کہ ہم لاء منسٹر کے بیان سے مطمئن نہیں ہیں یعنی انہیں اطمینان نہیں ہے کہ پتا لگتے لگتے کوئی بیس منٹ یا آدھ گھنٹہ لگا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ یہاں سے دو یا تین معزز ممبران کو بھیجیں کہ وہ قائد حزب اختلاف اور ممبران حزب اختلاف کو دوبارہ اطمینان دلائیں اور ان کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: جی، سفید بالوں والوں کو بھیجتے ہیں۔ چودھری شفیق صاحب، جناب خلیل طاہر سندھو، ملک ندیم کامران اور میاں محمد رفیق قائد حزب اختلاف اور ممبران حزب اختلاف کو منا کر لائیں۔ دیکھیں! اب جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کے بعد ہی کچھ ہو سکے گا۔ اس سے پہلے کوئی بات کرنی میرے خیال میں مناسب نہیں لگتی۔ جناب احمد خان بلوچ صاحب! آپ بجٹ پر اپنی بات کریں۔

جناب احمد خان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں ایک غریب دوست، عوام دوست، کاشتکار دوست، صنعتکار دوست اور سرمایہ دار دوست بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ صاحب اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ 10 کھرب کا یہ ایک تاریخی بجٹ ہے جو کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلے کبھی پیش نہیں ہوا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے عوام کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے بہت بڑا تاریخی بجٹ پیش کیا ہے۔ جن مسائل کو سب سے زیادہ ترجیحات دی گئی ہیں ان میں سب سے پہلے بجلی کی پیداوار کو بڑھانا اور لوڈ شیڈنگ کو کم کرنا ہے۔ جب سے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نے حلف اٹھایا ہے کوئی بھی دن یا رات ایسی نہیں ہے۔ جس میں وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نے بجلی کی پیداوار کو بڑھانے اور لوڈ شیڈنگ کو کم کرنے کے لئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید) ایوان میں تشریف لائے)

MR SPEAKER: Mian sahib! Welcome back and thank you very much.

سانحہ ماڈل ٹاؤن پر بحث

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بلوچ صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ملک صاحب کو پہلے بات کر لینے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم آپ کے حکم کے مطابق باہر گئے تھے اور قائد حزب اختلاف اور باقی ممبران سے بھی بات چیت ہوئی۔ اس سے پہلے کہ باقی دوست بھی ایوان میں تشریف لاتے، قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ میں ایوان میں جا کر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں تو وہ تشریف لے آئے ہیں ان کی بات سن لیں تاکہ معاملہ آگے بڑھ سکے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے جس طرح کے جذبات کا اظہار کیا گیا وہ زبانی اظہار افسوس تو ہوا لیکن اس سے ایسا لگا کہ جیسے اس کو celebrate کیا جا رہا ہے۔ میں انتہائی دکھ اور انتہائی قرب کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جس انداز سے یہاں بعض ممبران نے اٹھ کر باتیں کیں کہ لاشوں پر سیاست نہیں کرنے دیں گے، یہ نہیں کرنے دیں گے اور وہ نہیں کرنے دیں گے۔ خدا کے بندو! آپ بھی اسی جمہوری دور کی وجہ سے یہاں پر موجود ہیں۔ اگر اس طرح کے واقعات کو ہم condemn نہیں کرتے، اس طرح کے واقعات کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک نہیں پہنچاتے، اس ایوان کے اندر بھی ہم سنجیدگی سے بات نہیں کر سکتے، ذمہ داری کا

تعین نہیں کر سکتے اور اس طرح کے واقعات کے repercussions اور اس کے after effects کیا ہوں گے اس پر بھی بات نہیں کر سکتے تو ہمارا کیا فائدہ ہے؟ آپ ایک اندھی تقلید اور جوش میں جس طرح کے مظاہرے یہاں کر رہے ہیں ہمارا ضمیر اس بات کو گوارا نہیں کر رہا۔ یہ واقعہ اتنا important ہے کیونکہ لاہور شہر کی تاریخ خون میں نہا گئی ہے۔ اس واقعہ کے بعد یہاں سب سے پہلے چیف منسٹر پنجاب کو آنا اور own کرنا چاہئے تھا کہ میں اس کی investigation کرواتا ہوں اور ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچاؤں گا۔ وزیر اعلیٰ تو نہیں آئے مگر وزیر قانون نے جو بات کی انہوں نے اپنی کل والی بات کی طرح اسی تحکمانہ انداز کے ساتھ insist کیا کہ ہم no go area نہیں بننے دیں گے اور یہ لوکل ایڈمنسٹریشن کی ساری کارروائی ہے۔ حکمرانوں، وزیروں اور سفیروں کو بالکل بھی احساسِ زیاں نہیں ہے۔ اگر یہی حالات رہے تو پتا نہیں کب تک اسمبلیاں چلتی ہیں لہذا ان کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ پورے ملک اور پنجاب کے حالات اتنے worst ہو چکے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو روّیہ آج حکومتی بنچوں، وزراء اور وزیر قانون کا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ ہم اپوزیشن کی تمام جماعتوں نے باہر لابی میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم بطور احتجاج آج سوگ منائیں گے اور بجٹ کی کسی بھی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ ہم بطور احتجاج بطور سوگ کہ حکومتی بنچوں نے اس واقعہ کے بعد جس انداز سے ان شہداء کا تمسخر اڑایا ہے اور اس تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ بجائے اس کے کہ ان ذمہ داران کو پھانسی پر لٹکانے کی بات کرتے، ان ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بات کرتے، وزیر اعلیٰ خود یہاں آ کر اس بات کا اعلان کرتے اور ایوان کو اعتماد میں لیتے کیونکہ وہ اس 10 کروڑ کے صوبے کی جان و مال کے آئین کے مطابق محافظ بنے ہوئے ہیں۔ کس نے ان کو حکم دیا کہ وہاں پر لوگوں اور عورتوں کو گولیوں سے بھون دیں۔ ساٹھ افراد آج بھی زندگی اور موت کی کشمکش میں ہسپتال میں پڑے ہیں اور ہمیں بجٹ تقریر کی پڑی ہوئی ہے۔ ہمیں یہاں "شہباز شریف اور نواز شریف زندہ باد" نعروں کی پڑی ہوئی ہے۔ ہمیں ڈوب مرنا چاہئے، ہمیں شرم کرنی چاہئے اور ایسے موقع پر یہ بات ہمیں نہیں کرنی چاہئے لہذا میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید) ایوان
سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے اس بات کی نشاندہی کرنی پڑ رہی ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف فرما رہے تھے کہ

مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہوا ہے کہ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ آپ لاشوں پر سیاست نہ کریں۔ آپ دیکھیں یہ سوگ والی بات اب ان کو گیلری میں جا کر سمجھ آئی ہے کہ ہم بائیکاٹ کر کے آ گئے ہیں اور ہم نے سوگ کا ذکر ہی نہیں کیا لہذا اب وہ بائیکاٹ ختم کر کے صرف یہ بتانے آئے تھے کہ ہم نے جو بائیکاٹ کیا ہے اس میں سوگ کو بھی شامل کر لیں یعنی ان کے اپنے روّیے اور اپنے سوگ کی یہ صورتحال ہے کہ انہیں رہ رہ کے یاد آ رہا ہے کہ ہم statement سے satisfied نہیں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب ایوان میں آکر بیان دیں اور ہم اس پر سوگ منانا چاہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کل پوری قوم کے سامنے میڈیا پر آکر اس واقعہ کی مذمت کی، اس پر اظہار افسوس کیا اور خود کو انہوں نے پوری قوم اور پورے صوبہ پنجاب کے سامنے جوابدہ ٹھہرایا۔ انہوں نے اس واقعہ کی ایک independent Judicial Commission سے انکوائری کے orders کئے ہیں اور ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس independent Commission کی fact finding کی روشنی میں اگر کوئی بات میری طرف بھی آئی تو میں فوراً استعفیٰ دے کر عوام کی عدالت میں پیش ہو جاؤں گا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کیا جا سکتا ہے؟

(اس موقع پر سردار شہاب الدین خان ایوان میں تشریف لائے)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں کچھ بات کروں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر یہ واک آؤٹ کو واپس لینے کا اعلان کریں تو پھر بات کریں لیکن وہ دوبارہ میرا خیال ہے کہ باہر کوئی instruction لینے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے اپوزیشن کو منانے کے لئے جو ٹیم بھیجی تھی وہ آ گئی ہے۔ جی، منسٹر صاحب! کیا خبر لے کر آئے ہیں؟ آپ خبر سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے پوری کوشش کی ہے اور اُن کو ہر طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آپ کا جمہوری حق ہے آپ بالکل speech بھی کریں اور احتجاج کا بھی حق بنتا ہے لیکن ہمیشہ یہ واک آؤٹ ہوتا بھی رہتا ہے اور دوبارہ پھر واک آؤٹ کے بعد ایوان میں بھی آ جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیشن میں حصہ نہیں لینا۔

جناب سپیکر: چلیں، ہم نے تو اپنا فرض پورا کیا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بس ٹھیک ہے۔ اب پتا چل گیا ہے اور آپ ان کے ساتھی تھے جو آپ کو lead کر رہے تھے۔ بلوچ صاحب! میں آپ سے مخاطب ہوں لہذا آپ اپنی بات کریں۔ ان کو پانچ منٹ مزید دیتے ہیں کیونکہ دو منٹ تو ان کے ضائع ہوئے ہیں۔

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(---جاری)

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس ٹائم کو میرے ٹائم میں شامل نہ کیجئے گا۔ جو وقوعہ ہوا ہے اس میں وزیر اعلیٰ صاحب کا یہ اعلان کر دینا کہ ہائی کورٹ کے جج سے انکوائری کروائی جائے گی۔ ہائی کورٹ کے جج یا سپریم کورٹ کے جج سے انکوائری کرائیں تو اس سے بڑی انکوائری کوئی نہیں ہو سکتی۔ کیا ہمیں عدلیہ پر بھی اعتماد نہیں ہے؟ ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ عدلیہ سب کچھ کرے اور الیکشن بھی وہی کروائے تو دوسری طرف عدلیہ کی انکوائری پر اعتماد نہیں ہے۔ اگر انہوں نے انتظامیہ کے چیف سیکرٹری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری یا آئی جی کو مقرر کر دیا ہے تو بے شک یہ کہیں کہ یہ غلط ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کو عدلیہ پر ہی اعتماد نہیں ہے۔ اتنی بڑی انکوائری میں اگر رانا ثناء اللہ صاحب مجرم بنیں گے حتیٰ کہ ایسا کوئی نہیں کہتا جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اگر میں بھی مجرم بنا اور میرا گناہ ثابت ہو جائے تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ ہائی کورٹ کا جج آ گیا ہے جو انکوائری کرے گا اور جو بھی گنہگار ہو گا انکوائری میں ثابت ہو جائے گا۔ یہ خواہ مخواہ اتنا بڑا شور شرابا کر کے اپنے نمبر بنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اُن کو کرنے دیں جو وہ کرتے ہیں لیکن آپ اپنا کام کریں جو آپ نے کرنا ہے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ تھی کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے energy اور لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کے لئے جو وعدے کئے تھے انہوں نے حلف اٹھاتے ہی اس طرف قدم اٹھایا اور دن رات meetings کر کے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے کوشش کی۔ ایک سال میں بجلی کی پیداوار اور لوڈ شیڈنگ کو کم کرانے کے لئے انہیں منصوبے شروع کرا دیئے مگر افسوس یہ ہے کہ اپوزیشن والے کہتے ہیں کہ انہوں نے لوڈ شیڈنگ اور بجلی کی پیداوار کا کیا کیا ہے؟ وہ شور اس لئے مچاتے ہیں کہ یہ

لوڈشیڈنگ بھی ختم ہو جائے گی، بجلی کی پیداوار بھی پوری ہو جائے گی، جب بجلی پوری ہو گی تو مہنگائی بھی ختم ہو گی، کاشتکاروں کی ڈی اے پی کھاد سستی ہو گی، صنعتکاروں کی فیکٹریاں چلیں گی اور ملک کی معیشت مضبوط ہو گی تو پھر ہمارے پاس نعرہ لگانے کے لئے کچھ نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ یہ انیس منصوبے اتنی جلدی شروع بھی کرا دیئے گئے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ صرف چھ مہینے آرام کریں اور شور شرابا نہ کریں تو پھر دیکھیں کہ دسمبر میں لوڈشیڈنگ ختم ہوتی ہے یا نہیں۔ ایک سال یہ خاموش ہو جائیں اور اگلے بجٹ میں دیکھیں کہ بجلی کی پیداوار ملک میں کتنی شامل ہو گئی ہے۔ اگر یہ ہمیں کام ہی نہیں کرنے دیں گے تو پھر یہ لوڈشیڈنگ ختم اور بجلی کی پیداوار کیسے ہو گی؟ میرے خیال میں جو اچھا کام ہے اس کو اچھا کہنا چاہئے۔ اگر میاں صاحبان نے بجلی کی پیداوار کے لئے انیس منصوبے شروع کر دیئے ہیں تو اچھا کام کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں بجلی کی پوری پیداوار نہیں بلکہ ہماری ضرورت سے بھی زیادہ پیداوار ہو گی اور ہمیں اچھے کام کو اچھا کہنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے 36 فیصد دیا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب والے 32 فیصد ہیں اور ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ ہمیں 32 فیصد بجٹ دیا جائے لیکن ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے مشکور ہیں کہ آبادی ہماری 32 فیصد ہے لیکن انہوں نے ہمیں 36 فیصد بجٹ allocate کر کے 119 ارب روپے دے دیئے ہیں۔ اس پر ہم جنوبی پنجاب والے ممبران اور عوام جتنا بھی میاں صاحبان کا شکریہ ادا کریں اتنا کم ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں صاحبان نے ہر پہلو پر نظر رکھی ہے اور جس جس چیز کی اس پنجاب کے لئے ضرورت تھی اس کو مدنظر رکھا ہے۔ ہیلتھ کے حوالے سے دیکھیں تو مظفر گڑھ میں جو ہسپتال بن رہا ہے وہ تُرک بھائیوں کی امداد سے بن رہا ہے۔ ہمیں یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ وہ ہسپتال ایسا ہو گا، ایسی مشینری آئے گی اور ایسے آلات آئیں گے کہ مظفر گڑھ جیسے backward اور دُور افتادہ ضلع اور ساتھ والے اضلاع والوں کو لاہور آنے یا کراچی جانے کی ضرورت نہیں ہو گی بلکہ بعض ایسی مشینریاں ہیں کہ کراچی اور لاہور والوں کو مظفر گڑھ جانا پڑے گا۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ جنوبی پنجاب سے اتنی محبت کرتے ہوئے ملک کے چند بڑے ہسپتالوں کے برابر ایک ہسپتال مظفر گڑھ میں بنا دینا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

جناب سپیکر! میں زیادہ تر proposals دینا چاہتا ہوں۔ تعلیم پر بھی بہت بڑا بجٹ دیا گیا ہے اور ہر چیز کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ میری اس میں proposal یہ ہے کہ یونین کونسل سطح پر ایک یونٹ بنا دیا

جائے یعنی ہر یونین کونسل میں ایک بوائز ہائی سکول اور ایک گرلز ہائی سکول بنایا جائے۔اسی طرح ہر ایم پی اے کے حلقے میں اگر ایک بوائز اور گرلز ڈگری کالج بنا دیا جائے تو حقیقت ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ تعلیمی لحاظ سے بہت آگے نکل جائیں گے۔ ہمارے ان دیہاتوں میں جو شہروں سے بہت دُور ہیں وہاں ڈگری کالج نہیں ہیں، وہاں یونین کونسل سطح پر بوائز اور گرلز ہائی سکول نہیں ہیں اور ہم اس وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں کیونکہ غریب بچے دیہاتوں میں پڑھ کر شہروں میں نہیں جا سکتے۔اگر ایک ایک کالج ہر ایم پی اے کے حلقے میں بنا دیا جائے تو وہ تعلیمی لحاظ سے بہت فائدہ مند ہو گا۔

جناب سپیکر: بلوچ صاحب! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔پلیز wind up کریں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ مہربانی کر کے wind up کر دیں۔آپ کو تو دس منٹ مل گئے ہیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میں صرف proposals دینا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ویسے بھی میرا ٹائم ابھی رہتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تجاویز منسٹر صاحب کو in writing دے دیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! ایک پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہے جس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ 7۔ارب روپے کا بجٹ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے رکھا گیا ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: بس اب آپ wind up کر دیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میں ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 7۔ارب روپے اس کے لئے رکھے گئے ہیں جو ضائع ہو رہے ہیں۔ خدا کے لئے اس کی نگرانی کریں کیونکہ اس کو کوئی check نہیں کر رہا۔ فرضی طور پر یہ سکول ڈالے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے پیسے ضائع ہو رہے ہیں۔اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے بندے اپنی مرضی سے جا کر سکول select کرتے ہیں، وہاں پر نجی سکولوں کے مالکان اور جو آدمی یہاں سے جاتا ہے وہ مل کر پیسے بانٹ لیتے ہیں اور دو دو لاکھ روپیہ مہینہ نجی سکول کا مالک کما رہا ہے اس لئے سکولوں کو select کرنے کے لئے متعلقہ ڈی سی او اور ایم پی اے کو شامل کیا جائے اور دیکھا جائے کہ وہ سکول صحیح ہے یا غلط۔

جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر جس کے لئے 80۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے، کے متعلق دو چار باتیں کہہ کر بیٹھ جاتا ہوں اور صرف ایک منٹ لوں گا۔ میری اس حوالے سے یہ proposal ہے کہ جتنی جلدی ایف آئی آر کاٹتے ہیں کاٹنی چاہئے لیکن مہربانی کر کے جب وہ ایف آئی آر جھوٹی ثابت ہو تو جتنی جلدی وہ ایف آئی آر کاٹتے ہیں اتنی جلدی اس کو خارج بھی کر دینا چاہئے۔ چھ چھ ماہ لگ جاتے ہیں جبکہ بے گناہ آدمی جیلوں میں پڑے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ دیہاتوں میں سراغ رساں کتوں کا آج کل ایک رواج پڑا ہوا ہے جو دیہاتیوں کو لوٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ لوٹتے ہیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! اس کے لائسنس ہونے چاہئیں اور بغیر لائسنس کے کتوں والے نہ جائیں۔

جناب سپیکر: جی، سن لیا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب احمد خان بلوچ: اس کے علاوہ وہ ایس ایچ او کی مرضی کے بغیر نہ جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان آپریشن "ضرب عضب" کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے آپریشن "ضرب عضب" کے حوالے سے ایک قراداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے آپریشن "ضرب عضب" کے حوالے سے ایک قراداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے آپریشن "ضرب عضب" کے حوالے سے ایک قراداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن "ضرب عضب" شروع کرنے پر پاک فوج کی حمایت اور وزیراعظم کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شمالی وزیرستان میں حکومت پاکستان کی ہدایت پر پاک فوج کی جانب سے دہشت گردوں کے خلاف شروع ہونے والے آپریشن "ضرب عضب" کی بھرپور حمایت اور تائید کرتا ہے۔ یہ ایوان ملک و قوم کی سلامتی اور بقاء کے اس دلیرانہ فیصلے پر وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے نہایت فہم و فراست سے بروقت فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایوان اس آپریشن میں مصروف عمل پاک افواج اور دیگر سکیورٹی فورسز کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا بھی اظہار کرتا ہے کہ جس طرح جناب محمد نواز شریف نے پاکستان کی اقتصادی اور سماجی ترقی کے لئے اہم اقدامات شروع کئے ہیں۔ اسی طرح ان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان ملکی سلامتی کے لئے کئے جانے والے اس اقدام سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک پر امن اور مثالی ملک بن جائے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شمالی وزیرستان میں حکومت پاکستان کی ہدایت پر پاک فوج کی جانب سے دہشت گردوں کے خلاف شروع ہونے والے آپریشن "ضرب عضب" کی بھرپور حمایت اور تائید کرتا ہے۔ یہ ایوان ملک و قوم کی سلامتی اور بقاء کے اس دلیرانہ فیصلے پر وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے نہایت فہم و فراست سے بروقت فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایوان اس آپریشن میں مصروف عمل پاک افواج اور دیگر سکیورٹی فورسز کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا بھی اظہار کرتا ہے کہ جس طرح جناب محمد نواز شریف نے پاکستان کی اقتصادی اور سماجی ترقی کے لئے اہم اقدامات شروع کئے ہیں۔ اسی طرح ان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان ملکی سلامتی کے لئے کئے جانے والے اس اقدام سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک پر امن اور مثالی ملک بن جائے گا"۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شمالی وزیرستان میں حکومت پاکستان کی ہدایت پر پاک فوج کی جانب سے دہشت گردوں کے خلاف شروع ہونے والے آپریشن "ضرب عضب" کی بھرپور حمایت اور تائید کرتا ہے۔ یہ ایوان ملک و قوم کی سلامتی اور بقاء کے اس دلیرانہ فیصلے پر وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے نہایت فہم و فراست سے بروقت فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایوان اس آپریشن میں مصروف عمل پاک افواج اور دیگر سکیورٹی فورسز کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا بھی اظہار کرتا ہے کہ جس طرح جناب محمد نواز شریف نے پاکستان کی اقتصادی اور سماجی ترقی کے لئے اہم اقدامات شروع کئے ہیں۔ اسی طرح ان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان ملکی سلامتی کے لئے کئے جانے والے اس اقدام سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک پرامن اور مثالی ملک بن جائے گا۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر نجمہ افضل صاحبہ!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت علی خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر: مجھ سے سوال کرنا ہے؟

سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پر عام بحث

(---جاری)

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت علی خان: جناب سپیکر! جی، ویسے ہی یہاں پر جو بحث ہوتی ہے اور بڑی مثبت بحث ہوتی ہے۔ بہر حال یہاں پر اچھی چیزیں سامنے آتی ہیں اور کچھ points بڑے positive ہوتے ہیں مثلاً ابھی فاضل ممبر بات کر رہے ہیں کہ یونین کونسل کی سطح پر کم از کم ایک ہائی سکول ہونا چاہئے تو کم از کم ایک لڑکیوں کا اور ایک لڑکوں کا ہائی سکول ضرور ہونا چاہئے۔
So, I think, I understand that there are positive skills coming on the grass.

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی جو filtration ہے ان کا جو تجزیہ ہے، بات یہاں پر ختم ہو جاتی ہے یا انہیں بعد میں آپ کس طریقے سے ان کی filtration کرتے ہیں اور suggestion جو underline points ہوتے ہیں like ابھی فاضل ممبر نے بات کی ہے تو کہاں پر جاکر بات ختم ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ آپ پہلے بھی اس معزز ایوان کے ممبر رہے ہیں۔ دیکھیں، یہاں پر آپ نے جو بولا ہے یا جو آپ نے کہا ہے اور جو آپ نے interruption کی ہے، وہ تمام کی تمام ریکارڈ میں موجود ہوتی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت علی خان: جناب سپیکر! لیکن کچھ چیزیں ایسی ہی doubt کے accept کرنی پڑتی ہیں جس طرح انہوں نے بات کی ہے تو یہ باتیں میں پچھلے دس پندرہ سال سے سن رہا ہوں۔ یہ سوال میں نے اس لئے کیا ہے، ریکارڈ ضرور ہوتی ہیں لیکن ان کی filtration کے بعد ان کا انجام آخر کہاں تک پہنچتا ہے؟

جناب سپیکر: محکمہ بھی آپ کی تمام باتیں نوٹ کرتا ہے اور ہماری proceedings میں آپ کی تمام بات محفوظ ہے جو متعلقہ محکمہ کو بھیج دی جاتی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ پنجاب، ان کی ٹیم، یہاں اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران اور پنجاب کے عوام کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں سب سے بڑا بجٹ جو کہ 1033۔ ارب روپے پر مشتمل ہے، پیش کیا جا چکا ہے۔ اس بجٹ میں 345۔ ارب روپے کی خطیر رقم رکھی گئی جو کہ انفراسٹرکچر اور ڈویلپمنٹ پر خرچ ہو گی اور اس مرتبہ اتنے بڑے تعمیراتی منصوبے پیش کئے گئے ہیں اور پروگرام ہے جو یقیناً پنجاب کے عوام کی زندگی کو بہتر کرنے کے لئے اور خوشگوار بنانے کے لئے ایک کلیدی کردار ادا کرے گا۔

جناب سپیکر! نئے ہسپتال، نئی سڑکیں، نئے پل، نئے سکول، آبپاشی کا بہتر نظام، پولیس کا بہتر سسٹم اور بہت سے دیگر شعبہ جات میں انشاء اللہ تعالیٰ بہتری آئے گی۔ اتنی خطیر رقم کے منصوبہ جات سے ہر شعبہ جات کے لئے اب روزگار مہیا ہو گا، نئی نوکریاں ملیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کنسٹرکشن انڈسٹری کے علاوہ کارخانوں اور کاروبار میں ترقی کا معیار بہتر ہو گا۔ جو ٹیکسز لگائے گئے ہیں اس میں زیادہ تر امیر طبقے کو ٹارگٹ کیا گیا ہے جو بخوبی ان کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے جو ٹیکس اور دولت امیروں سے غریبوں کی طرف منتقل ہو گی جو کہ انتہائی اہم ترین ضرورت تھی۔

جناب سپیکر! ہمیں اپنے تعلیم یافتہ اور ہنر مند بچوں کو بر سر روزگار بنانے کے لئے مرکزی حکومت کے یوتھ پروگرامز، پیلی ٹیکسی سکیم کے علاوہ زمینداروں کے لئے سستے ٹریکٹرز مہیا کئے جائیں گے اور طلباء وطالبات کے لئے وظائف رکھے گئے ہیں جن سے ان کے حالات میں بہتری پیدا ہوگی۔ میاں شہباز شریف کی والہانہ قیادت میں پہلے ہی پنجاب کے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں عوام کو بہتر سہولیات میسر کی گئی ہیں لیکن اب اس میں مزید تیزی انقلابی طریقے سے آئے گی Energy Crisis کو دور کرنے کے لئے 39۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ تاریخ میں پہلی دفعہ اتنا بڑا سرمایہ Energy Sector کے لئے رکھا گیا ہے انشاءاللہ اپنی قیادت کی انتھک کوششوں سے بجلی کی لوڈشیڈنگ پر قابو پایا جائے گا اور پاکستان کو اندھیروں سے چھٹکارا ملے گا۔ صحت کے شعبے کے لئے 121۔ارب 80کروڑ روپے گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 37فیصد زیادہ رکھے گئے ہیں۔ یہ ایک قابل تحسین اقدام ہے کہ غریب عوام کے لئے Health Insurance Scheme کا اجراء کیا گیا ہے جس کے تحت غریب عوام کو Health Cards دیئے جائیں گے اور وہ سرکاری اور نجی ہسپتالوں میں بھی اس سہولت کا فائدہ اٹھا سکیں گے اس کے لئے پنجاب حکومت کا 4۔ارب روپے مختص کرنا قابل تعریف ہے ،ماں اور بچے کی صحت کے لئے ایک ارب 80کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جس سے اُن کی حالت یقینی بہتر ہوگی۔Dialysis کے لئے 30کروڑ سے بڑھا کر 60کروڑ روپے کر دیئے گئے ہیں جس سے ہزاروں غریب مریض اس سے مستفید ہوں گے۔ تین ہزار نرسوں کی اسامیاں پیدا کی گئی ہیں جس سے صحت کے شعبے میں کارکردگی بہتر ہوگی۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ جو midwives ہیں اُن کی training کے اوپر بھی ضرور توجہ دی جائے اور ان کو مزید scientific بنیادوں پر skill training دی جائے تاکہ وہ صحت کے شعبے میں ایک فعال کردار ادا کر سکیں اس کے علاوہ undergraduate or post graduate obstetric gynae کے شعبہ کو بہتر بنایا جائے اور ہمارے جو Mobile Health Units ہیں اُن کے لئے بھی ایک ارب روپے ایک اچھی پیشرفت ہے remote areas کے غریب عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور فیصل آباد، بہاولپور، گوجرنوالہ، راولپنڈی میں بچوں کے ہسپتال کے قیام کا اعلان ہوا ہے اور یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گیارہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز اور اکیس تحصیل ہیڈکوارٹرز کو upgrade کیا جارہا ہے یہ ایک اہم پیشرفت ہوگی جس سے ہمارے شہروں کے ہسپتالوں پر رش اور دباؤ کم ہوگا primary

and secondary health care budget کا پہلے سے 260 فیصد بڑھانا بہت ہی قابل تحسین بات ہے۔ Tertiary Health Care کی مد میں 53.44 فیصد بجٹ کو بڑھانا بہت بہتری کا پیش خیمہ ہے، جگر اور گردے کے لئے 30 million HIV/AIDS Control Programme کے لئے 415 ملین روپے immunization کے توسیعی کے پروگرام کے لئے 400 ملین روپے پنجاب میں یرقان کے کنٹرول کے لئے 300 ملین روپے T.B کنٹرول کے لئے 90 ملین روپے کینسر ہسپتال لاہور کے لئے 400 ملین روپے جنوبی پنجاب کے لئے 36 فیصد فنڈز یہ پنجاب حکومت کے انقلابی اقدامات ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ قابل فخر بات ہے۔ Family Planning کے لئے ایک ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے ملک کا ایک گھمبیر مسئلہ ہے ہمیں اس پر بھرپور توجہ دینی ہے اور اِس میں جو اسامیاں خالی پڑی ہیں ہماری جو لیڈی ڈاکٹرز کی تقریباً 157 اسامیاں خالی ہیں اور گریڈ 16 کے نیچے جو عملہ آتا ہے اُس کی 1079 اسامیاں خالی ہیں اُس پر خواتین کو بھرتی کیا جائے recruitment پر پابندی کو ہٹایا جائے تاکہ human resource کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، next ہیں محترمہ زیب النساء اعوان!

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! بڑھتی ہوئی آبادی ہمارا بڑا مسئلہ ہے اس پر آپ توجہ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں خادم اعلیٰ پنجاب فخر پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، راجہ اشفاق سرور، مسلم لیگ (ن) کی پوری ٹیم ایم پی ایز اور وزراء صاحبان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ مبارکباد کے ساتھ ساتھ میں اپنے قائدین کو ایک شعر کے ساتھ خراج تحسین پیش کرتی ہوں

غلامی میں کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

جناب سپیکر! 15-2014 کا یہ بجٹ غریب عوام کا بجٹ ہے یہ عوام دوست بجٹ ہے یہ مثالی بجٹ ہے [**************]

جناب سپیکر: ایسی باتیں نہیں کرتے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 225 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میرے قائد نے جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا نہ ہوا
وہ قرض ہی کیا جو ادا نہ ہوا

جناب سپیکر! میرے قائد نے ہمیشہ وعدہ کی وفاداری کی ہے۔ اپنے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے حکومت سنبھالنے کے بعد جو ترقیاتی منصوبے دیئے اُن میں موٹر وے کا منصوبہ، میٹرو بس کا منصوبہ، سڑکوں کا جال، پلوں کی تعمیر، ییلو کیب سکیم، ہاریوں کو زمین دینا، دانش سکول یا خواتین کی ترقی کی بات ہو۔[*********](نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بی بی یہ الفاظ استعمال نہ کریں۔ ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ میرے محبوب قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کو زندگی دے، صحت عطا کرے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتی ہوں

اپنی ہی مٹی پہ چلنے کا سلیقہ سیکھو
سنگ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ سائرہ افتخار صاحبہ!

محترمہ سائرہ افتخار: شکریہ۔ جناب سپیکر! اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے میں endorse کروں گی کہ میرے بھائی نے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ذکر کیا وہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کیونکہ میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی ممبر ہوں اور جب اُس کے audit paras discuss ہو رہے تھے تو بہت سارے grey areas دیکھنے میں آئے تھے تو یہ جتنی 42 Ordinance کے تحت companies ہیں ان کا جو performance audit اور ان کا جو financial audit ہے اس میں بہت سارے grey areas ہیں۔ مہربانی کہ اس کو میری تقریر کے وقت میں consider نہ کیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، اچھا

محترمہ سائرہ افتخار: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے august House میں بولنے کا موقع دیا۔ میں کوئی budget analysis کی expert تو نہیں ہوں لیکن میں نے جو ایک overview کیا ہے اس budget document کا اس میں economic revival and renaissance کا جو رنگ ہے وہ بہت واضح طور پر نظر آتا ہے۔ جہاں پر اس بجٹ میں achievement کا ذکر ہے اور اس میں future کے goals بھی ہیں اور وژن بھی سیٹ کیا گیا ہے اور میں بڑے confidence کے ساتھ کہتی ہوں کہ اگر ہم نے full spirit میں اس بجٹ کو implement کیا، dedication سے کام کیا تو ہمارے قائد کا جو وژن ہے کہ ہماری current جو 13 کھرب کی economy ہے اس کو انشاء اللہ ہم 2018 تک 22 کھرب کی economy ضرور بنائیں گے چونکہ time بہت short ہے اور میں پورے بجٹ کا احاطہ تو نہیں کر سکتی. I would like to talk about few ideas.

MR SPEAKER: Salient features.

محترمہ سائرہ افتخار: جناب سپیکر! میں صرف ان subjects پر بات کروں گی جس پر میں سمجھتی ہوں کہ ان پر مجھے تھوڑا بہت knowledge ہے۔ I am not jack of all trades لائیو سٹاک ملک کی GDP میں اس وقت 12 percent contribute کر رہا ہے جو کہ آپ کی agriculture کی overhead contribution سے زیادہ ہے which is 10 per 2 percent آپ اپنی ساری major crops کو لے لیں اور minor crops کو لے لیں سب کا ملا کر جو کل GDP ہے National debt is 10 percent whereas as compared to that لائیو سٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ کا حصہ اس وقت National economy کی GDP میں 12 فیصد ہے جس کے اندر 51 فیصد ہمیں ملوں کی commodity سے ملتا ہے۔ I must say milk has the potential to become the white oil of Pakistan اگر ہم اس کو صحیح طریقے سے export کریں۔ plus it is a rapid income generating commodity اس دفعہ لائیو سٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ کے شعبے کو مزید ترویج اور اس کی growth کے لئے 5200 روپے ملین کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ Relatively لائیو سٹاک کے شعبے کو پہلے اتنی importance نہیں دی گئی لیکن یہ پہلی دفعہ اس طرح ہوا ہے جو چیف منسٹر صاحب کے ایک larger vision میں اس کو اتنا زیادہ highlight کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ کچھ salient points ہیں جو میں نے ابھی jot down کئے کہ پنجاب کی ہر ڈویژن میں کم از کم ایک تحصیل میں Modern Veterinary Hospital کا جو قیام ہے یہ بہت revolutionary step ہوگا کیونکہ ابھی حالیہ picture جو میں نے fields میں خود جاکر دیکھی ہے ہمارا جو چھوٹا کسان ہے، جو ریموٹ ایریا میں بیٹھا ہے اس کے پاس deviance نہیں پہنچتے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ per visit جاکر جانور کو دوائی دینے کے لئے پانچ سو روپیہ فیس بھی لیتے ہیں۔ چھوٹا کسان اتنا مجبور ہوتا ہے، اس کی روزی روٹی کا دارومدار اس جانور کی صحت پر ہوتا ہے لہذا اس کے پاس کوئی اور choice نہیں ہوتی اس لئے وہ exploit ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہر ڈویژن کی ایک ڈسٹرکٹ میں ویٹرنری ہسپتال کا قیام بہت ضروری ہے اس کا direct beneficiary چھوٹا کسان ہوگا۔ حالیہ بجٹ میں rural women کی جو poverty alleviation ہے اس کے لئے ان کو فری مویشی دینے کا جو منصوبہ شروع کیا گیا ہے وہ بہت خوش آئند ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ 48 فیصد خواتین جو اس وقت rural residents ہیں ان کو۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ بی بی! جیتی رہیں۔

محترمہ سائرہ افتخار: جناب سپیکر! آپ نے پوری بات ہی نہیں کرنے دی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ ثمینہ نور صاحبہ!

محترمہ ثمینہ نور: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس بجٹ کو اگر عوامی بجٹ کہا جائے تو یہ بے جا نہ ہوگا کیونکہ اس کا محور انسانی وسائل کی ترقی اور لوگوں کے روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہے جس کے لئے میں وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور وہ تمام ادارے جنہوں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے ان کو مبارکباد دینا چاہوں گی۔ اس بجٹ میں تعلیم کے شعبہ کے لئے 273۔ ارب روپے allocate کئے گئے ہیں جو کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کا علم دوستی ثبوت کا vision ہے۔ میں یہاں ایک گزارش کرنا چاہوں گی کہ میرا حلقہ پی پی۔ 185 جو کہ تقریباً دو لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے وہاں پر ایک بھی گرلز اور بوائز کالج نہیں ہے اس لئے بچوں کو اوکاڑہ شہر تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے بچے اپنا تعلیمی سلسلہ discontinue کر دیتے ہیں۔ اگر اس ADP میں وزیر خزانہ اور محکمہ اس کے لئے بجٹ allocate کر دیں تو یہ میرے حلقے کے لئے بہت بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر!اس بجٹ میں صحت کے شعبہ میں موبائل ہیلتھ یونٹ کے اجراء کی تجویز دی گئی ہے۔ میں یہاں یہ کہنا چاہوں گی کہ پہلے ہمیں ان ایریاز کو target کرنا چاہئے جہاں پر ہر سال سیلاب آتے ہیں۔ وہاں پر سیلاب کے دنوں میں 24 hours موبائل یونٹ available ہوں تاکہ کسی بھی قسم کے ہنگامی حالات سے بروقت نپٹا جاسکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!زراعت ہماری آبادی کی backbone کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسان خوشحال ہو تو ملک خوشحال ہوتا ہے۔ اس بجٹ میں کھاد پر سبسڈی دی جارہی ہے، بیس ہزار ٹیوب ویل بائیو گیس پر منتقل کئے اور laser land levelling کا پروگرام ہے جس سے ہمارے غریب کسان کے لئے معاشی ترقی کے انقلاب کے دروازے کھلیں گے جس کے لئے میں حکومت پنجاب کو مبارکباد دیتی ہوں۔

Being a youth member I appreciate all the steps taken for the youth whether it is Laptop Scheme.

خود روزگار سکیم اور ییلو کیب سکیم ہے۔ اس دفعہ ییلو کیب سکیم کے لئے بہت اچھا اقدام اٹھایا گیا ہے کہ اس کا دائرہ کار دیہات تک پھیلا دیا گیا ہے جس سے ہمارے حلقے کے لوگوں کو بھی روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں آخر میں وزیراعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے میرے ضلع اوکاڑہ کے لئے ایک خواتین یونیورسٹی کا تحفہ دیا۔

جناب سپیکر: مہربانی، بہت شکریہ

محترمہ سائرہ افتخار: جناب سپیکر!آپ کو چاہئے کہ سب کو ایک جیسا وقت دیں۔ آپ کو جس کی شکل اچھی لگتی ہے اس کو ٹائم دے دیتے ہیں اور جس کی شکل اچھی نہ لگے اس کو آپ ٹائم نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: میں ایک منٹ بھی نہیں دوں گا۔ میں کیوں دوں، دوسرے جو 68 ممبران ہیں وہ کہاں جائیں گے؟ آپ اپنی بات کرتی ہیں، عجیب بات ہے آپ کی۔ آپ سپیکر کو اس طرح کہتی ہیں مجھے افسوس ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر!تعریف اور تنقید ہر بجٹ کا مقدر ہے۔

ہر کوئی ہے دل کی ہتھیلی پہ صحرا رکھے
وہ کسے سیراب کرے کسے پیاسا رکھے

جناب سپیکر: آپ کو ذرا ٹائم کا خیال رکھنا پڑے گا۔

جناب امجد علی جاوید: لامحدود خواہشات اور محدود وسائل کے درمیان وزیر خزانہ کی ٹیم نے ایک مشکل ٹاسک کو بہترین توازن کے ساتھ 2014 کا بجٹ بنا کر پیش کیا ہے جس پر ان کو جتنی بھی مبارکباد دی جائے وہ کم ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی اپوزیشن نے بجٹ کو سنے بغیر جس روّیے اور ہلڑ بازی کا اس ایوان میں مظاہرہ کیا ہے تو وہ لوگ جس civilized اور ذمہ دار اپوزیشن ہونے کا دعویٰ کرتے تھے ان کے چہرے سے وہ نقاب اترا ہے جس کو کیمرے کی آنکھ کے ذریعے پورے ملک نے دیکھا ہے۔ میری لیڈر آف دی اپوزیشن کی خدمت میں یہی گزارش ہے کہ:

شوقِ سفر میں گرد اتنی نہ اڑا
منزل پہ جاکر سانس لینا بھی محال ہو

جناب سپیکر! پوری کوشش کے بعد جب ان کو کوئی چیز ایسی نہیں ملی جس پر وہ تنقید کر سکیں تو ان کی تان اس بات پر ٹوٹی کہ ممبران کو نالی اور سولنگ کے کام پر لگا دیا گیا اور دوسری ہی سانس میں یہ کہتے پائے گئے کہ ہمارے ممبران کو ڈویلپمنٹ گرانٹس نہیں دی گئی۔ مجھے ایک مثال یاد آتی ہے کہ کسی اخبار میں ایک کارٹون چھپا تھا اس میں آزادی حقوقِ نسواں کی کچھ خواتین مظاہرہ کر رہی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں بینز تھے جن پر لکھا تھا کہ مرد بڑے ظالم ہیں، فاسق ہیں اور عورتوں پر تشدد کرتے ہیں۔ دوسری طرف ایک بینز پکڑا ہوا تھا کہ ہمیں مردوں کے برابر حقوق دیئے جائیں۔ اس کا فیصلہ وہی کر سکتے ہیں کہ اُن کی کون سی بات درست ہے؟

جناب سپیکر! تعلیم کے حوالے سے یہاں یہ بات کی گئی کہ چار طرح کے نظامِ تعلیم اس ملک کے اندر نافذ ہیں۔ مہنگی تعلیم کے حوالے سے بات کی گئی کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔ میری گزارش ہوگی کہ وہ اپنی صفوں کے اندر نظر ڈالیں جو لوگ تعلیم کو بیچ رہے ہیں اور جو اس ملک میں نظام تعلیم میں تفریق پیدا کر رہے ہیں۔ وہ لوگ کن صفوں میں بیٹھے ہوئے ہیں؟ جتنا بجٹ تعلیم کے لئے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے رکھا ہے وہ پاکستان کی تاریخ ہے اور اس میں چالیس فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ اس وقت سکولوں میں 38 لاکھ نئے سٹوڈنٹس داخل ہو گئے ہیں۔ پہلی مرتبہ یہ ہوا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں سے بچے نکل کر گورنمنٹ سکولوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ دانش سکولوں پر اپوزیشن کی طرف سے اتنی تنقید ہوتی ہے تو آج یہ بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ وہ لوگ جو ان کی صفوں میں موجود ہیں، جو اپنے اداروں کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں، جن کی وہ ترجمانی کرنا چاہتے ہیں وہ اس لئے

دانش سکولوں پر تنقید کرتے ہیں تاکہ غریب کے بچوں کو اعلیٰ پائے کے سکول میسر نہ آ جائیں۔ ان کا یہی مقصد تھا۔

جناب سپیکر! ہیلتھ کے لئے 173۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جس میں تقریباً 30 فیصد اضافہ ہے۔ میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہو گی کیونکہ یہ چار سال کا پراجیکٹ ہے تو اس میں اس بات کو لازم کر دیا جائے کہ ہر ضلع میں ایک میڈیکل کالج بن جائے اور جب ایک ضلع میں میڈیکل کالج بنے گا تو اس کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اس کے ساتھ upgrade ہو جائے گا جس سے لوگوں کو سہولیات میسر آ جائیں گی۔

جناب سپیکر! میری ایک گزارش یہ ہے کہ دو کنال سے بڑے گھروں پر جو ٹیکس لگایا گیا ہے اس میں میری پچھلے بجٹ میں بھی submission تھی کہ خدا کے لئے ٹیکس ضرور لگائیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ لاہور میں ایک کنال زمین دو کروڑ روپے کی ہے اور صادق آباد میں ایک کنال زمین دو لاکھ روپے کی ہے تو دونوں میں ایک طرح کا ٹیکس نہیں لگ سکتا۔ وہاں دو لاکھ روپے اور یہاں دو کروڑ روپے دونوں کو ایک ہی طرح کا ٹیکس لگایا گیا ہے اس کی slab بنائیں اور جتنی قیمت ہے اس کے حساب سے ٹیکس لگایا جائے۔ اس میں میری ایک دو submissions اور بھی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بھائی! کیا آپ bell نہیں سن رہے، کیا آپ کو bell سنائی نہیں دیتی؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کا مائیک بند کریں۔ شعر پھر ادھر ہی سنا دیں ہمیں پہنچ جائے گا۔ جی، محمد وحید گل صاحب آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی گفتگو کا آغاز اللہ کریم کے نام کے ساتھ کرتا ہوں جو سارے جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک پر کروڑوں درود و سلام۔ میں اپنی بجٹ تقریر سے پہلے کل کے واقعہ پر اظہار افسوس کرتا ہوں لیکن اس واقعے کے بعد چیف منسٹر پنجاب نے نہ صرف اس واقعے پر افسوس کا اظہار کیا بلکہ اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کر کے تاریخ رقم کی۔ چیف منسٹر پنجاب نے یہ کہا کہ عدالتی کمیشن بنا دیا گیا ہے اور اگر یہ عدالتی کمیشن مجھ پر اس واقعے کی ذمہ داری fix کرتا ہے تو میں چیف منسٹر پنجاب کے عہدے سے استعفیٰ دے دوں گا۔ اس کے بعد چیف منسٹر پنجاب نے ان مرحومین اور شہداء کے لئے مالی امداد کا بھی اعلان کیا اور نہ صرف یہ اقدامات کئے بلکہ CCPO لاہور اور SSP آپریشن کو OSD بنا دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومتی اقدامات

اپنی جگہ پر لیکن ہم اس واقعے کو بھرپور condemn کرتے ہیں اور ان لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں لیکن اس پر جس طرح کا روّیہ اپوزیشن نے اختیار کیا ہوا ہے وہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ آج قوم حالت جنگ میں ہے اور پوری قوم پاکستان آرمی کے پیچھے کھڑی ہے اور جس بہادری سے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے یہ اعلان کیا کہ اس ملک میں امن قائم کرنے کے لئے اب جنگ میں جانا ناگزیر ہے۔ آج پوری قوم یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ ہم یکسو ہو کر آج پاکستان آرمی کے پیچھے کھڑے ہوں اور اس کا عملی مظاہرہ صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی بلکہ ہر سطح پر ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ پنجاب کا تاریخی بجٹ پیش کیا گیا، میں نے قائد حزب اختلاف کی تقریر سنی جب میٹرو بس کی مخالفت کرتے ہیں۔ میٹرو ایک روٹ کا نام نہیں ہے بلکہ اس روٹ پر آنے والے پانچ بڑے ہسپتال جن میں جنرل ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، گلاب دیوی ہسپتال اور اتفاق ہسپتال شامل ہیں۔ یہ وہ ہسپتال ہیں جن میں آنے والے لوگ اس سے facilitate ہوتے ہیں اور یہ سواری امیروں کے لئے نہیں ہے۔ قائد حزب اختلاف جب بھی بات کرتے ہیں تو دانش سکولوں کی بات کرتے ہیں یہ دانش سکول چیف منسٹر پنجاب کا وہ کارنامہ ہیں جس طرح شیر شاہ سوری نے سڑک بنائی اور آج تاریخ میں اس کا نام رقم ہے۔ یہ دانش سکول کے بچے جب میٹرک، ایف اے اور بی اے پاس کریں گے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر کے ممالک میں جائیں گے اور انہی میں سے وہ بچے نکلیں گے جو اس ملک کے بیوروکریٹس بنیں گے، جو اس ملک کے چیف منسٹر بنیں گے، جو اس ملک کی اسمبلیوں کے ممبر بنیں گے آپ کو اس وقت اندازہ ہوگا کہ یہ دانش سکول کیا ہیں۔ آج صرف اور صرف ان سیٹوں پر کوئی آتا ہے تو وہ بیوروکریٹس کا بیٹا آتا ہے یا بڑے سے بڑے آدمی کا بیٹا آتا ہے کیونکہ اس کے پاس تو ایچی سن کالج اور کریسنٹ سکول میسر ہیں جہاں کی بھاری فیسیں غریب ادا نہیں کر سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دانش سکول چیف منسٹر پنجاب کا ایک بہت عظیم کارنامہ ہے۔ میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح تاریخی بجٹ قومی اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے فنانس منسٹر صاحب نے 16 سکیل کے ملازمین جو کہ سپرنٹنڈنٹ ہیں ان کو 17 سکیل میں upgrade کیا ہے اور اس بات کو سندھ حکومت نے بھی endorse کیا ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ پنجاب کا یہ ایوان بھی اس بات کو endorse کرے اور سپرنٹنڈنٹ کو 17 سکیل میں لے کر جائے جس سے ہزاروں سرکاری ملازمین کو فائدہ ضرور ہوگا۔

جناب سپیکر: بس اب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے اہم باتیں کرنی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے سوچ سمجھ کر چلا کریں۔ جی، محمد ارشد پی پی۔222 بات کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کریں۔ جی، محمد ارشد صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔ اللہ اور پیارے محمدؐ کی حمد و ثناء کے بعد جیسا کہ یہ بجٹ سیشن ہے اور بجٹ کے بارے میں گفتگو سیر حاصل ہوئی۔ ایک ہزار ارب روپے سے زائد حجم کا یہ بجٹ جس کے تاریخی ہونے میں کوئی شک نہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، ان کی پوری ٹیم اور وزیر خزانہ کا یہ بہت بڑا قدام ہے۔ اس کے بارے میں بہت ساری باتیں کی گئیں لیکن جو بجٹ ہے، ہی تاریخی تو میرے خیال میں اس کے لئے بہت زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اور اہم بات جس کو میں یہاں ایوان میں appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اور آپ کے قائد میاں محمد نواز شریف اس ملک میں ایک سال کی حکومت کے دوران تبدیلی لائے ہیں، یہ دیکھیں کہ ایک سال پہلے جب پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور ان کی coalition government تھی تو فیڈرل اداروں میں دکانداروں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں اور جوان کے وزراء اور مشیر تھے ان کی وہ دکانیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ کھاد کے محکمے میں دیکھ لیں کہ کھاد کے لئے لائنیں لگی ہوتی تھیں اس وقت کھاد بلیک ہوتی تھی کھاد کے لئے جو rate fix ہوتے تھے اس سے تین چار سو روپے فی بوری extra لیتے تھے، یہ ایک بزنس بنا ہوا تھا، چور بازاری شروع ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ یوٹیلیٹی سٹور والوں نے بھی اپنی دکانیں کھولی ہوئی تھیں۔ میرے اور آپ کے قائد میاں محمد نواز شریف صاحب کا ایک بہت بڑا vision ہے جس کو آج میں یہاں پر appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے اس تاریخی اقدام کی وجہ سے، ان کی دانشمندی کی وجہ سے، آج آپ دیکھ لیں کہ پنجاب میں، وفاق میں کوئی بھی ایسا محکمہ نہیں ہے جس میں اس قسم کی دکانداری ہو رہی ہو، آج پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا یہ بہت بڑا credit ہے بلکہ تاریخی قدم ہے۔ چونکہ ہم پر وقت کی قدغن ہے اس لئے میں کم از کم گفتگو کرتے ہوئے صرف چند تجاویز پر اکتفا کروں گا۔

جناب سپیکر! جس ضلع سے میرا تعلق ہے آپ اس کو جو بھی سمجھ لیں luckily یا hard luck سمجھ لیں کہ یہ ضلع اس جگہ پر واقع ہے جو سنٹرل پنجاب اور جنوبی پنجاب کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرتا ہے اور ہمارا جو ساہیوال ڈویژن ہے اس کو اس بجٹ میں ہر طرح سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ جیسا کہ دانش سکولوں کی جنوبی پنجاب میں ضرورت ہے تو ہم بھی جنوبی پنجاب کے کارنر پر بیٹھے ہوئے

ہیں، ہمیں بھی دانش سکولوں کی ضرورت ہے، دانش سکول جو غریبوں کے لئے بنائے گئے ہیں، ہمارا علاقہ بھی بہت پسماندہ ہے وہاں بھی دانش سکولوں کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے علاقہ کو بھی اس میں شامل کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں وزیراعظم پاکستان اور خادم اعلیٰ پنجاب کا شکر گزار ہوں، انہوں نے یہ جو قدم بجلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے اٹھایا ہے، ساہیوال میں بجلی پیدا کرنے کے لئے جو میگا پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے، میں on the floor of the House وزیراعظم پاکستان کا اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ساہیوال کے لئے ایک بہت بڑا منصوبہ دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میری یہ آخری گزارش وزیر خزانہ کی خدمت میں ہوگی کہ ساہیوال میں مواصلات کا نظام بھی بہت پسماندہ ہے اور میرے حلقہ میں بھی بعض ایسے معاملات ہیں جنہیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، ڈاکٹر محمد افضل!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، محترمہ خدیجہ عمر!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، جناب خرم شہزاد!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، محترمہ نگہت انتصار بھٹی!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، جناب جاوید اختر انصاری!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، جناب عبدالمجید خان نیازی!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، جناب محمد سبطین خان!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، جناب احمد خان بھچر!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، میاں خرم جہانگیر خان وٹو!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، محترمہ فائزہ احمد ملک!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، جناب آصف محمود!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، چودھری عامر سلطان چیمہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، میاں طاہر صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے سالانہ بجٹ پر اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں یہاں پر صوبائی حکومت کا بجٹ، کارکردگی اور منصوبوں کو ایک نظر میں بیان کرنا چاہوں گا۔ یہ حقیقت ہے اور صوبے کا ہر شہری بخوبی جانتا ہے کہ میاں محمد شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب کے اندر اللہ تعالیٰ نے خداداد صلاحیت پیدا کی ہوئی ہے، وہ جب بھی اقتدار میں آئے وہ نہ صرف انتظامی لحاظ سے ایک اچھے ایڈمنسٹریٹر ثابت ہوئے بلکہ انہوں نے صوبہ کو ترقی کی کئی منازل طے کروائیں، اگر ہم حالیہ منصوبوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے آنے والے پچاس سالوں کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ جات بنائے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ انہوں نے کئی سالوں پر محیط منصوبوں کو مہینوں میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور یہاں پر میں اپنے بھائی وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ

انہوں نے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ پیش کیا اور اس میں خصوصاً جنوبی پنجاب اور ہمارے پنجاب میں بسنے والے غریبوں کے لئے جو خصوصی طور پر فنڈز رکھے گئے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد انرجی بحران پر قابو پانے کے لئے منصوبے جو حکومت پنجاب نے شروع کر کے عوام کے ساتھ لازوال محبت کی مثال قائم کی ہے، اسی سال دسمبر میں انشاء اللہ تعالیٰ 100 میگاواٹ بجلی سسٹم میں شامل ہونے کی نوید صوبہ کے عوام کے چہرہ پر خوشیاں واپس لائے گی۔ بہاولپور میں ایک ہزار میگاواٹ کا قائداعظم سولر پارک عوام کے لئے ایک تحفہ سے کم نہ ہے اور کوئلہ سے چلنے والے منصوبے جو ساہیوال، شیخوپورہ، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، جھنگ اور قصور میں پاور پلانٹوں سے 1620 میگاواٹ بجلی حاصل ہونے کا امکان ہے جس سے نہ صرف لوڈشیڈنگ سے نجات حاصل ہوگی بلکہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا، جو آنے والی نسلوں کے لئے بہترین ترقی کا موجب بنے گا۔ حکومت پنجاب نے آئین پاکستان کے آرٹیکل (A)25 کی صحیح معنوں میں تکمیل کرتے ہوئے پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک فری تعلیم دینے کا قانون بنانے کی منظوری دے دی ہے، اس قانون کے تحت ہر غریب آدمی کے بچے کو یونیفارم، کتابیں مفت ملیں گی اور فیس بھی معاف ہو جائے گی۔ یہی نہیں حکومت نے اعلیٰ تعلیم کے لئے مستحق طالب علموں کو Fee Return Scheme کا بھی اعلان کیا ہے، جس کے تحت ہزاروں طلباء و طالبات کو ان کی ادا شدہ فیسیں ان کی دہلیز تک پہنچائیں اور اس منصوبہ کا باقاعدہ مستقل بنیادوں پر اعلان ہو چکا ہے۔ حکومت نے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے غریب ترین، ہونہار بچوں کو ایچی سن کالج جیسے تعلیمی اداروں میں دی جانے والی معیاری تعلیم سے آراستہ دانش سکولوں کا قیام ایک بے مثال منصوبہ ہے۔ یہاں پر وزیر خزانہ کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ میں فیصل آباد کو represent کرتا ہوں، وہاں کی آبادی 80 لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے، میں وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ دانش سکول کا قیام فیصل آباد میں بھی انتہائی ضروری ہے تاکہ فیصل آباد کے غریب بچے فیصل آباد کے بے سہارا بچے بھی وہاں پر تعلیم حاصل کر سکیں۔ حکومت پنجاب نے ماضی میں بھی ییلو کیب سکیم کا منصوبہ 4۔ارب 50۔کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کیا تھا جس میں اکثر مستحق غریبوں کو میرٹ پر بیس ہزار گاڑیاں دی گئیں اور حکومت نے اس کامیاب سکیم کو نئے مالی سال 15-2014 میں بھی عوام کو 25۔ارب روپے کی مالیت کی پچاس ہزار مزید ییلو کیب فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس منصوبہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ اس منصوبہ کے تحت زیادہ تر گاڑیاں دیہات میں بسنے والے بے روزگار خواتین وحضرات کے لئے ہیں اس لئے یہ منصوبہ قابل تحسین ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! چونکہ اب buzzer بج چکی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ

میاں طاہر: میں نے یہاں پر ایک قرارداد بھی جمع کروائی تھی۔ میں آخر میں نظم سنا کر اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر: نظم نہیں۔ اتنا لمبا ٹائم نہیں ہوگا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں دو اشعار ہی سنا دیتا ہوں:

فقط ایک فرض باقی ہے نبھا کر لوٹ آؤں گا
وطن کا قرض باقی ہے چکا کر لوٹ آؤں گا
قسم مجھ کو وطن کی مٹی کے زخموں کی
صفحہ ہستی سے دشمن کو مٹا کر لوٹ آؤں گا
مجھے معلوم ہے کہ میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں
پریشان ہو نہ میری ماں میں جا کر لوٹ آؤں گا

جناب سپیکر: یہاں شعر و شاعری نہیں ہوگی۔ یہ مشاعرہ نہیں ہے۔ جی، محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی صاحبہ!

محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ہم جنوبی پنجاب کے باسیوں کے اندر نسلوں پرانا جو احساس محرومی چھایا ہوا تھا اسے دور کرنے کے لئے اس بجٹ میں خاطر خواہ رقم رکھی ہے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، جب پچھلی گورنمنٹ میں لاہور میں میٹرو بس کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا تو ہم جنوبی پنجاب کے باسیوں میں ایک بے چینی اور احساس محرومی کی کیفیت پیدا ہوئی تھی اور ہر ممبر صوبائی اسمبلی دبے دبے الفاظ میں یہی بات کہہ رہا تھا کہ کاش یہ پیسا ہمیں مل جاتا اور ہم اس سے اپنے لئے صاف پانی لے لیتے، اپنے لئے farm to market roads لے لیتے، اپنے لئے سکولز لے لیتے لیکن جب کچھ عرصہ کے بعد میٹرو بس کے ساتھ ساتھ ہم

جنوبی پنجاب کے لئے انجینئرنگ یونیورسٹیز، میڈیکل کالجز اور صاف پانی کے لئے اربوں روپیہ دیا گیا تو ہمیں احساس ہوا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کے نزدیک لوئر اور اپر پنجاب کا کوئی فرق نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں محسوس ہوا کہ ہمیں نہ صرف ہمارا حق ملا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ملا ہے چونکہ اس بجٹ میں انہوں نے ہمارے لئے 36 فیصد رکھ کر ہمارے اندر احساس محرومی ختم کر دیا ہے۔ اس بجٹ میں پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے اور جرائم کے خاتمے کے لئے جو قابل ستائش اقدامات کئے گئے ہیں اور جہاں ان کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے میں گزارش کروں گی کہ ہمارے ڈیرہ غازی خان ڈویژن جس کا بیشتر حصہ ٹرائبل ایریا پر مشتمل ہے اور یہاں پر بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ لیوی کام کرتی ہے۔اس بجٹ میں پولیس کے بجٹ کے ساتھ نہ صرف ان کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے بلکہ میری گزارش ہو گی کہ ان پر جو کافی عرصے سے ban لگا ہوا ہے اسے lift کر کے نئی بھرتیاں کی جائیں اور کافی عرصے سے جو خالی اسامیاں پڑی ہیں انہیں fill کیا جائے تاکہ ان کی افرادی قوت میں اضافہ کیا جاسکے۔آج وزیرستان میں جو آپریشن جاری ہے، ڈیرہ غازی خان کی سرحدیں تین صوبوں سے ملتی ہیں اور میرا حلقہ پی پی۔240، خیبر پختونخوا کے بارڈر پر ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر خصوصاً ٹرائبل بیلٹ کو safe کیا جانا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے آخر میں اپنی تحصیل تونسہ کی عوام کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے پسماندہ علاقہ کے لئے دانش سکول دے کر ہماری نسلوں پر احسان کیا ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔ محترمہ عفت معراج اعوان صاحبہ!

محترمہ عفت معراج اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے قائد محترم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی پوری ٹیم کو اتنا شاندار اور تاریخ ساز بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے ایک سال کی قلیل مدت میں دن رات کی ان تھک محنت اور کوششوں سے پنجاب کو ایک تاریخی بجٹ دیا ہے۔ موجودہ بجٹ بلاشبہ ایک غریب پرور بجٹ ہے کیونکہ اس بجٹ میں عام لوگوں کو ریلیف دیا گیا ہے جس کا ثبوت ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ، ہیلتھ انشورنس کارڈ کا اجراء، ییلو کیب سکیم کے دائرہ کار کی وسعت جس کو دیہاتوں تک پھیلانے کا عزم ہے، بجٹ میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں 42 فیصد اضافہ، سکولوں کی تعمیر،

سکولوں کی upgradationاور دانش سکولوں کا قیام ہے۔ ٹیکس کے نظام کو بہتر اور مؤثر بنانے کی تجاویز یہ سب ایک عام آدمی کو ریلیف دینے کا ثبوت ہے۔ اتنا جامع متوازن اور معیاری بجٹ پیش کرنے سے پنجاب میں ترقی اور خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہو گا، پنجاب دن دُگنی اور رات چگنی ترقی کرے گا۔ پنجاب کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ زرعی شعبہ سے وابستہ ہے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کسانوں کی فلاح اور زراعت کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے 14۔ارب 97 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ حکومت نے بجلی اور ڈیزل سے چلنے والے تقریباً بیس ہزار ٹیوب ویلوں کو بائیو گیس پر منتقل کرنے کا عزم کیا ہے جس کا کسان کو معاشی طور پر فائدہ ہو گا۔ سستی اور معیاری ٹرانسپورٹ کے لئے میٹرو بس سروس، سستے گھروں کی فراہمی کے لئے آشیانہ سکیم جیسے منصوبے جن سے کم آمدنی والے تقریباً بیس ہزار افراد کو گھر مہیا کئے جائیں گے۔قومی زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے حکومت نے ہائیڈرل، تھرمل، ونڈ، سولر اور بائیو گیس جیسے منصوبے شروع کئے ہیں۔اس کا ثبوت بہاولپور میں ہزار میگاواٹ کا قائداعظم سولر پارک اور نندی پور پراجیکٹ ہیں۔

جناب سپیکر! امن عامہ بہتر بنانے اور دہشت گردی جو اس وقت کا بہت بڑا المیہ ہے اس سے نبرد آزما ہونے کے لئے بہت بڑی رقوم مختص کی گئی ہیں۔ پنجاب جو ملک کی 65 فیصد آبادی پر مشتمل ہے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ، خوشحال، تعلیم یافتہ اور معاشی طور پر مستحکم، صنعتی اور زرعی ترقی کی بلندیوں کو چھوئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔53 جڑانوالہ فیصل آباد کا آخری حلقہ ہے جس کی boundary ننکانہ صاحب سے ملتی ہے، میرے حلقہ میں صرف ایک ہی اہم رابطہ سڑک ہے جو ننکانہ، بچیانہ، جڑانوالہ کو ملاتی ہے۔ چونکہ ننکانہ صاحب انٹرنیشنل سٹی ہے اور میرے حلقہ میں گنگا رام کا گاؤں گنگا پور ہے، بھگت سنگھ کا گاؤں ہے۔یہاں پر کافی انٹرنیشنل سیاح آتے ہیں لیکن سڑک کی بدحالی اور اس کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے انہیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ اس سڑک کو نیشنل ہائی وے میں ڈال کر ون وے بنا دیا جائے تو فیصل آباد سے لاہور کا راستہ صرف ڈیڑھ گھنٹے میں طے ہو سکتا ہے۔ میرے حلقہ میں گنگا پور میں ایک بوائز ڈگری کالج کا قیام نہایت ضروری ہے کیونکہ میرا حلقہ ٹوٹل رورل ایریا پر مشتمل ہے اور تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر عالیہ آفتاب صاحبہ!

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اپنی تقریر کا آغاز ایک خاص عنوان سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے کروں گی۔ سپیشل ایجوکیشن عام تعلیم سے ذرا مختلف اور ہٹ کر ہے۔ یہ ان معذور بچوں کی تعلیم ہے جو کسی نہ کسی disability کا شکار ہوتے ہیں۔ ہمارے صوبہ پنجاب کے سکولوں میں چار طرح کی disabilities پر کام ہو رہا ہے۔ اس میں physically handicapped, blind, hearing impaired and mentally challenged بچے شامل ہیں۔ پنجاب کے اڑھائی سو سکولوں میں تقریباً ستائیس ہزار خصوصی بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان بچوں کو نہ صرف وہاں پر تعلیم فراہم کی جاتی ہے بلکہ بہت ساری دوسری سہولتیں بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ ان بچوں کو free pick and drop کی سہولت دی جاتی ہے، آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ کی ادائیگی کی جاتی ہے، بچوں کو وردی مہیا کی جاتی ہے، ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے اور ان کی extra curriculum activities پر بھی بہت توجہ دی جاتی ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے اس پر بہت زیادہ توجہ دی ہے جس کے نتیجے میں پچھلے نو ماہ میں ہم نے پانچ ہزار نئے بچوں کی enrollment کی ہے۔ یہ سپیشل ایجوکیشن میں ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ حال ہی میں ساٹھ بچوں کی cochlear implant ہوئی ہیں جس سے بچوں کی speech میں بہت زیادہ فرق پڑا ہے اور یہ بچے normal mainstream میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وفاقی حکومت نے اس پر ٹیکس exempt کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جن کی پہنچ سے یہ چیز باہر تھی اب وہ لوگ بھی اس کا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ابھی حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے تقریباً 221 جنریٹرز سپیشل ایجوکیشن کو مہیا کئے ہیں تاکہ energy crisis کا مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے اتنی زیادہ دلچسپی لی کہ جن بچوں نے وہاں پر ساٹھ سے ستر فیصد marks لئے انہیں نقد انعام دیئے گئے اور باقی سارے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے لیپ ٹاپ اور سولر انرجی لیمپ دیئے گئے جو کہ ایک بہت ہی اچھی بات ہے۔ یہ بچے mainstream line سے بہت دُور ہوتے ہیں لہذا ان کی جتنی حوصلہ افزائی کی جائے وہ کم ہے۔ ابھی حال ہی میں ہمارا Youth Festival ہوا جس میں ان خصوصی بچوں کو اپنی قابلیت دکھانے کا بہت

زیادہ موقع ملا اور بچوں نے کافی gold medal حاصل کئے ہیں۔اس سے بچے بہت زیادہ خوش تھے کیونکہ انہیں mainstream line میں آنے کا موقع ملا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح Inclusive Education کا آغاز 2012 میں ہوا تھا۔ابھی 2014-15 کے بجٹ میں چنیوٹ سمیت جنوبی پنجاب کے تقریباً گیارہ اضلاع میں Inclusive Education شروع کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔اسی طرح بچوں کی تفریح کے لئے پچھلے سال دو recreational parks بھی بنائے گئے ہیں۔ان میں ایک recreational park جناح گارڈن اور دوسرا ریس کورس پارک میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! اب میں کچھ تجاویز دینا چاہوں گی۔ ہمارے physically handicapped بچوں کے لئے یہاں کوئی سہولت موجود نہیں ہے تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم ان کی transport کے لئے وین کا بندوبست کر دیں تاکہ بچے خود مختار ہو سکیں۔جب ہم Inclusive Education کی بات کرتے ہیں تو اس میں بہت زیادہ پرائمری سکول ہیں۔تقریباً پچیس ہزار سے زیادہ پرائمری سکول موجود ہیں اور اگر وہاں پر ہم Inclusive Education شروع کر دیں تو وہ بچے بھی جو کہ پسماندہ علاقوں میں رہتے ہیں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔اب جناب محمد عمر جعفر صاحب بجٹ پر بات کریں گے۔

جناب محمد عمر جعفر: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو comment کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے detailed speech کی اور record breaking بجٹ پیش کیا۔یہ ایک ہزار ارب روپے سے زائد کا بجٹ ہے۔وزیر خزانہ کی goodwill job یہ ہے کہ انہوں نے بہت زیادہ شور میں اپنی بجٹ تقریر کی ہے تو میں اس پر وزیر خزانہ کو again comment کروں گا۔

جناب سپیکر! first of all اس بجٹ کا major point یہ ہے کہ جنوبی پنجاب جہاں سے میرا بھی تعلق ہے اس کو focus کیا گیا ہے۔اس کو focus اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ It is the less developed area compared to rest of Punjab. اس کا بالکل یہ مطلب نہیں ہے کہ Southern Punjab is higher than rest of the Punjab. یہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ غریب لوگوں کی betterment کے لئے زیادہ کام ہو سکے۔میرے بہت سے ساتھیوں نے اس بجٹ کے major points آپ کو بتا دیئے ہیں۔ماشاءاللہ ہمارے جنوبی پنجاب میں خواجہ فرید یونیورسٹی بن رہی ہے جس میں آئی ٹی اور انجینئرنگ کی تعلیم دی جائے گی۔یہ صرف جنوبی پنجاب کے

لئے نہیں بلکہ یہ پورے پاکستان کے لئے ہے کیونکہ یہ سندھ، بلوچستان اور پنجاب کو cater کرے گی۔ اگر آپ رحیم یار خان کو visit کریں تو وہاں پر شیخ زید میڈیکل کالج کی expansion جلدی سے اور record breaking time میں ہو رہی ہے۔ جس طرح تیزی سے میٹرو بس کا ٹریک بنایا گیا تھا ویسے ہی اس میڈیکل کالج کو تیزی سے develop کیا جا رہا ہے۔ I would like to thank again the Chief Minister کہ وہ focus کر کے جنوبی پنجاب کو ترقی کی راہ پر گامزن کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح سڑکوں کے حوالے سے بھی انہوں نے record breaking major schemes دی ہیں۔ میں یہاں یہ درخواست کروں گا کہ شہروں میں چھوٹی گلی محلوں کے لئے packages دیا کریں۔ شہر کے منتخب ممبران یا مقامی انتظامیہ کو ایسے packages دیئے جائیں تاکہ وہ ان کی سڑکوں کو improve کر سکیں۔ جب لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تو ان کا یہی مطالبہ ہوتا ہے کہ پہلے ان چھوٹی سڑکوں کو improve کریں اور پھر major roads بنائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! یہاں پر criticize کیا جاتا ہے کہ لیپ ٹاپ سکیم did not work well اگر یہ نوجوانوں کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں کہ کیا آپ کو اپنی تعلیم کے لئے لیپ ٹاپ چاہئیں؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں ہمیں ہر وقت اس کی ضرورت ہے۔ لیپ ٹاپ سے طالب علموں کی education improve ہوتی ہے اور پھر انہیں جلدی نوکری ملنے کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ پورا پاکستان، پورا پنجاب اور پورا رحیم یار خان پاک فوج کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس پر ہم کبھی بھی compromise نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ ہماری پاک فوج victory حاصل کرے گی کیونکہ پورا پاکستان ان کے ساتھ ہے۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب چودھری فضل الرحمٰن صاحب بجٹ پر بحث کریں گے۔

چودھری فضل الرحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس بجٹ میں خاص طور پر جنوبی پنجاب کی محرومی کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مرتبہ ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد جنوبی پنجاب کے لئے مختص کیا گیا ہے جس سے لوگوں کی محرومی ختم ہو گی۔ یہ بجٹ بہت محنت سے بنایا گیا ہے۔ شعبہ تعلیم، صحت، آبپاشی اور صاف پانی کی فراہمی کے لئے بہت زیادہ رقوم مختص کی گئی ہیں۔ اس بجٹ کی تیاری میں ہر چیز کو باریکی سے دیکھا گیا ہے۔ ہمارے

حزب اختلاف کے معزز ممبران نے بجٹ پڑھنے سے پہلے ہی احتجاج شروع کر دیا۔ ہمیں اس روّیے پر بڑی شرمندگی ہوئی ہے۔ لوگوں نے ہمیں محبت، پیار اور بڑی توقعات کے ساتھ منتخب کر کے یہاں اس مقدس ایوان میں بھیجا ہے۔ ہم پر بہت زیادہ ذمہ داریاں ہیں۔ ہمارے اس روّیے اور language کی وجہ سے لوگوں کی طرف بہت غلط پیغام جا رہا ہے اور لوگ مایوسی کی طرف جا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تنقید برائے تنقید ضرور کی جائے اور اگر حکومت کوئی غلط فیصلے کرتی ہے تو حزب اختلاف ان کی بہتری کے لئے اپنی تجاویز دے۔ ایوان میں شور کرنے کے بعد بائیکاٹ کر کے باہر چلے جانے سے بہتری نہیں آئے گی اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں میڈیکل کالج، رحیم یار خان میں یونیورسٹی اور ملتان میں میٹرو بس کے منصوبے اسی بجٹ میں دیئے گئے ہیں۔ ہمارے علاقے کا پانی بہت زیادہ آلودہ ہو چکا ہے اس آلودگی کو ختم کرنے کے لئے بجٹ میں ایک خطیر رقم رکھی گئی ہے جس سے لوگوں کی صحت بہتر ہوگی۔

جناب سپیکر! بجٹ ہمیشہ آتے ہیں لیکن اصل میں اس پیسے کا استعمال میری سمجھ کے مطابق صحیح نہیں ہوتا اور زیادہ تر پیسا غلط ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ اگر پیسے کا صحیح استعمال کرنے کے حوالے سے ہم کوئی قانون سازی کریں تو بہتر ہوگا کیونکہ جو پرانی روایت چلی آ رہی ہے اس میں کرپشن زیادہ اور استعمال کم ہوتا ہے۔ جیسے ہم نے بجٹ بنایا اور جن جن مدات میں ہم نے یہ پیسا شروع میں رکھا اگر ان شعبوں میں اس پیسے کا صحیح استعمال ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان بھی ترقی کرے اور سب سے بڑا صوبہ پنجاب بھی ترقی کرے گا۔ میرے کئی معزز ممبران نے کہا کہ میاں محمد شہباز شریف صرف پُل بناتے ہیں تو پُل بنانا بھی ذمہ داری ہے کیونکہ آپ محسوس کرتے ہوں گے کہ لاہور کے اندر جتنی آبادی بڑھ رہی ہے اگر یہ پُل نہ بنتے اور یہ سڑکیں چوڑی نہ ہوتیں تو میرے خیال میں ہم میں سے کوئی شخص بھی وقت پر اپنے گھر تک نہ پہنچ سکتا لہذا ان پُلوں اور سڑکوں کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے ایک دوست نے کہا کہ دو کنال کے گھروں پر ٹیکس لگایا گیا ہے تو یہ بہت اچھی تجویز ہے لیکن لاہور کی دو کنال کی کوٹھیوں کے ریٹ اور ہیں، ملتان کے اور ہوں گے، رحیم یار خان کے اور ہوں گے اور ہمارے چھوٹے علاقوں جیسے کبیر والا اور خانیوال وغیرہ کے دو کنال گھروں کے ریٹ اور ہوں گے تو اُن گھروں کی قیمت کے حساب سے اُن پر ٹیکس لگایا جائے۔

جناب سپیکر! حکومت اشٹامپ ڈیوٹی تین فیصد کرنے کی طرف جا رہی ہے۔ زراعت ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہاں پر بیٹھے ہوئے زیادہ تر دوست زراعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ تجارت پر تو بے شک اشٹامپ ڈیوٹی بڑھا دی جائے لیکن پہلے ہی زراعت پر بڑے اخراجات ہیں جن کی وجہ سے زراعت پیشہ لوگ پریشان ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ زراعت پر اشٹامپ ڈیوٹی نہیں بڑھانی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ حاجی محمد الیاس انصاری صاحب!

حاجی محمد الیاس انصاری: جناب سپیکر! میں آج اس ایوان میں صوبہ پنجاب کی عوام کے لئے خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور اُن کی ٹیم کو ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ تاریخ ساز بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ترقیاتی کاموں کے لئے 14-2013 میں 290- ارب روپیہ رکھا گیا تھا اُس کو بڑھا کر 345- ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ پنجاب میں جس طرح میاں محمد شہباز شریف نے پُلوں، فلائی اوورز، میٹرو بسوں کے حوالہ سے اور آئندہ لاہور میں میٹرو ٹرین کے حوالہ سے جو منصوبے جاری کئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ دور حاضر کے شیر شاہ سُوری ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح ہماری وفاقی حکومت کی ترجیحات میں انرجی کے مسئلہ پر قابو پانے کے لئے انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ کام ہو رہا ہے اسی طرح صوبہ پنجاب میں خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے سال انرجی کے لئے جو 20- ارب روپیہ رکھا تھا اُس کو بڑھا کر 31- ارب روپیہ کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1999 میں پاکستان جب ایشین ٹائیگر بننے جا رہا تھا تو آج وہ دور پھر آ رہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ہم اس ملک کو اندھیروں سے نکال کر انشاء اللہ تعالیٰ روشنیوں میں لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس ملک کی عوام آج یہ محسوس کر رہی ہے کہ اس وقت کی حکومت جس کی باگ ڈور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائدین کے پاس ہے اُن میں اتنی صلاحیت ہے کہ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ چائنا، تُرکی اور جاپان کی طرف سے بہت زیادہ investment ہمارے ملک میں آ رہی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ دن دور نہیں کہ پاکستان بھی اُن ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہو جائے گا اور یہاں کے عوام بھی خوشحال زندگی گزار سکیں گے۔ میں آخر میں حزب اختلاف کی نذر ایک شعر کرتا ہوں:

ان سونامی آندھیوں سے کہہ دو اپنی اوقات میں رہیں
ہم وہ پیڑ نہیں جو طوفان سے اُکھڑ جائیں

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب جناب محمد نعیم صفدر انصاری صاحب!

جناب محمد نعیم صفدر انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے اس انتہائی اہمیت کے حامل بجٹ کے اوپر مجھے اظہار خیال کا موقع دیا اور پچھلی دفعہ بھی آپ نے کمال شفقت فرمائی۔ میں یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کروں گا جن کی شب و روز کی محنت اور لگن سے اتنے بڑے حجم کا بجٹ پیش کیا گیا اور یہ بجٹ ایسے حالات میں پیش کیا گیا جو صحیح معنوں میں خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سب جو اس معزز ایوان کا حصہ ہیں اس صوبہ کی ترقی میں اپنا انتہائی اہم کردار ادا کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر حزب اختلاف کی طرف سے جو روّیہ دیکھنے میں آیا وہ کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں۔

جناب سپیکر! اب اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ میں بجٹ تقریر میں ایک چیز پڑھ رہا تھا جو ایک بڑی alarming situation تھی جو ہماری youth کے حوالہ سے تھی۔ اس صوبہ پنجاب کی 70 فیصد آبادی youth پر مشتمل ہے جن کی عمر 30 سال سے بھی کم ہے۔ مجھے یہ بات کرتے ہوئے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جس طرح قائد محترم کے اقتصادی اور معاشی منصوبہ جات ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ نے موقع دیا اور یہ تسلسل جاری رہا تو آنے والے چند سالوں میں 40 لاکھ نوکریاں پیدا کرنے کے جو مواقع بنائے جا رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا یہ سب سے بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میں یہاں پر تجویز کے طور پر ایک بات کہتا چلوں کہ جس طرح ہماری حکومت کی ترجیحات میں ہے کہ ہم نے ہر حلقہ میں کم از کم ایک سکول اور ایک کالج کا قیام یقینی بنانا ہے وہاں پر ایک technical institute کو بھی لازم قرار دیا جائے تاکہ ہمارے نوجوان تعلیم کے ساتھ ہنر بھی حاصل کر سکیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ایم اے اور ایم بی اے کئے بچے بے روزگار پھر رہے ہیں اور ان کی وجوہات میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ان کے پاس ایسا کوئی ہنر بھی نہیں ہے کہ وہ اس تعلیم سے استفادہ کر سکیں۔ میں آگے بڑھتے ہوئے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ جس طریقے سے آج ہمیں انرجی کرائسز کا سامنا ہے۔ میرا تعلق قصور شہر سے ہے جو ایک صنعتی علاقہ بھی ہے وہاں کینوس، ٹینٹ اور چمڑے کی انڈسٹریز اس ملک پاکستان کی ترقی اور زرمبادلہ کمانے میں اپنا کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ پچھلے پانچ سالوں میں بدقسمتی سے انرجی کرائسز کی وجہ سے ہمارے علاقہ نے بہت suffer کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ جس طریقے سے الحمدللہ

ہماری لیڈرشپ انرجی کرائسز کو ختم کرنے میں دن رات کوشاں ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم آنے والے دنوں اور مہینوں میں اس پر قابو پاتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک چھوٹی سی گزارش کرتے ہوئے اجازت چاہوں گا۔ میں نے یہاں یوتھ فیسٹیول کے حوالے سے پہلے بھی بات کی تھی۔ ہماری گورنمنٹ کا یہ بڑا اچھا initiative تھا اس کو جاری بھی رہنا چاہئے۔ پاکستان میں سب سے پہلے میٹرو بس کا پراجیکٹ پنجاب میں بنا، پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے سولر پاور پراجیکٹ کا بہاولپور میں قائداعظم سولر پارک کے نام سے انعقاد کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انصاری صاحب! Wind up کریں۔

جناب محمد نعیم صفدر انصاری: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ پاکستان کی سب سے پہلی سپورٹس یونیورسٹی بھی پنجاب میں بنائی جانی چاہئے تاکہ ہمارا جو image بین الاقوامی طور پر develop ہو رہا ہے کہ یہ قوم نہ صرف دہشت گردی سے نمٹ رہی ہے بلکہ اس کے نوجوانوں میں اہلیت ہے کہ یہ اپنا لوہا منوا سکتے ہیں۔ یہ اسی چیز کا شاخسانہ ہے کہ ہمیں یہاں ایک سپورٹس یونیورسٹی بنانی چاہئے تاکہ ہمارے بچے دنیا میں اپنا نام پیدا کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سردار بہادر خان میکن صاحب!

سردار بہادر خان میکن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ کے عوام کی طرف سے شہباز پاکستان اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی پوری ٹیم کو اس متوازن، غریب دوست اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں سرگودھا کے اس حلقہ سے ایم پی اے منتخب ہوا ہوں جہاں سے محسن پاکستان، پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے والے، اس تاریک ملک کو اجالوں کی طرف لانے والے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف بھی این اے۔68 سے ممبر قومی اسمبلی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اس حلقہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک جتنے بھی الیکشن منعقد ہوئے ہیں الحمدللہ اس حلقہ کے عوام نے ہمیشہ مسلم لیگی امیدوار کو ہی کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ اس حلقہ کے عوام نے بھی پورے پنجاب کی طرح پاکستان کے نامساعد حالات کے باوجود کہ جہاں عوام کو دہشت گردی ورثہ میں ملی ہو، ڈرون حملے

ورثہ میں ملے ہوں، بجلی کی لوڈشیڈنگ ورثہ میں ملی ہو ایک انتہائی مفید اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں تمام شعبہ ہائے زندگی میں بہتری لائی جانے کی نوید دی گئی ہے اور خصوصی طور پر تعلیم، صحت اور سماجی بہبود کے شعبوں میں قابل قدر اصلاحات اور خصوصی فنڈز رکھے گئے ہیں جس سے نہ صرف صوبہ بھر کے عوام کا معیار زندگی بہتر ہو گا بلکہ صوبہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور ہمارے قائدین کی قائدانہ صلاحیتوں سے دن دُگنی رات چوگنی ترقی بھی کرے گا۔

جناب سپیکر! خصوصی طور پر بجلی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے پنجاب اپنا بھرپور کردار ادا کر رہا ہے جس میں نندی پور پاور پراجیکٹ اور ساہیوال کول پراجیکٹ روشن مثالیں ہیں۔

جناب سپیکر! 1122 کی سروس 36 تحصیلوں کو اس سال مہیا کیا جانا نہایت احسن قدم ہے۔ میں بھی امید کرتا ہوں کہ حلقہ پی پی۔38 میں بھی اس رواں مالی سال میں 1122 کی سروس مہیا کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ پیش کر کے ایک تاریخ رقم کی ہے۔ اس بجٹ میں بالعموم پورے پنجاب اور بالخصوص جنوبی پنجاب کے عوام کی محرومیوں کو دور کیا جائے گا۔ اس بجٹ کی ایک خطیر رقم جنوبی پنجاب کے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ ہو گی جس سے ہمارے قائدین کی انتھک محنت اور کاوش سے صوبہ پنجاب کی ترقی روز روشن کی طرح عیاں ہو گی اور عوام کے دکھوں کا مداوا ہو گا اور صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا۔

جناب سپیکر! میں ییلو کیب سکیم کے ساتھ ساتھ گرین ٹریکٹر سکیم جو کسانوں کے لئے ہے اس کے لئے تجویز پیش کروں گا کہ ییلو کیب سکیم کے ساتھ ساتھ گرین ٹریکٹر سکیم بھی ساتھ شروع ہونی چاہئے تاکہ ہمارا کسان بھی ترقی کرے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جناب خالد غنی چودھری صاحب!

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ کے تاریخی بجٹ پر مجھے اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو اپنے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف، اپنے بھائی وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور محکمہ خزانہ کے جو افسران ہیں

ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دستیاب وسائل میں رہتے ہوئے ایک بہت ہی اچھا تاریخی اور عوامی بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے کہ جب یہ بجٹ تیار ہو رہا تھا تو اس وقت میرے قائد نے تمام ممبران کو on board لیا، pre-budget اجلاس ہوا، تمام ممبران سے تجاویز لی گئیں اور جو تجاویز سامنے آئیں ان کی روشنی میں یہ بجٹ تیار کیا گیا۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کا یہ ایجنڈا ہے کہ غریب اور درمیانے طبقے کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے۔ اس سلسلہ میں میٹرو ٹرین کا جو منصوبہ پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے غریب طبقہ کو سستی ٹرانسپورٹ مہیا ہو گی اور اس کی مشکلات میں کمی ہو گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح تعلیم اور صحت کے شعبے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے تعلیم اور صحت بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بجٹ میں خطیر رقم رکھی گئی ہے اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کو focus کیا گیا ہے جہاں پر یونیورسٹیاں اور کالج بن رہے ہیں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ اب ہم 138 نئے کالج بنانے جا رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ تمام کالج اور یونیورسٹیاں بن جائیں گی تو تعلیم کے میدان میں جو deficiency ہے وہ بہت حد تک ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح اگر ہم معدنی ذرائع کی طرف آئیں تو پچھلی حکومتوں نے اس شعبہ میں کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔ ہماری حکومت مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے اس شعبہ پر بہت زیادہ کام کیا ہے اور ہمیں کافی چیزیں چنیوٹ سے ملی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر ہم اسی طرح چلتے رہے تو اس صوبہ کی ترقی میں معدنیات بہت اہم کردار ادا کریں گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح بجلی کا معاملہ ہے کہ پچھلی حکومتوں میں بھی بجلی کا بحران رہا ہے۔ کسی بھی ملک اور صوبہ کی ترقی کے لئے بجلی بھی ایک بنیادی عنصر ہے۔ میاں محمد شہباز شریف جس طرح محنت کر رہے ہیں اور جس لگن سے کام کر رہے ہیں اس کا واضح ثبوت نندی پور کا پراجیکٹ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس طرح کے دیگر پراجیکٹ بھی جلد از جلد مکمل ہوں گے اور بجلی کی کمی پوری ہو گی اور ہمارا ملک و صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دانش سکول کے بارے میں ہماری پالیسی آئی ہے اور بڑے سکولوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ غریب کے بچوں کو مفت تعلیم دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غریب کے لئے ایک سرد ہوا کا

جھونکا ہے کہ غریب کے بچے بھی اب ایلیٹ کلاس کے بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غریب کا حق تھا جو میاں محمد شہباز شریف نے ان تک پہنچا دیا ہے جس کے لئے میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہیلتھ انشورنس کے لئے جو4۔ارب روپے رکھے گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک خطیر رقم رکھی گئی ہے لیکن اس کو مزید بڑھانا چاہئے۔ چونکہ غربت بہت زیادہ ہے اس لئے میری تجویز ہوگی کہ اس رقم کو کم از کم ڈیڑھ گنا بڑھایا جائے۔ اسی طرح ہمارے جو آبی وسائل ہیں اس پر بھی گورنمنٹ بہت پیسے خرچ کر رہی ہے لیکن میں یہاں تجویز دوں گا کہ ہمارے کسان پر جو ٹیکس لگایا جا رہا ہے مہربانی فرما کر ان پر مزید ٹیکس نہ لگائے جائیں کیونکہ پہلے ہی بہت مہنگائی ہے اور کسان مزید ٹیکس برداشت نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! صرف ایک بات اور کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! چونکہ غربت بہت زیادہ ہے اس لئے بیت المال کے فنڈز بھی بڑھائے جائیں۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ میری یہ بات ذرا note فرمائیں کہ بیت المال کے فنڈز بڑھانے چاہئیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ جو ہمارے لئے بجٹ کی books شائع ہوتی ہیں میرا خیال ہے کہ 95فیصد ممبران ان کو پڑھتے ہی نہیں ہیں لہذا میری یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ آئی ٹی کا دَور ہے تو آپ kindly اس کی ایک سی ڈی بنا کر دے دیا کریں اس سے ہمارے کروڑوں روپے بچ جائیں گے۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ اس کی سی ڈی بنا کر دیا کریں اور books نہ چھاپا کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! سی ڈی اس book کے ساتھ ہوتی ہے۔ جی، محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ!

MRS GULNAZ SHAHZADI: First of all, I would like to congratulate honourable Chief Minister, Mian Muhammad Shahbaz Sharif and Finance Minister, Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman and all the team members for this proportional and balanced Budget which is infact pro

poor and Insha Allah will bring about revolution in the life of every common man. This is all due to the epoch making vision of our honest and hard working honourable Leaders Mian Muhammad Nawaz Sharif and Mian Muhammad Shahbaz Sharif that the World Bank has approved the financing of DASSU Hydro Power Project. I think it is a great achievement for the people of our country. We are proved of our leadership for making Pakistan economically strong. I would like to explain the road map which is presented in this budget, huge budget of one thousand arab rupees. It is also about the four years onwards and "Inshallah" the increase in GDP will be from 4.8% to 08% and this year Inshallah we will achieve 5.5%. This road map includes the employment of forty lac, employment opportunities. Six arab have been allocated for the technical education for 20 lac persons including men and women and 25 arab rupees allocation for Yellow Cab Scheme. These are all the historical initiatives taken by our government.

Mr Speaker! The completion of Nandi Pur Power Project in the record time limit and more over 19 power projects have been started or inaugurated and especially I will like to quote here the Asia's largest Quad-e-Azam Solar Park. These are also the historical initiatives taken by our government.

Mr Speaker! Now, I will keep my focus on education. Forty two percent budget has been allocated for the education which is more than the education budget of the other provinces and especially for school education 28 arab and 10 billion rupees have been allocated. Here I would like to mention especially the education road map and education reforms taken by Honourable Chief Minister; Quaid-e-Punjab has been appreciated internationally. According to this education road map enrollment of 38 million students have been ensured, recruitment of one

million educators on merit base and onwards Cluster Training Centres. These centres are working very well for primary teachers.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد توفیق بٹ صاحب!

جناب محمد توفیق بٹ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں کل کے واقعہ پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اظہار افسوس کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے اپنے خطاب میں جس طرح عوام سے بات کرتے ہوئے اپنے قرب کا اظہار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عوام کے دلوں کی آواز تھی جس کو انہوں نے اچھے طریقے سے handle کیا۔ میں دعا گو ہوں کہ اس وقت جو سازشیں کرنے والے عناصر ہیں ان کے عزائم ناکام ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف، میاں نواز شریف کی قیادت میں پاکستان تیز ترین ترقی کی طرف گامزن ہے اور پاکستان مزید تیز ترین ترقی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ قائد میاں محمد شہباز شریف کو ہمت اور طاقت عطا فرمائے تاکہ وہ اسی طرح صوبے کی خدمت کرتے رہیں۔ میں وزیر خزانہ کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے بجٹ بناتے وقت میرے شہر گوجرانوالہ کا بھی visit کیا، Chamber of Commerce کے لوگوں سے بھی ملے اور دیگر عوامی نمائندوں سے بھی انہوں نے مشاورت کی۔ میں سمجھتا ہوں یہی وجہ ہے کہ میاں محمد شہباز شریف یا وزیر خزانہ نے جو سابقہ بجٹ پیش کئے یہ بجٹ بھی ان سابقہ بجٹ کا ہی ایک تسلسل ہے اور یہ بجٹ بھی سابقہ بجٹ کی طرح ایک بہترین بجٹ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوستوں نے اس بجٹ پر کافی تقاریر کر لی ہیں اور تمام اعداد و شمار بھی بتا دیئے ہیں۔ میں موٹی موٹی بات کر کے اپنی تقریر ختم کروں گا۔ اس بجٹ میں عوام کی حقیقی معنوں میں energy crisis پر نظر تھی کہ اس وقت جو بحران ہمارے ملک اور صوبے میں ہے اس پر ہماری حکومت کیا کرتی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں جس طرح ہمارے شہر گوجرانوالہ میں نندی پور پراجیکٹ سات ماہ کی قلیل مدت میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا اور پرائم منسٹر آف پاکستان نے اس کا افتتاح کیا جو کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم energy crisis پر قابو پا لیں گے۔ اس بجٹ میں وزیر اعلیٰ پنجاب یا وزیر خزانہ نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ ہم تمام پراجیکٹ جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے اور ان projects کے لئے 31-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے لئے خوشخبری ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم صوبہ پنجاب میں بجلی کا بحران ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے شہر گوجرانوالہ میں جس طرح سابقہ سالوں میں قائد محترم میاں محمد شہباز شریف نے فلائی اوور بنایا جس کی وجہ سے ایک گھنٹے کا جو سفر تھا اب وہ دو منٹ

میں طے ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک اور فلائی اوور کا قائد محترم نے اعلان کیا ہے چونکہ لوگ گھنٹوں عزیز کلاس چوک میں پھنسے رہتے ہیں اس فلائی اوور کی تعمیر سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور اس کا پورے پاکستان کو فائدہ پہنچے گا، اس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کا شکر گزار ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ہمیں بجٹ میں یہ بھی یقین دلایا ہے کہ گوجرانوالہ میں سکولوں کی missing facilities کے لئے کروڑوں روپے رکھے گئے ہیں، میں اس پر بھی ان کا شکر گزار ہوں۔ جس طرح وزیر خزانہ نے اس بجٹ میں میڈیکل کالج گوجرانوالہ کے لئے پیسے رکھے ہیں میں اس کے لئے بھی شکر گزار ہوں۔ جس طرح وزیر خزانہ نے اس بجٹ کو پیش کرتے ہوئے گوجرانوالہ کے سیوریج سسٹم کے لئے master plan کے تحت 900 ملین روپے رکھے ہیں، میں اس کے لئے بھی ان کا شکر گزار ہوں۔ میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ میں جو وسائل پیدا کرنے کے لئے طریق کار سوچا ہے اس میں یہ کامیاب ہو جائیں اور پنجاب کی عوام کے لئے حقیقی معنوں میں 345۔ارب روپے کا پیکج ترقیاتی کاموں کے لئے رکھا ہے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا لیں۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو یہ صوبہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید ترقی کرے گا۔ ہم جو ایک ہزار ارب روپے کا کہہ رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد جو اگلا بجٹ آئے گا اُس وقت اپوزیشن والے میرے بھائیوں کے پاس کوئی بات کرنے کے لئے نہیں رہے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ بٹ صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ہم صوبے کو روشن صوبہ بنائیں گے، پاکستان کو ترقی یافتہ پاکستان بنائیں گے اور اس کے لئے ہم سارے مل جل کر انشاء اللہ تعالیٰ کام کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ وحدہ الصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ 15-2014 کی بحث میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے تو میں کل کے ماڈل ٹاؤن واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہوں اور حکومتی مؤقف کی تائید کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات جلد از جلد سامنے لائی جائیں جس سے آئندہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام ہو سکے۔ میں قائد پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم کو عوامی اور غریب پرور بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ بڑی مشکلات اور قربانیوں کے بعد یہ ترقی کا سفر شروع ہوا لیکن اسلام اور پاکستان دشمن

طاقتیں پاکستان کو مضبوط ہوتا نہیں دیکھ سکتیں اور ساتھ اس ملک کے اندر انارکی پھیلانے کے درپے ہیں۔ایک سیاسی قائد نے بیان دیا کہ مسلم لیگ (ن) نے دہشت گردی کے سوا دیا کیا ہے؟ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ جائیں اور دیکھیں کہ صوبے کے کونے کونے میں ترقیاتی کام کیسے ہو رہے ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ سابقہ حکومت نے جو لوٹ مار مچا رکھی تھی اور اپنی تجوریاں بھر رہی تھی مگر اب وہ موقع ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے جس کی وجہ سے وہ پریشان ہیں۔

جناب سپیکر! نندی پور کے حوالے سے میں اپنا ذاتی مشاہدہ پیش کروں گا کہ میں چند ماہ پہلے اس کا معائنہ کرنے گیا تو وہاں کے سکیورٹی انچارج نے یہ بات بتائی کہ سابقہ حکومت نے اس منصوبے کا یہ حشر کر دیا تھا کہ وہاں رہتے ہوئے ڈر لگتا تھا اور بنک نے ایک گارنٹی لیٹر مانگا کہ ہم آپ کو فنڈز مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بائیس مہینوں میں اس سابقہ حکومت نے وہ گارنٹی لیٹر مہیا نہ کیا جبکہ میاں شہباز شریف صاحب کو پتا چلا تو جو بائیس مہینوں میں انہوں نے کام نہیں کیا تھا وہ شہبازِ پاکستان نے صرف آدھے گھنٹے میں لیٹر تیار کروا کر بنک کے حوالے کیا پھر وہ کام تیزی سے شروع ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ سابقہ حکومت نے بجلی کیا پیدا کرنی تھی بلکہ وہاں پر مشینری اور لوہے کا جو سامان آیا ہوا تھا اس کو سکریپ میں بیچا جا رہا تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس نندی پور کے علاوہ جتنے اور منصوبے ہیں ان کے ساتھ ساتھ کالا باغ ڈیم پر بھی توجہ دی جائے اور ملکی اعتماد کے ساتھ چالو کیا جائے تو یہ crisis ختم ہو سکتے ہیں۔ میں اس بات پر بھی توجہ دلاؤں گا کہ جتنی بجلی بھی لوڈشیڈنگ کی ترتیب سے آتی ہے اس میں voltage کم ہوتے ہیں۔ زرعی موٹریں یا دوسرے جو آلات ہیں وہ voltage کی کمی کی وجہ سے جل جاتے ہیں جس سے کافی نقصان ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ رمضان کے مہینے میں افطاری کے دستر خوان لگائے جاتے ہیں وہاں دیکھا یہ جاتا ہے کہ غیر مستحق اور غیر روزہ دار براجمان ہوتے ہیں لہذا میری تجویز یہ ہے کہ اگر اس کے علاوہ عام خورد و نوش کی اشیاء پر subsidy کے طور پر رقم دے دی جائے تو پورے پنجاب کی عوام کو اس کا فائدہ ہو گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اہلیان چنیوٹ کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے فنڈز مختص کئے، اس کے علاوہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھے تو یہ منصوبہ جات اہلیان چنیوٹ کے لئے ایک تحفہ سے کم نہیں ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان پر فی الفور عمل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ چنیوٹ کے لئے سیوریج سکیموں کے لئے بھی فنڈز رکھے گئے جس کے لئے چنیوٹ کی عوام حکومت کی شکر گزار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گا کہ چنیوٹ کو پولی ٹیکنیکل

کالج کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔اسی طرح لوکل سڑکات موضع پترا کی، بڈھے دریا پر پُلی، ٹھٹھہ مٹھہ، راوٴ باغ تا سپرا کالونی، موضع قاضیاں تا دُسری لنک روڈ چک نمبر 10تا 11، بائی پاس تا ٹھٹھہ موچیاں سرگودھا روڈ کی تعمیر کے لئے فنڈز کا رکھا جانا ضروری ہے۔ حکومت نے تعلیم کے شعبے میں خاطر خواہ پیسے رکھے ہیں لیکن میں یہاں یہ توجہ دلانا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں ایک الاصلاح ہائی سکول جو ساٹھ سال پہلے بنا تھا جس کی عمارت کو مسمار کر دیا گیا اس کے لئے فنڈز رکھے گئے لیکن جون آنے کی وجہ سے وہ lapseہو گئے۔اب وہاں عمارت ادھوری ہے جہاں پر سترہ سو بچے دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ایسے ہی اسلامیہ ہائی سکول 1901 میں تعمیر ہوا تھا جس کو سو سے زیادہ سال ہو گئے ہیں۔اس کی عمارت بھی بوسیدہ ہو چکی ہے جس کے لئے فنڈز کی اشد ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو آخر میں تھوڑی سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! اب آپ آخری بات کر کے ختم کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں ایک تجویز دوں گا کہ پولیس کے لئے بہت زیادہ فنڈز رکھے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود رشوت ستانی پر کنٹرول نہیں ہوتا اور وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ جیسے موٹروے پولیس اور دیگر پولیس کے محکموں میں خاطر خواہ تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں اسی طرح اگر ہماری پنجاب پولیس کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا جائے تو کافی فائدہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! آخر پر میں اپنے وزیر معدنیات جناب شیر علی خان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی اور وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ سے چنیوٹ میں جیسے بجٹ تقریر میں بھی ذکر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں پر قدرتی وسائل لوہے کا بہت بڑا ذخیرہ دیا ہے جس کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس کو آگے چلایا گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ ملک کی ترقی میں سنگ میل ثابت ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب اس کو noteکر رہے ہیں۔ میاں کاظم علی پیرزادہ صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! آخری ایک بات رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان کو اپنی تجاویز دے دیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں بول چکا ہوں۔ جی، کاظم علی پیرزادہ صاحب!

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! کل کے افسوسناک واقعہ پر پوری قوم غمگین ہے اور مجھے یقین ہے کہ جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ آنے کے بعد جو بھی اس کے ذمہ داران ہیں اُن کو قرار واقعی سزا ملے گی۔ ہمیں وزیر اعلیٰ پنجاب پر اعتماد ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے پورا یقین ہے کہ اس واقعہ پر انصاف ہو گا۔

جناب سپیکر آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ کی تجاویز کے لئے موقع فراہم کیا۔ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ اور ایوان کے علم میں لاؤں کہ نواب بہاولپور سر صادق محمد خان عباسی کے بعد جو institution اور infrastructure ان کے دَور میں بنا اس کے بعد پچاس ساٹھ سالوں میں ریاست بہاولپور ڈویژن کے لئے کوئی قابل قدر کام نہ ہو سکا اور کوئی قابل ذکر منصوبہ وہاں پر نہ آیا۔ بہاولپور میں ساٹھ سال BVH ہسپتال کے اوپر ہی گزارا رہا لیکن الحمد للہ اس حکومت کے آنے کے بعد پچھلے tenure میں وزیر اعلیٰ نے بڑی مہربانی کرتے ہوئے بہاولپور میں 400 بستر پر مشتمل ایک ہسپتال بنایا۔ اسی طرح نواب بہاولپور نے بہاولپور میں صادق پبلک سکول کا تحفہ دیا جبکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بہاولپور کو دانش سکول دیا۔ اسی طرح بہاولپور کے تینوں اضلاع میں سب سے پہلے دانش سکول بنائے گئے جس پر میں اُن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر اس دفعہ اس انقلابی بجٹ میں جو میڈیکل کالج بہاولنگر اور آئی ٹی اینڈ انجینئرنگ یونیورسٹی رحیم یار خان میں بنانے کا عزم کا اظہار کیا اور اس کے لئے پیسے رکھے گئے اس کے لئے بھی میں اُن کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے اور اپنے ضلع کی ایک سکیم کا ذکر کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ بہاولپور حاصل پور روڈ جو کہ انتہائی خستہ تھی اور ٹریفک کے قابل بھی نہ تھی الحمد للہ پچھلے سال کے بجٹ میں اس کے لئے پیسے مختص کئے گئے اور اس پر بڑی تیزی سے ماشاء اللہ کام جاری ہے اور 90 کلو میٹر کا ایک تحفہ dual carriage way ہمارے علاقے کو ملا جو کہ کسی موٹر وے سے کم نہ ہے۔ اس کی افادیت اس طرح بھی بڑھ جاتی ہے کہ میرا حلقہ اور میرا ایریا پاکستان کی بہترین کوالٹی کاٹن پیدا کرنے والا ایریا ہے۔ ہماری کاٹن باقی پنجاب سے سب سے زیادہ اچھی اور کوالٹی کاٹن سمجھی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آخری بات۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میری صرف دو تجاویز ہیں۔ حاصل پور بہاولپور روڈ کے اوپر ایک قصبہ قائم پور واقع ہے جس میں ایک جگہ جمال پور قائم پور ہے جس کے درمیان ایک سڑک کی تعمیر

کی تجویز دینا چاہتا ہوں۔ میرے حلقہ میں farm to market roads کی بڑی کمی ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے توسط سے اس کے لئے بھی میرے حلقہ اور ایریا کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! آخری تجویز یہ ہے کہ حکومت پنجاب غریب کاشتکاروں اور کسانوں کو بائیو ٹیکنالوجی کے لئے سبسڈی دے رہی ہے تو میری تجویز یہ ہے کہ بے شک سبسڈی نہ دیں لیکن ایک چیز تمام زمینداروں کے لئے ہونی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ اس ٹیکنالوجی کے بارے میں کہ اسے کیسے لگایا جائے اور اسے اگر کوئی کاشت کار لگانا چاہتا ہے تو اس کی معاونت کا انتظام کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کرن عمران صاحبہ!

محترمہ کرن عمران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے 15-2014 کے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا ترقیاتی بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ دیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں بتاتی چلوں کہ پاکستان کو آزاد ہوئے 60 سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا لیکن آج تک کیونکہ جمہوریت کو پنپنے نہیں دیا گیا اور یہی وجہ رہی کہ کوئی ایسا بجٹ نہیں آ سکا جو چار سال یا پانچ سال تک جمہوریت کو sustain کرتا اور اس طرف چلتا۔ میں سمجھتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ پچھلے tenure میں بھی پنجاب حکومت ان کے پاس تھی اور یہ tenure بھی ان کے پاس ہے تو ہماری تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ہمیں ایک ایسا بجٹ دیا گیا ہے جو چار سالوں کے لئے ایک کوشش ہو گی جس کے ثمرات آگے نظر آنا شروع ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب ہم یورپی ممالک کی بات کرتے ہیں تو وہاں پر پالیسیاں وہی رہتی ہیں لیکن وہاں چہرے تبدیل ہوتے ہیں تو میرے خیال میں یہ جو چار سال کا بجٹ ہے یہ اس کو reflect کر رہا ہے کہ پالیسیاں وہی رہیں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ عوام نے ہماری پارٹی کو اعتماد کا ووٹ دے کر یہاں تک بھجوایا تو اس کی یہی وجہ ہے کہ ہم اس قابل ہو سکیں کہ ہم نے چار سال کا یہ بجٹ پیش کیا۔ میں یہاں پر میاں اسلم اقبال صاحب جو ہمارے colleague بھی ہیں، نے بات کی تھی کہ کسی ہسپتال میں برن سنٹر کا افتتاح نہیں کیا گیا کیونکہ اس کے اوپر جو "پھٹی" ہے وہ کسی اور قائدین کی ہے تو میں انہیں یہ کہوں گی کہ جب 1122 Rescue کے اوپر بات کی جائے تو اسے بھی کسی اور کے قائدین نے شروع کیا تھا لیکن ہماری حکومت نے initiative لیا اور پچھلے سات سال سے جب بھی بجٹ آتا ہے تو اس کے لئے ایک رقم

مختص کی جاتی ہے۔اس دفعہ بجٹ کے اندر اس مقصد کے لئے ایک ارب 45کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور میرے خیال میں ہم چیزیں لے کر چل رہے ہیں جن کے بارے میں بھی ذکر کرنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر تجاویز کی طرف آؤں گی کہ گھریلو صنعت کاری اور دستکاری، اگر ہم بھارت کی مثال دیں تو وہاں پر نگینہ سازی ہے اور اگر میں بنگال کی مثال دوں تو وہاں پر ململ ہے اور ان چیزوں پر کام کرتے ہوئے انہوں نے پوری دنیا میں اپنا نام پیدا کیا تو میں یہ چاہوں گی کہ ہماری حکومت اس پر قانون سازی کرے۔ ہمیں problem کہاں آتی ہے actually چھوٹے صنعتکاروں کو ہم اتنا rely نہیں کرتے اور ان کا معاوضہ روزانہ کی بنیاد یا کام ختم ہونے پر انہیں نہیں دیا جاتا بلکہ ایک پرچی مافیا شروع ہو جاتا ہے۔ میں کہوں گی کہ اس کے لئے باقاعدہ ایک سسٹم بنایا جائے کہ اندرون و بیرون ملک ان کی منڈیوں تک رسائی ہو اور اس کے لئے ایک حکمت عملی بنائی جائے۔ اس سے کیا ہو گا کہ دیہاتوں اور شہروں میں جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں یا جو اپنے گھروں میں بیٹھ کر کام کرنا چاہتے ہیں اور جو پاکستان کی خوشحالی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں، انہیں معاوضہ بھی ان کے گھر تک ملے گا اور اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ شہروں میں آنے والے لوگوں کے رجحان میں کمی ہو گی اور انہیں اپنے گھر میں ہی روزگار ملے گا۔

جناب سپیکر! اگر ان چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو حکومت کی طرف سے apprise مل جائے تو ہم جو بتا رہے ہیں کہ GDP کا چار سال میں ایک فیصد ہے تو اگر ہم اس پر proper کام کریں تو میرے خیال سے دو سالوں کے اندر ایک فیصد پر پہنچ سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ میری گل صاحبہ!۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں۔ چودھری خالد محمود ججہ!

چودھری خالد محمود ججہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج میں چولستان جیسے پسماندہ ترین علاقے کا نمائندہ ہونے کے باوجود فخر سے 15-2014 کی بجٹ تقریر کر رہا ہوں۔ چولستان کسی بھی طرح سے سندھ کے تھر سے مختلف نہیں ہے۔ اس سال جو تھر میں تباہی برپا ہوئی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور آج تک تھر کے عوام انہی حالات سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چولستان میں یہی چیلنجز درپیش تھے مگر میں سلام پیش کرتا ہوں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کو جنہوں نے اس معاملے کی سنگینی کو سمجھا اور فوری طور پر چیف سیکرٹری کی نگرانی میں تمام سیکرٹری صاحبان، تمام متعلقہ وزراء اور منتخب نمائندوں کو چولستان بھیجا اور آج چولستان میں ہم نہ صرف اس مسئلے سے نمٹ چکے ہیں اور قحط کی ایمرجنسی صرف

ایک ہفتہ میں ختم ہوئی بلکہ 236 کروڑ روپے کی بروقت گرانٹ سے شروع ہونے والے منصوبوں نے چولستان کی زندگی کو آسان کر دیا۔

جناب سپیکر! صحرا کی زندگی میں پانی کی اہمیت سے سبھی واقف ہیں۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے چولستان میں رہنے والوں کو مختلف ادوار میں جب پاکستان وجود میں آیا، جو زمین الاٹ ہوئی اور ضلع بہاولپور میں، تحصیل یزمان میں تقریباً 70 ہزار ایکڑ کے قریب وہ بنجر ہو کر رہ گئی۔ اس سلسلے میں اہم پیشرفت جو اس بجٹ میں ہے اور میں خاص طور پر اور فخر سے اس بات کا کریڈٹ لینا چاہتا ہوں کہ میرے والد چودھری ممتاز احمد ججہ (مرحوم) نے اسی اسمبلی کے floor سے 11-2010 میں اس مسئلے کو اجاگر کیا اور میلسی سائفن کی بیرل 1300 کیوسک اور ایس ایم بی لنک کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت سے مطالبہ کیا۔ یہ منصوبہ تقریباً 3.5 ارب روپے کی لاگت کا تھا جس کی وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد پچھلے سال کے بجٹ میں فزیبلٹی کے لئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی، اس دفعہ اس منصوبے کو شروع کرنے کے لئے 50 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی جو کہ ایک انقلابی قدم ہے جس سے چولستان اور بالخصوص بہاولپور کے کسان کو امید کی کرن نظر آئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ کو یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ اس کی رقم کو دگنا کر دیا جائے تاکہ چار سال تک یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی توجہ ان اقدامات کی طرف دلاتا ہوں جو پاکستان میں خوراک کے بحران پر قابو پانے اور ہمارے ملک کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ پنجاب حکومت نے آبپاشی کے لئے 50۔ارب 80 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے جس میں نہروں کی تعمیر و ترقی اور توسیع شامل ہے۔ یہ وہ پیش بندی ہے جو سابق حکومتیں بجلی کے مسئلے پر نہ کر سکیں۔ اگر آج یہ سرمایہ کاری نہ کریں تو کچھ سالوں بعد خوراک کا بحران اسی طرح آئے گا جس طرح آج بجلی کا بحران ہے تو اس پر میں اپنے قائد کی دوربینی اور پیش بندی کو سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ بجا طور پر اس بات کی نوید دیتا ہے کہ جنوبی پنجاب کو جو اہمیت اور وہاں کے لوگوں کے مسائل دور کرنے میں مسلم لیگ (ن) نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ چاہے پچھلے پانچ سالہ دور میں دانش سکولوں کا قیام ہو یا پھر بہاولپور میں 400 بستروں پر مشتمل ڈسٹرکٹ ہسپتال ہو یا بہاولپور کا نادرن بائی پاس ہو، چولستان میں واٹر سپلائز اور آج بھی پنجاب کے کل بجٹ کا 36 فیصد جنوبی پنجاب کے لئے مختص کیا گیا ہے جو کہ جنوبی پنجاب کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ حکومت کا focus جنوبی پنجاب پر نظر آتا ہے جس کا ثبوت رواں بجٹ میں دیئے گئے ترقیاتی منصوبے ہیں جن میں 1286 ملین

روپے کی لاگت سے بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کا قیام، 17000 ملین روپے سے بہاولپور میں سولر پارک کا قیام، 500 ملین روپے سے بہاولپور سے حاصل پور تک دورویہ سڑک کی تعمیر، 1300 ملین روپے کی لاگت سے چولستان کی سڑکوں کی اپ گریڈیشن اور نئی سڑکیں اور 1500 ملین روپے سے یزمان سے احمدپور شرقیہ سڑک کی اپ گریڈیشن قابل ذکر اور اہم ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجہ صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے مہربانی کریں۔

چودھری خالد محمود ججہ: جناب سپیکر! آخر میں آپ کی توجہ اور اس معزز ایوان کی توجہ اپوزیشن کے کھوکھلے نعروں اور ہماری حکومت کے ٹھوس عملی اقدامات کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ پی ٹی آئی والے اپنے جلسوں اور انتخابی مہم کے دوران پٹواری کلچر میں تبدیلی لانے کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتے تھے۔ زمینی حقیقت یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کی اکثر تحصیلوں میں پٹواری کے نظام کا مکمل خاتمہ ہو چکا ہے اور تمام نظام کمپیوٹرائزڈ کر دیا ہے۔ ہر امیر و غریب اور خاص و عام ایک طریقے سے اس نظام سے مستفید ہو رہے ہیں اور ہمارے پی ٹی آئی والے انقلابی بھائیوں کے صوبہ خیبر پختونخوا میں اس بجٹ میں انہوں نے پٹواریوں کے لئے مراعات کا اعلان کر دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ پرانے نظام پر اعتماد کر کے اپنے وعدوں کی نفی کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، next محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ!

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے مالی سال 15-2014 کے میزانیہ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں ایک ہزار ارب روپے سے زائد کا بجٹ پیش کرنے پر میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب کی ایڈمنسٹریشن کو دنیا تسلیم کرتی ہے۔ یہ متوازن بجٹ بھی ان کی ایڈمنسٹریشن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ بجٹ ایک ہزار ارب سے زائد کا ہے لیکن اس میں سب سے زیادہ اہمیت شعبہ تعلیم کو دی گئی ہے اور اس کے لئے کل 273۔ارب روپے کی کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم کو سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور متعلقہ اداروں پر متوازن طریقے سے تقسیم کیا گیا ہے۔ پنجاب کے تعلیمی اداروں کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے اس بجٹ میں 8۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو انتہائی خوش آئند قدم ہے۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب تعلیمی وظائف کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں کیونکہ وظائف ہی اصل میں motivation کا ذریعہ

بنتے ہیں۔اسی طرح صحت کے شعبہ کے لئے کل 121۔ارب 80کروڑ روپے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں جو ہیلتھ انشورنس، نئی ایمبولینسوں کی خریداری،medicine کی purchase،نئے ہسپتالوں کا قیام اور نئی بھرتیوں کے منصوبوں پر خرچ ہوں گے۔

جناب سپیکر!لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے کے لئے موجودہ حکومت نے پولیس کے لئے 81۔ارب 68کروڑ روپے کا بجٹ رکھا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کی قائدانہ صلاحیتوں کا معترف تو زمانہ ہے لیکن پولیس کی اصلاحات میں جدید تقاضوں کو جس طرح خادم اعلیٰ نےinsert کیا ہے وہ خاصا بھی انہی کا ہے۔

جناب سپیکر!لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن ایک ایسا کام ہے جس سے آئے روز کے جھگڑے اور کورٹ کچہری کے چکر ختم ہو جائیں گے اور کوئی کسی کی اراضی پر قبضہ نہ کر سکے گا۔اس اہم کام کی تکمیل پر میاں محمد شہباز شریف خصوصی طور پر خراج تحسین کے مستحق ہیں۔اس عمل کو مکمل کرنے کے لئے 4۔ارب روپے سے زائد کی رقم مختص کی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!مواصلات و تعمیرات کے لئے29۔ارب50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جس سے سڑکوں کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنایا جائے گا اور یقیناً کسی بھی ملک کی ترقی میں اس کی شاہراہوں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ جیسا کہ سب دیکھ رہے ہیں ہمارے flyover/underpasses اور جتنے بھی bridge بن رہے ہیں اُس سے ہم بہت کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری بہن کرن ڈار نے ابھی 1122 کا ذکر کیا کہ جس کا آغاز مسلم لیگ(ق) کے دور میں ہوا تھا لیکن ہماری پنجاب حکومت نے اس کو مزید 36 تحصیلوں تک پھیلایا ہے جو کہ انتہائی اہم قدم ہے اور ہماری قیادت کا وژن ایسا ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ کو ساتھ لے کر چلا جائے، بے روزگاری کا خاتمہ کیا جائیں، خواتین کو سہولیات دی جائیں، مسافروں کو آرام دہ سفر مہیا کیا جائے، مزدوروں کا خیال کیا جائے اور تاجروں کی ضروریات کو مدنظر رکھا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!بجٹ بنانے کا مقصد پاکستان مسلم لیگ(ن) کی قیادت کی نظر میں عوام کی خدمت ہے اور اس مقصد کے لئے ان کی ٹیم یعنی ہم کارکن ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملائے کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں پاکستان کی بہتر طریقے سے خدمت کرنے کی توفیق دے۔(آمین)

پاکستان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، next ہیں میاں محمد اسلام اسلم صاحب!

میاں محمد اسلام اسلم: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج 2014-15 کے بجٹ پر مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا لگ تو یہی رہا ہے کہ جناب سنیں گے اور ہم سنائیں گے۔ باقی کافی ممبران تو جا چکے ہیں لیکن بجٹ 2013-14 کا جو حجم تھا 897.569۔ ارب روپے تھا لیکن اب 2014-15 کا جو Volume ہے اس کو 1043۔ ارب روپے کر دیا گیا ہے یہ واقعی پنجاب کا بہت بڑا بجٹ ہے میں اس پر میاں محمد شہباز شریف کو اور فنانس منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ کو اس میں touch کیا ترقیاتی کاموں کے لئے 2013-14 میں 290۔ ارب روپے رکھے گئے تھے جو اب بڑھا کر 345۔ ارب روپے کر دیئے گئے ہیں اسی طرح سدرن پنجاب کے لئے 2013-14 میں 93۔ ارب روپے رکھے گئے تھے جنہیں اب بڑھا کر 119۔ ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم کے شعبہ میں ضلعی اور صوبائی حکومتوں کے لئے 2013-14 میں 244۔ ارب روپے رکھے گئے تھے جو اب بڑھا کر 273۔ ارب روپے کر دیئے گئے ہیں یعنی 29۔ ارب روپے زیادہ کر دیئے گئے ہیں حالانکہ ہمارے بہت سارے کام کالجز اور سکولوں کے ہو چکے ہیں جس میں چار دیواری اور اُن کے گیٹ اور toilet سب ہی کچھ تھا لیکن ایجوکیشن کے شعبے میں خواہ وہ HEC، خواہ کوئی بھی تعلیم کے متعلقہ شعبہ ہو اس میں فنڈز بڑھا کر حکومت پنجاب نے بہت اہم کام سر انجام دیا ہے اسی طرح ہیلتھ کے حوالے سے سابقہ جو بجٹ تھا وہ ضلعی اور صوبائی حکومتوں کا 102۔ ارب روپے کا تھا جو اب 121.80۔ ارب روپے رکھا گیا ہے جو 20۔ ارب روپے زیادہ ہے لیکن اس میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میری تحصیل لیاقت پور کے ٹی ایچ کیو میں ڈاکٹرز کی 19 اسامیاں ہیں لیکن صرف چار ڈاکٹر موجود ہیں یعنی پندرہ ڈاکٹر وہاں موجود نہیں ہیں جس کی وجہ وہاں پر facilitation کا نہ ہونا اور residence کا نہ ہونا ہے تو آپ مہربانی کر کے اس کو note کر لیں وزیر خزانہ کے reference سے کہ وہاں پر ڈاکٹروں کی جو کمی ہے وہ due to residence ہے تو ہمیں یہ سہولت فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں energy کے حوالے سے گزارش کروں گا۔ پچھلے سال 20.43۔ ارب روپے رکھے گئے تھے جو 31۔ ارب روپے کر دیئے گئے ہیں۔ پنجاب کی بجلی پیدا کرنے کی total capacity چودہ ہزار میگاواٹ کے مقابلے میں 9564 میگاواٹ ہے جو 8 فیصد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے 2018 میں یہ demand 20570 Mega watts ہو گی اور 2025 میں ہماری بجلی کی ضرورت 35254 میگاواٹ تک پہنچ جائے گی۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں وزیر اعلیٰ

میاں محمد شہباز شریف کو جنہوں نے اس کا initiative لیا، Coal Hydro Project اور Solar سمیت تمام منصوبوں پر خطیر رقم خرچ کر رہے ہیں تاکہ جو بجلی کی لوڈشیڈنگ ہے اس کی لعنت سے چھٹکارا مل سکے اگرچہ اس کے لئے ابھی کم و پیش چار سال چاہئیں۔

جناب سپیکر! Roads کے لئے 15-2014 میں 31.560 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ بجلی پیدا کرنے کی مد میں جنوبی پنجاب کے لئے 1153 ملین روپے رکھے گئے ہیں میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں وزیر خزانہ کے reference سے اپنے بھائی کو کہ خانیوال سے لودھراں روڈ کو دو رویہ کرنے کی تجویز ہے اور دوسری میری گزارش آپ کی توسط سے مرکزی حکومت سے ہے کہ ملتان سے رحیم یار خان تک موٹروے ہونی چاہئے کیونکہ ہمارا پسماندہ علاقہ ہے وہاں کوئی اچھی روڈ نہیں ہے اس لئے اس کو فوری طور پر دو رویہ بنانے کی تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بس آخری بات کر لیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! آخری بات یہ ہے کہ اتنا بڑا بجٹ رکھا گیا اس میں ایم پی ایز کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ کم از کم ان کے salary package میں اضافہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ بھی انسان ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! پوری بات سن لیں۔ ان کے لئے ہر تحصیل میں آفس ہونا چاہئے، چاہے وہ ٹی ایم اے میں ہی ہو۔ جب ہم ان کی تنخواہوں میں اضافہ کریں گے تو definitely کرپشن کے راستے رکیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، بہت شکریہ

میاں محمد اسلام اسلم: جس طرح چیف منسٹر صاحب پیکج کا اعلان کرتے ہیں، میرٹ کا اعلان کرتے ہیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ توقع رکھتا ہوں کہ وہ ہمارے میرٹ کا بھی خیال رکھتے ہوئے اچھا پیکج رکھیں گے۔ آخر میں یہی بات کہ:

پورا سمندر میرے پاس ہے
ایک قطرہ بوند میری پیاس ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ!

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ 15-2014 کی بحث میں بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب کے لئے 36 فیصد بجٹ دینا جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کتاب کے رنگ پر تنقید کی گئی۔ جب ڈیرہ غازی خان میں غازی یونیورسٹی بنانے کا اعلان کیا تو اپوزیشن کے رنگ پیلے ہو گئے، جب غریب بچوں کے ہاتھوں میں لیپ ٹاپ دیا گیا تو ان کے رنگ پیلے ہو گئے، جب غریب کا بچہ دانش سکول میں پڑھتا ہے تو ان کے رنگ پیلے ہو جاتے ہیں اور جب غریب لوگ لال رنگ کی میٹرو بس میں بیٹھتے ہیں تو ان کے رنگ پیلے ہو جاتے ہیں۔ یہ عوام دوست بجٹ ہے کیونکہ ہمارے اپوزیشن لیڈر بھائی نے اس کتاب کی ہر لائن پر کہا ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس میں کیا ہے؟ واقعی ان کو کچھ سمجھ نہیں آئی کیونکہ انہوں نے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اگر وہ سمجھنے کی کوشش کرتے تو ایک ہزار ارب روپے کا بجٹ ان کو عوام کے لئے نظر آتا۔ ان کو صرف پیلے رنگ کی کتاب نظر آئی کیونکہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے تمام منصوبے ان کو برداشت نہیں ہو رہے ہیں اور ان کے رنگ پیلے ہو گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! چونکہ غیر رسمی تعلیم کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں تو اس میں میری ایک تجویز ہے کہ جو بچے دکانوں پر کام کرتے ہیں یا مزدوری کرتے ہیں اگر موبائل ٹیمیں بنا کر ان بچوں کے لئے ایک جگہ تعلیم دینے کا انتظام کر دیا جائے اور ان کو ایک ٹائم کا کھانا دے دیا جائے تو اس طرح سے وہ بچے کام سیکھنے کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی حاصل کر سکیں گے۔ اس طرح سے ہمارا literacy rate آگے بڑھے گا۔

جناب سپیکر! اسی طرح خواتین کی ترقی کے لئے جو فنڈز رکھے گئے ہیں میں نے اس میں پہلے بھی تجویز دی تھی، جب چیف منسٹر صاحب ڈیرہ غازی خان آئے تھے تو میں نے ان کو بھی تجویز دی تھی اور انہوں نے سراہا بھی تھا۔ میں یہ نوٹ کروانا چاہتی ہوں کہ خواتین کو ترقی دینے کے لئے ان کے لئے ماڈل بازار بنا دیئے جائیں۔ ہمارے ڈیرہ غازی خان میں ایک رانی بازار ہے جو بہت تنگ گلیوں پر مشتمل ہے اگر خواتین کے لئے باہر ایک ماڈل بازار مخصوص کر دیا جائے تو اس سے ہماری خواتین آسانی سے خرید و فروخت کر سکیں گی۔

ہم ہواؤں کے رخ بدلنے والے ہیں
ہمارے عزم جواں ہیں ہمارے ساتھ چلو

جناب سپیکر! ایک اس قائد اعظم کا احسان ہے جس نے ہمیں پاکستان دیا اور دوسرا احسان میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا ہے کہ وہ ملک کو سنوارنے کے لئے ایک vision لے کر آئے ہیں۔ اس دھار بٹار سے ملک کی تقدیریں نہیں بدلا کرتیں ان اوچھے ہتھکنڈوں سے ملک کی تقدیریں نہیں بدلا کرتیں۔ اگر ملک کی تقدیر بدلنی ہے تو ایک vision لے کر آؤ اور ایک سوچ لے کر آؤ۔ میاں محمد نواز شریف کی جو سوچ ہے، میاں محمد شہباز شریف کی جو سوچ ہے۔ میں ایک بات یہاں پر ضرور کہنا چاہوں گی کہ جو کمر پر ہاتھ رکھ کر ایکٹنگ کر کر کے میاں محمد اسلم اقبال صاحب باتیں کرتے ہیں، اِن کے اُس وقت رنگ پیلے نہیں ہوتے جب پنڈی بھٹیاں میں ہم خواتین کے ساتھ بے حرمتی کی جاتی ہے۔ میں خود چشم دید گواہ ہوں کہ جو ظلم ہماری بہنوں کے ساتھ ہوا ہے، زیادتی ہوئی ہے ہم اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ میں نے یہ کہہ کر اپنی جان بچائی، اپنی عزت بچائی کہ میں لاہور سے نہیں بلکہ خیبر پختونخوا سے آئی ہوں اس لئے مجھے معاف کر دیا گیا اور جو میری بہنوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے ہم اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ نجمہ بیگم: اس وقت اِن کے رنگ پیلے کیوں نہیں ہوتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ چودھری طاہر احمد سندھو!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار خالد محمود وارن صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں محمد شعیب اویسی صاحب!

میاں محمد شعیب اویسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میاں صاحب نے خصوصی طور پر ہمارے جنوبی پنجاب میں بجٹ کا 36 فیصد حصہ رکھا ہے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ جنوبی پنجاب میں قائد اعظم سولر پارک کا قیام، دو رویہ سڑک اور خصوصاً کسانوں کے لئے سبسڈی کا جو اعلان کیا ہے اس سے انہوں نے لوگوں کے دل جیت لئے ہیں۔ میں وزیر اعلیٰ کا بے حد مشکور ہوں اور آخر میں ایک بار پھر میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔رائے منصب علی صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جناب محمد ارشد خان لودھی صاحب!

جناب محمد ارشد خان لودھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر!میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ہمیں دیکھتے ہوئے بات کرنے کا موقع دیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بار بار موقع دیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ایوان کے در و دیوار کو اپنی گزارشات پیش کرتا رہا ہوں۔ میں اس تقدس کو اور آپ کی عزت کو سامنے رکھتے ہوئے بیٹھا رہا۔ میں نے کہا کہ کبھی آپ کی نظر شفقت اِدھر بھی آجائے گی۔I am grateful to you اور یہ میرا فرض بھی ہے۔آپ کی عزت اور ایوان کی عزت ہمارے کندھوں پر ہے۔

جناب سپیکر!ہونا تو سارے ایوان کو چاہئے لیکن آپ کی طرف سے کچھ discipline کا تقاضا بھی مرہونِ خاطر ہونا چاہئے کہ اگر یہ ایوان اسی لئے بنا ہے کہ ہم نے پنجاب اور پاکستان کے نشیب و فراز کو دیکھنا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ جتنی دیر آپ بیٹھیں، جتنی دیر یہ ایوان continue کرے اُتنی دیر تک ہم بھی بیٹھیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں جناب پرائم منسٹر، وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت سے اس بجٹ کو تیار کر کے اس ایوان میں پیش کیا۔بجٹ کو تیار کرنے، اس کے اعداد و شمار کو اکٹھا کرنے اور اس کے نشیب و فراز کو دور کرنے کے لئے ان طبقات کی محرومیوں کو دور کرنے کے لئے بجٹ کے تقاضے کو پورا کیا گیا۔میں اس کے لئے خصوصی طور پر میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ بجٹ ہمیشہ مراعات طبقے سے محرومیوں کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ میں appreciate کرتا ہوں کہ اس بجٹ میں اچھے علاقوں سے وافر رقم کو ان پسماندہ ایریا کی طرف اصولی طور پر لایا گیا ہے اور میں ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمیشہ ہم تقریریں کرتے رہے کہ پنجاب کے وہ علاقے بھی موجود ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت نعمتیں دی ہوئی ہیں اور یہ صحیح بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان اور اس پنجاب کو بڑی نعمتوں سے نوازا ہے۔اگر آپ رخ اسلام آباد کی طرف کریں تو پھر یہ پہاڑ اور وادیاں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں یہ خزانوں سے بھری پڑی ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ آج 36 فیصد بجٹ کا حصہ آپ کے جنوبی پنجاب کو دیا گیا ہے۔ میں یہ بات اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ you belong to southern Punjab میں نے خود وہاں جگہ جگہ جا کر دیکھا ہے کہ جتنی محرومیاں ادھر ہیں کسی اور جگہ پر نہیں ہیں۔

آپ یقین کریں کہ یہ میں credit کی بات نہیں کرتا۔ اپنے وقت میں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تھا تو میں نے اس پنجاب کو گندم میں خود کفیل کیا اور گندم کو دور دراز علاقوں میں پھیلایا۔ آپ اس سے واقف ہیں کہ صوبہ پنجاب آج گندم میں خود کفیل ہے اور اس بات کا صوبہ پنجاب کو credit جاتا ہے کہ ہم ہر صوبے کو گندم سپلائی کرتے ہیں، ہم آزاد کشمیر کو گندم سپلائی کرتے ہیں، ہم آرمڈ فورسز کو گندم سپلائی کرتے ہیں اور دوسرے صوبوں کو گندم سپلائی کرتے ہیں لیکن زراعت پر اس کے برابر ہی amount رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ اگر ہم نے سب سے بڑی progress کرنی ہے تو ہمیں زراعت میں progress کرنی چاہئے۔ اس پر وزیر خزانہ کی طرف سے کوشش کی گئی ہے لیکن اگر آج زراعت چل رہی ہے تو پاکستان آباد ہے، اگر زراعت چل رہی ہے تو 85 فیصد لوگ اس شعبے سے تعلق رکھتے ہیں اور صوبہ پنجاب کا 85 فیصد طبقہ ایگریکلچر سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس پر تھوڑی بہت کوشش کی گئی ہے۔ منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں اور میری ان سے درخواست ہے کہ اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ اللہ کرے کہ جنوبی پنجاب پر پوری توجہ کریں اور اس کی محرومیوں کو دور کریں اور ان کی appreciation ہے کہ وہ طبقات ہماری favour کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! ہماری لاء اینڈ آرڈر پر توجہ ہے، ہماری تعلیم پر توجہ ہے، ہماری زراعت پر توجہ ہے اور ہماری جنوبی پنجاب پر توجہ ہے لیکن میں ایک بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جس کو حکومت دیتا ہے اور پھر اس کے ذمہ لوگوں کی جان و مال اور عزت کا تحفظ بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کی قیادت لوگوں کی جان مال اور عزت کا تحفظ کر رہی ہے۔ ہمیں اتحاد کرنا چاہئے، ہمیں متحد ہونا چاہئے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بعد پاکستان کو تحفظ دینا ہے تو انشاء اللہ میاں نواز شریف نے دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لودھی صاحب! بہت شکریہ

جناب محمد ارشد خان لودھی: میں ایک اور بات آپ کی اجازت سے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ جلدی wind up کریں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! میں نے ایک دن وزیر خزانہ کو گزارش کی تھی اور آپ جانتے ہیں کہ میں اس ایریا سے تعلق رکھتا ہوں جو ہڑپہ historical طور پر بڑا مشہور ہے۔ وہاں پر جب اللہ نے مجھے بڑے موقعے دیئے اور میں نے بڑی development کی ہے۔ میں نے وزیر خزانہ صاحب کو اس دن بھی لکھ کر دیا تھا کہ ہمارا ایک بوائز ہائر سیکنڈری سکول ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں اس کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے اور وہ اس لئے دیا جائے کہ وہ مقام تیس میل شمالی side تیس میل جنوبی side اور تیس میل شرقی اور غربی side کے درمیان واقع ہے اور وہاں پر کوئی کالج نہیں ہے۔ آپ توجہ فرمائیں اور مہربانی کر کے اس سکول کو upgrade کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ذرا note فرمائیں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: میں آپ کا ممنون ہوں۔ میں آئندہ کے لئے توقع کر رہا ہوں کہ اگر ہماری طرف نظر ذرا جلدی پڑ جایا کرے تو اچھی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ رانا محمد افضل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد وارث کلو صاحب آپ بات کریں۔

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا، وزیر خزانہ صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں اور میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ بڑا متوازن اور سوچ سمجھ کر یہ بجٹ پیش کیا گیا ہے اور اس بجٹ میں زندگی کے ہر شعبے کو اچھے طریقے سے address کیا گیا ہے۔ آج کل بجلی کی لوڈشیڈنگ کا جو حال ہے اور یہ ہمارے ملک اور صوبہ پنجاب کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اس پر جس طریقے سے ہماری حکومت توجہ دے رہی ہے یہ قابل تحسین ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہت اچھے طریقے سے اس کو address کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح تعلیم (PEF)، Punjab Education Endowment Fund اور دانش سکول ہوں یا missing facilities ہوں ان تمام پر بجٹ میں توجہ دی گئی ہے۔ اسی طرح ہیلتھ پر بھی توجہ دی گئی ہے اور پھر علاقائی حوالوں سے خاص طور پر پچھلے کچھ عرصہ سے آوازیں اٹھی تھیں اور جنوبی پنجاب کے بارے میں جس طرح مطالبات شروع ہو گئے تھے تو میاں محمد شہباز شریف کے vision نے ان ساری آوازوں کو خاموش کرا دیا ہے۔ پچھلے سال آبادی کے تناسب سے ترقیاتی بجٹ میں 32 فیصد حصہ دیا گیا اور اس سال بجٹ میں آبادی کے تناسب سے بھی زیادہ 36 فیصد حصہ دیا گیا ہے

یعنی بجٹ کا 36 فیصد حصہ جنوبی پنجاب کے لئے رکھا گیا ہے اور واقعی جنوبی پنجاب اس کا حقدار تھا اور ان کو یہ فنڈز ملنے چاہئیں تھے، اسی طرح جب میں دیکھتا ہوں کہ وسطی پنجاب میں تو فنڈز کی بارش ہوتی ہے اور شمالی پنجاب میں بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب جنوبی پنجاب میں بھی بیش بہا منصوبے شروع ہو چکے ہیں کچھ ابھی بجٹ کی کتابوں میں دیکھے ہیں، میں کوئی حسد کی بات کسی سے نہیں کر رہا لیکن ایک انسانی فطرت ہوتی ہے، ایک جبلت ہوتی ہے کہ خیال تو ضرور آتا ہے، میں ڈھونڈتا ہوں مجھے آج بارہویں دفعہ اس ایوان میں بات کرنے کا اللہ تعالیٰ نے شرف عطا کیا ہے، میری بجٹ کے حوالے سے بارہویں تقریر ہے۔ میں ہمیشہ اپنے جو اضلاع ہیں، ان کے بارے میں یہ تلاش کرتا رہا ہوں کہ یہ جو علاقائی حوالے ہیں، ہم کہاں پر place ہوتے ہیں کیونکہ نہ تو ہم جنوبی پنجاب میں آتے ہیں، میانوالی، خوشاب اور بھکر کو کہاں place کیا جاتا ہے کیونکہ نہ تو شمالی پنجاب والے انہیں own کرتے ہیں نہ وسطی پنجاب والے own کرتے ہیں البتہ جنوبی پنجاب والے، جب صوبے کی بات چلی تھی تو وہ ہمارے پاس آئے میانوالی، خوشاب اور بھکر کو convince کرنے کی کوشش کی اور انہوں نے اپنے دائرے، نقشے میں بھی اس کو شامل کر دیا لیکن ہمارے لوگ لاہور کے کوئی اتنے اسیر ہو گئے ہیں کہ انہوں نے کہا نہیں جی ہم نے تو لاہور میں رہنا ہے، چاہے لاہور والے ہمارے ساتھ جو سلوک بھی کریں، حالانکہ ہم سرائیکی بولنے والے ہیں اس کے باوجود بھی ہمارے لوگوں نے یہ کہا کہ ہم نے تو لاہور کے ساتھ ہی رہنا ہے۔ وزیر خزانہ صاحب اس وقت تشریف رکھتے ہیں ان سے میں یہی استدعا کروں گا کہ میں ترقیات کی بات بھی نہیں کرتا بلکہ میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمیں آپ کہیں place تو کر دیں کہ خوشاب، میانوالی اور بھکر جو کہ سرگودھا ڈویژن کے اضلاع ہیں، ہمیں place کر دیں کہ ہم آخر کہاں جائیں، ہمیں آپ کہاں رکھتے ہیں؟ ہمیں کس طریقے سے آپ address کریں گے کیونکہ ابھی ایک ڈویژن بننے کی بات آئی، اس وقت بھی ہم نے کہا نہیں جی، ہم نے تو مظفر گڑھ ڈویژن میں نہیں جانا، لیہ ڈویژن میں بھی نہیں جانا۔ یہ پتا نہیں کیا بات ہے دل نہیں مانتا، دل لاہور کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ لاہور والے مہربانی کریں میں دو تین چیزیں وزیر خزانہ صاحب کو بتا دوں گا۔ ہمارے علاقے میانوالی، بھکر، خوشاب کا اتنا وسیع ایریا ہے لیکن آبادی کم ہے، وہاں سے چلتے چلتے ہم سرگودھا تک بھی نہیں پہنچتے۔ Heart کے بارے میں آج میں بارہویں دفعہ کہہ رہا ہوں کہ پنجاب کارڈیالوجی کی طرز پر ایک کارڈیالوجی سنٹر بنا دیں کیونکہ ہم ملتان پہنچتے ہیں راولپنڈی پہنچتے ہیں نہ ہی لاہور پہنچ سکتے ہیں اور ہمارے بندے راستہ میں ہی مر جاتے ہیں۔ اس سے متعلق دو دفعہ قرارداد بھی میں اس اسمبلی سے پاس کروا چکا

ہوں لیکن اس قرارداد پر جس طرح دوسری قراردادوں کا حشر ہوتا ہے اس کا بھی یہی حشر ہوا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں وہاں 2000 میں گریٹر تھل کینال بنی تھی اور اس کینال پر اربوں روپے خرچ ہوئے، سرکار کے اربوں روپے خرچ ہوئے، وہاں پر محکمہ کا چیف انجینئر موجود ہے، ایس ای ہے، ایکسیئن ہے اس کے علاوہ بے شمار عملہ موجود ہے اگر نہیں ہے تو وہاں پر پانی نہیں ہے، وہاں پر تھل کینال operate ہی نہیں ہو رہی، بے شمار لوگ تنخواہیں لے رہے ہیں، پھر میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کا، غریب لوگوں کے ٹیکس کا پیسا ہے اس کو بچائیں اور یہ گریٹر تھل کینال کو بند کریں۔ صوبہ سندھ پر احسان چڑھائیں جو اس کے خلاف جلوس نکالتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

ملک محمد وارث کلو: اس کو پھر مکمل طور پر بند کر دیں۔ میں ایک چھوٹی سی اور گزارش کرتا چلوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ہمارا علاقہ اتنا backward area ہے کم از کم خوشاب کو بھی ایک دانش سکول دے دیں، ہم بھی کہیں گے کہ ہمارے ساتھ بھی کوئی تھوڑا سا انصاف ہوا ہے۔ سڑکوں کی تو یہ حالت ہے کہ ابھی اس دور میں بھی ٹریکٹروں، اونٹوں اور گھوڑوں پر ہم صحرا میں سفر کرتے ہیں۔ اگر ہمارے لئے کچھ بچ سکے، وزیر خزانہ صاحب کی اللہ تعالیٰ لمبی عمر کرے، اللہ کرے گا کہ اگلا بجٹ بھی یہی پیش کریں۔ یہ کم از کم اس بات کو یاد رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! غور کریں، کلو صاحب کی بات کو آپ serious لیں۔

ملک محمد وارث کلو: بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، جی، حاجی عمران ظفر صاحب!

حاجی عمران ظفر: شکریہ۔ جناب سپیکر! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ و علی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ۔ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے کہ جس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہماری لیڈرشپ کو خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو اور ہمارے نہایت ہی قابل احترام وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو ایک غریب دوست بجٹ پیش

کرنے کا موقع فراہم کیا، میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی پوری ٹیم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ تھا جو پیش کیا گیا۔ اس میں ہر شعبہ کے حوالے سے خصوصی طور پر، میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم، صحت، بے روزگاری، انرجی کے لحاظ سے کافی رقم رکھی گئی ہے۔ سب سے پہلے تو میں انرجی کے لحاظ سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہمارے ملک میں انرجی کے crisis ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف کے وژن کے مطابق دن رات کوشش کر رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ اس ملک میں یہ جتنے اندھیرے ہیں یہ چھٹ جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا ملک روشن ہوگا اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انرجی کے حوالے سے 31۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں، جس خادم اعلیٰ پنجاب کی پوری ٹیم نے بہت کم مدت میں جس طرح نندی پور پراجیکٹ پایۂ تکمیل تک پہنچا ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ دوسرے بھی جتنے منصوبے ہیں وہ بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں ایجوکیشن کے حوالے سے پچھلے بجٹ کی نسبت اس دفعہ 42 فیصد اضافہ کیا گیا ہے اور 92۔ارب روپے تعلیم کے حوالے سے مختص کئے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب کا تعلیم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ جس طرح تعلیم کے حوالے سے اس دفعہ بجٹ میں ایک لاکھ لیپ ٹاپ رکھے گئے ہیں، ذہین طلباء و طالبات کے لئے وظائف کے لئے بھی اربوں روپے رکھے گئے ہیں، سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں، پانچ نئے دانش سکول بنائے جائیں گے، نئے کالجز اور نئی یونیورسٹیاں بھی بنائی جائیں گی، سکولوں میں بھی نئی لیبارٹریاں بنائی جائیں گی، سکولوں میں missing facilities کے لئے 8۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ Punjab Education Endowment Fund کے لئے 2۔ارب روپے رکھے گئے ہیں، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے 7۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہمارے پچھلے دور میں بھی لیپ ٹاپ دیئے گئے تھے، سولر پینل بھی فراہم کئے گئے تھے، یقین کیجئے کہ امیروں کے بچے تو اپنے باپ کی کمائی سے لیپ ٹاپ لے سکتے تھے لیکن کیا غریبوں کے بچوں کو یہ حق حاصل نہیں تھا؟ الحمد للہ خادم اعلیٰ پنجاب نے، ہماری قیادت نے امیر اور غریب کے درمیان یہ جو تفریق تھی اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

پچھلے دور میں بھی یہ تفریق ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور اس سال بھی لیپ ٹاپ سکیم دوبارہ شروع کر کے یہ تفریق ختم کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو بڑے پراجیکٹس ہیں، جس طرح لاہور میں میٹرو بس بنی مجھے یاد ہے کہ جب موٹروے بنائی گئی تھی میرے لیڈر قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف نے جب اپنے سابقہ دور میں موٹروے بنائی تو تنقید کرنے والوں نے بڑی باتیں کیں لیکن آپ تصور میں لائیے اگر آج موٹروے نہ ہوتی تو آج ہمارے جی ٹی روڈ کا کیا حال ہوتا؟ آج کل بھی جو جنگلا بس کے حوالے سے باتیں کرتے تھے یہ میٹرو بس یقین کیجئے کہ آج ڈیڑھ لاکھ افراد روزانہ سستا ترین اور باعزت سفر کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک لیڈر شپ کا وژن ہے کہ انہوں نے ایک ایسا کام کیا ہے کہ جس کا فائدہ direct غریب عوام کو ہوا ہے۔ میں ہیلتھ کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے پچھلے بجٹ میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عمران ظفر صاحب! اپنی بات کو مختصر کر دیں۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں نے پچھلے بجٹ میں بھی یہ request کی تھی کہ dialysis کے لئے رقم میں اضافہ کیا جائے، میں اپنے بھائی میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے dialysis کی رقم کو 30 کروڑ روپے سے بڑھا کر 60 کروڑ روپے کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ادویات کے لئے 8۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں، ٹیچنگ ہسپتالوں کے لئے اربوں روپے رکھے گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا ٹائم آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ عمران ظفر صاحب! اب wind up کر دیں۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! بے روزگاری کے حوالے سے پچاس ہزار ییلو کیب گاڑیوں کے لئے 25۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پچاس ہزار خاندان فائدہ اٹھائیں گے۔ بیس ہزار غریبوں کے لئے گھر بنانے کا اعلان کیا گیا ہے، آئندہ چار سالوں میں بیس لاکھ مرد و خواتین کے لئے فنی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے 6۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر اپنے بھائی میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور پوری ٹیم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں

اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیں اپنے ملک کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آمین، سید محمد محفوظ مشہدی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اشرف وڑائچ صاحب!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ مہر محمد فیاض صاحب!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جناب فیضان خالد ورک صاحب!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں، جناب شہزاد منشی صاحب !۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب ذوالفقار غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: شکریہ۔ جناب سپیکر!

خداوند میری روشنی اور میری نجات ہے مجھے کس کی دہشت
خدا وند میری زندگی کا پشتہ ہے مجھے کس کی ہیبت

جناب سپیکر! آج میرے لئے انتہائی خوشی اور عزت کا مقام ہے کہ میں معزز ایوان کے سامنے اپنی قوم کی آواز بن کر موجودہ بجٹ پر بات کر رہا ہوں۔ میں اپنے قائدین وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو اس بجٹ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، میں وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی بہترین کاوشوں پر انہیں اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس بجٹ کو ایک متوازن اور غریب دوست بجٹ قرار دیتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کی ترقی کے لئے یہ بجٹ بڑا مفید اور معاون ثابت ہو گا۔ یہ بجٹ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے یعنی ایک ہزار ارب روپے سے بھی زیادہ کا بجٹ ہے۔ یہ روڈ میپ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبائی حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ صحت کے لئے 121۔ارب روپے رکھا جانا بہت اچھی بات ہے، تعلیم کے لئے 273۔ارب روپے کا فنڈ تعلیم کے فروغ کے لئے بہت اچھا کام ہے۔ توانائی کے شعبے کے لئے 31۔ارب روپے رکھے گئے، پاکستان میں انرجی کا جو بحران ہے اس سلسلے میں وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف دن رات کبھی چین کبھی ترکی کبھی کسی ملک میں جاتے ہیں یہ ان کی کاوش کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کو بجٹ کا 36 فیصد حصہ دیا گیا ہے، ان کی محرومیوں کا تدارک صرف مسلم لیگ (ن) ہی کر سکتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے استدعا کروں گا کہ ٹیکس کے نظام کو مزید بڑھایا جائے اور اسے مؤثر بنایا جائے، یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ خاص کر چالیس لاکھ افراد کو روزگار دیا جائے گا۔ میں

سمجھتا ہوں کہ ہمیں سب سے ضروری پرائمری ہیلتھ کیئر پر زور دینا چاہئے اور اسے focus کرنا چاہئے۔ اگر پرائمری ہیلتھ کیئر پر focus کیا گیا تو آئندہ صحت کا معیار زیادہ بہترین ہو سکتا ہے۔ موجودہ حکومت میاں محمد شہباز شریف کی سرکردگی میں زندگی کے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہی ہے جن سے ملک کی سماجی، معاشرتی، تعلیمی اور اکانومی میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں وہ کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! ملک پاکستان کی تعمیر و ترقی میں خصوصاً مسیحیوں کی خدمات کو تعلیم اور صحت کے میدان میں ہرگز ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کی اقلیتوں نے خصوصاً پاکستان کی مسیحی آبادی نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور پاکستان کی تشکیل میں احسن اقدامات بھی کئے ہیں۔ میں آپ کو یہ بات باور کرانا چاہتا ہوں اور تاریخ اس چیز کی گواہ ہے کہ سب سے پہلے لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا مسیحی اقلیت نے ساتھ دیا اور لاہور کی میئر شپ کے لئے امیر الدین کی حمایت کا اعلان کیا، انہیں ووٹ دیا اور انہیں لاہور کی میئر شپ کے لئے منتخب کرایا۔ یہ پاکستان کے مسیحی ہی تھے جنہوں نے اپنا ووٹ پاکستان کے حق میں دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غوری صاحب! بہت شکریہ

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دے دیں میں تین چار تجاویز دے کر wind up کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے صرف دو منٹ چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بولیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! باؤنڈری کمیشن میں پاکستان کے مؤقف کی حمایت کی گئی، بانی پاکستان اور قائداعظم بنانے میں مسٹر فیڈرک کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ میں چند تجاویز پیش کرنا چاہوں گا کہ سکاچ مشن ہائی سکول گندم منڈی شہر سیالکوٹ جہاں حضرت علامہ محمد اقبالؒ اور فیض احمد فیض نے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ سکاچ مشن ہائی سکول میں ان کی یادگار تعمیر کی جائے تاکہ ایک تاریخی ورثہ بن جائے اور آنے والی نسلیں اپنے مشاہیر کے بارے میں جان سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ایک تاریخی واقعہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غوری صاحب! آپ باقی تجاویز منسٹر صاحب کو دے دیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں نے آپ سے دو منٹ مانگے تھے لیکن ابھی ایک ہی منٹ ہوا ہے۔ آپ مجھے وقت دے دیں نہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر تجاویز دینی ہیں تو منسٹر صاحب کو دیں چونکہ اور کافی ممبران بیٹھے ہیں۔

جناب ذوالفقار غوری: آپ نے تو لوگوں کو دس دس منٹ بھی دیئے ہیں لیکن مجھے تو ابھی چار منٹ ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ چار منٹ نہیں بلکہ آپ کے سات منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب ذوالفقار غوری: پلیز مجھے بولنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ آخری بات کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں ایک تاریخی واقعہ کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سیالکوٹ شہر سرکل روڈ نزد تالاب شیخ مولا بخش کے پاس ایک جوبلی چرچ ہے۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ جب سیالکوٹ تشریف لائے تو سیالکوٹ کے مسیحیوں نے 30۔اپریل 1944 کو قائداعظمؒ کا وہاں استقبال کیا یوں یہ چرچ یادگار اہمیت کا حامل ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ وہاں ایک مینار تعمیر کیا جائے تاکہ اس مینار کو دیکھ کر ہم سب مل کر یکجہتی، ہم آہنگی اور قومی سوچ کو اجاگر کریں کیونکہ یہ ہم سب کا پاکستان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلے مقرر ملک مظہر عباس راں صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے قائد کے لئے ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شعر پیش کر لیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کے حوالے سے شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ خادم اعلیٰ پنجاب بہترین انتظامی صلاحیتوں کے مالک ہیں وہ ملک کو گھرے ہوئے مسائل سے نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شعر پیش کریں۔

جناب ذوالفقار غوری:

گرداب بلا خیز میں پہنچے ہیں سفینے
اے وقت کے مانجھی انہیں ساحل کی لگن دے ساحل کی لگن دے

جناب ڈپٹی سپیکر: غوری صاحب! بہت شکریہ۔ ملک مظہر عباس راں صاحب!

ملک مظہر عباس راں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنی تقریر اپنے حلقے سے شروع کروں گا، کچھ تجاویز دوں گا اور اگر آپ نے وقت دیا تو آخر میں حکومت کی تعریف کرنے کی کوشش بھی کروں گا۔ میں نے pre-budget discussion کے موقع پر بھی تقریر کی تھی اور حُسن اتفاق سے اس وقت آپ ہی Chair کر رہے تھے۔ اس وقت میں نے اپنی تقریر میں کچھ سیوریج سکیموں کی بات کی تھی جس پر آپ نے فرمایا کہ یہ تجاویز وزیر خزانہ کو دے دی جائیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ وہاں پر ہمارے چار بڑے قصبے ہیں اور جب بارش ہوتی ہے تو لوگ ناقص سیوریج سسٹم کی وجہ سے ہمیں اتنی گالیاں دیتے ہیں کہ میں ان کو لاہور shift نہیں کر سکتا اور خود ہی برداشت کر لیتا ہوں۔ میں نے pre-budget discussion کے موقع پر اپنی تقریر میں تجاویز دیں، پھر وزیر خزانہ ملتان تشریف لے گئے تو وہاں پر بھی میں نے یہی گزارش کی کہ مہربانی کر کے قادر پور راواں، بُدلہ سنت، رشیدا اور مل صادق آباد کی آبادی کے لئے سیوریج سکیمیں دی جائیں۔ یہ بہت بڑے قصبے اور میرے حلقہ کی main آبادیاں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خزانہ صاحب! ذرا ملک مظہر عباس راں صاحب کی بات سُنیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! یہ تو پہلے بھی سُن چکے ہیں لیکن عملدرآمد کوئی نہیں ہوا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان آبادیوں میں اسّی کی دہائی میں سیوریج کا نظام قائم کیا گیا تھا اور آج تک اس کی کوئی rehabilitation نہیں ہوئی۔ ان آبادیوں کی گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور میں بھی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے اسی قصبے میں رہتا ہوں۔ جب بارش آتی ہے تو لوگ جلوس کی شکل میں آتے ہیں اور ہمیں گالیوں سے نوازتے ہیں۔ ابھی وارث کلو صاحب نے مجھے ایک بات بتائی ہے کہ بارھویں مرتبہ وہ اپنی تجویز دے رہے تھے۔ ان کی اس بات کو سُن کر میرا حوصلہ بڑھا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر مجھے قدرت نے

موقع دیا تو میں بھی ہر pre-budget discussion اور سالانہ بجٹ کے موقع پر یہی مطالبات پیش کرتا رہوں گا۔ شاید کبھی ان کی سمجھ میں یہ بات آجائے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اور میں اس بات پر انتہائی شکر گزار ہوں کہ جنوبی پنجاب کے لئے بہت زیادہ ترقیاتی رقوم مختص کی گئی ہیں۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ اس بجٹ میں جو رقوم مختص کی گئی ہیں ان کو خرچ کرنے کے حوالے سے priorities کو سامنے رکھا جائے۔ کیا ہم ان رقوم سے carpeted roads بنائیں گے، کیا ہم ان رقوم سے ہسپتال بنائیں گے، کیا ہم ان رقوم سے لوگوں کے لئے روزگار کے وسائل تعمیر کریں گے یا پھر یہ رقوم ٹھیکیداروں کی نذر ہو جائیں گی؟ خوش قسمتی سے آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب سے جتنے بھی ہمارے معزز ممبران ہیں ان میں آپ بڑے عہدے پر فائز ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے مختص کردہ بجٹ کو monitor کیا جائے، ان رقوم کو خرچ کرنے کے لئے priorities طے کی جائیں اور آپ کی نگرانی میں جنوبی پنجاب کے ایم پی اے صاحبان کی مشاورت سے یہ رقوم خرچ کی جائیں۔

جناب سپیکر! ایک اور اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ ابھی چولستان کے حوالے سے چودھری خالد محمود ججہ صاحب بات کر رہے تھے۔ انہوں نے بہت اچھی بات کہی ہے اور ان کے والد صاحب کی بہت کاوشیں ہیں۔ نواب آف بہاولپور نے پندرہ بیس سال پہلے ہیڈ راجکاں کے مقام پر نہر پر ایک پختہ دیوار تعمیر کروائی تھی۔ اُس وقت انہوں نے یہ کہا کہ پانی آگے نہیں جانا چاہئے کیونکہ یہ لوگ میری زمینوں پر ناجائز قابض ہیں اور وہ دیوار آج تک موجود ہے۔ وہاں کی نہروں کا flood canal status ہے۔ جب سیلاب آتا تھا تو ان میں پانی پہنچ جاتا تھا لیکن اس دیوار کی تعمیر ہونے سے سیلاب کا پانی بھی اب چولستان کو نہیں مل رہا۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس دیوار کو ہٹایا جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم بات کالا باغ ڈیم کے سلسلے میں کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بہت ہی قومی اہمیت کا مسئلہ ہے اس کے لئے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحب کی سربراہی میں ایک کمیشن تشکیل دیا جائے۔ تمام ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان کو اس کا ممبر بنایا جائے اور تمام صوبائی حکومتوں کو کہا جائے کہ وہ international level کے دو دو technocrats اس میں ممبر بنا کر بھیجیں جو کہ اس صوبے کا کیس بھی پیش کریں۔ بدقسمتی سے اس اہمیت کے حامل مسئلہ کو سیاست کی نذر

کر دیا گیا ہے۔ انڈیا کے پیسوں کی وجہ سے اس کو سیاسی مسئلہ بنا دیا گیا ہے اور یہ اب سیاسی سطح پر حل ہونے والا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک مظہر عباس راں صاحب! آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں wind up کرنے لگا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم کے مسئلہ کو اس کمیشن کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ میری اور بھی بہت سی تجاویز ہیں۔ میں جنوبی پنجاب کی عوام کے لئے آپ سے مزید دو منٹ مانگوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ ابھی کافی معزز ممبران بات کرنے کے لئے تشریف فرما ہیں اس لئے آپ آخری بات کر لیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! کھیل کے میدان کے لئے میری ایک تجویز ہے کہ تمام دیہاتوں میں سرکاری زمینیں موجود ہیں۔ ان زمینوں پر کچھ لوگ ناجائز طور پر قابض ہیں یا وہ چراگاہ کی زمینیں ہیں۔ اگر حکومت تھوڑی سی توجہ دے، کچھ رقم مختص کر دے اور یونین کونسل کے ذریعے ان جگہوں پر گھاس لگوا دی جائے تو ہر دیہات میں کھیل کا میدان میسر آ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! ادویات کی خریداری محکمہ صحت کے لوگ یعنی ڈی ایچ او یا ای ڈی او (صحت) کرتا ہے اور ان ادویات کی distribution بھی انہی کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ ان ادویات کے تقسیم کار بھی محکمہ صحت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر دس لاکھ روپے کی ادویات بی ایچ یو کو بھیجی جاتی ہیں تو کاغذات میں دس لاکھ کی ادویات ظاہر کر کے اس پر دستخط لے لئے جاتے ہیں جبکہ وہاں پر صرف پانچ لاکھ روپے مالیت کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ ان ادویات کی فہرستیں تیار کروائی جائیں۔ میرا وقت ختم ہو چکا ہے اور وزیر خزانہ میری بات سُن بھی نہیں رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ سُن رہے ہیں۔ آپ بات کریں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ ان ادویات کی فہرستیں تیار کروائی جائیں کہ کن مریضوں کو وہ دی گئی ہیں۔ یہ فہرستیں مقامی ایم پی اے صاحبان کو دی جائیں تاکہ وہ اس کی verification کروا سکیں۔ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ یہ ادویات محکمہ کھا گیا ہے یا واقعی مریضوں تک پہنچی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ اب وقت ختم ہو گیا ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! صرف آخری بات عرض کرنے لگا ہوں۔ میں جنگلی حیات کے بارے میں گزارش کروں گا کہ پاکستان میں جنگلی حیات کا قتل عام ہو رہا ہے۔ میں تجویز کروں گا کہ پرائیویٹ سیکٹر میں لوگوں کو سفاری پارک بنانے کی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی مہربانی۔ اب محترمہ تمکین اختر نیازی صاحبہ بات کریں گی۔

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! موجودہ بجٹ صوبہ کی عوام کی خدمت کے حوالے سے وزیر اعلیٰ کے vision کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ اس بجٹ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اگلے چار سال کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے تشکیل دیا گیا ہے۔ اس بجٹ کے ذریعے وزیر خزانہ نے ہمیں یہ خوشخبری سنائی ہے کہ اگلے چار سال کی مدت میں ہم G.D.P growth rate کو 4.8 فیصد تک لے جائیں گے۔ اسی طرح چالیس لاکھ لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع مہیا کئے جائیں گے۔ ستر لاکھ لوگ جو کہ below poverty line زندگی گزار رہے ہیں ان کو غربت سے باہر نکالا جائے گا۔ یہ بجٹ زندگی کے ہر شعبے میں بہتری اور ترقی کی نوید سناتا ہے۔

جناب سپیکر! وقت کی کمی کے باعث اس وقت میں صرف شعبہ تعلیم پر focus کرنا چاہوں گی جس کے لئے 273۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں پہلے کبھی اتنا بڑا بجٹ allocate نہیں کیا گیا۔ یہاں پر میں دانش سکولوں کا ذکر ضرور کروں گی کیونکہ پچھلے سال حکومت کو اس حوالے سے بہت زیادہ تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن آج اس کی کامیابی آپ سب کے سامنے ہے کیونکہ ان سکولوں کی غریب چھوٹی بچیوں کو امریکہ میں accolades ہیں۔ ایسے غریب بچوں کو اس قسم کا exposure اور تعلیم کا حق پہلے کبھی نہیں دیا گیا۔ اس کے لئے میاں محمد شہباز شریف کو بے پایاں ثواب ملے گا اور اُن بچوں کے مستقبل سنور جائیں گے۔ میں نے میانوالی میں سکول کا ایک project submit کیا ہے جو بچوں کی basic education کو solid رکھنے اور جن بچوں کی diversion دوائیوں یا addiction کی طرف ہوتی ہے تو مختلف چیزیں جنہیں معاشرہ permit نہیں کرتا اُس کی طرف بچے divert ہو جاتے ہیں تو اُن بچوں کا interest تعلیم کی طرف رکھنے کے لئے پرائمری سکولوں کے projects بڑھانے چاہئیں اور جن علاقوں میں تعلیم کو کوئی زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی وہاں پر تعلیم کی طرف بچوں کا شوق پیدا کرنا چاہئے۔ جنوبی پنجاب کے لئے بھی 263 بلین روپیہ مختص کیا گیا ہے جو کل بجٹ کا 36 فیصد ہے یہ بہت ہی خوش آئند بات ہے کیونکہ اس میں ترقی کی خوشخبری سُنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں حکومت نے عالمی سطح پر ایک concept کو اپناتے ہوئے Public Private Partnership کا آغاز اور tax base بڑھانے کا عندیہ دیا گیا ہے۔ ٹیکس دہندگان کو احترام دینے کے ساتھ ساتھ tax culture پر focus کرنے کی بات بھی کی گئی ہے۔ اسی طرح لگژری گاڑیوں اور بڑے گھروں پر ٹیکس لگایا گیا ہے لیکن بجٹ کا اصل ذریعہ مرکزی حکومت کا divisible pool ہے جہاں سے ہمیں یہ رقوم موصول ہوتی ہیں۔ FBR نے رواں مالی سال میں revenue collection کے اصل ہدف 2475 ملین روپے کو کم کر کے 2275 ملین روپے کر دیا تھا لیکن اگلے مالی سال کا ہدف 2810 بلین روپیہ رکھا گیا ہے جس پر بہت سے لوگ تنقید کر رہے ہیں کہ یہ بہت ambitious ہدف ہے جو شاید achieve نہیں ہو سکتا لہذا اگر اس کا shortfall ہو گا تو صوبائی حکومتوں کو رقوم ملنے میں بھی کمی آئے گی اور اس کا اثر اخراجات کے اوپر ہو گا جس سے وہ متاثر ہوں گے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ اعتراض well-founded نہیں ہے کیونکہ عالمی مالی اداروں کے مطابق پاکستان کی economy, progress ترقی کر رہی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ FBR targets achieve کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور اُس pool سے ہمارا حصہ ہماری توقعات کے مطابق حاصل ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، چودھری محمد اقبال!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اکرم صاحب!

چودھری محمد اکرم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی طرف سے اور اہل سیالکوٹ کی طرف سے خادم اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور اُن کی پوری ٹیم کو عوام دوست، غریب پرور اور پنجاب کا سب سے بڑا ایک ہزار ارب روپے کا بجٹ پیش کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے vision کے مطابق پنجاب کو ایک خوشحال، تعلیم یافتہ، معاشی طور پر مستحکم اور صنعتی و زرعی طور پر ترقی یافتہ صوبہ بنانے کے لئے میاں محمد شہباز شریف صاحب اور اُن کی پوری ٹیم کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے ترقیاتی فنڈز کا 36 فیصد حصہ مختص کرنا بہت ہی خوش آئند بات ہے۔ یہ سب مسلم لیگ (ن) اور اُس کی قیادت کے ساتھ جنوبی پنجاب کی وابستگی اور محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان اور وزیر اعلیٰ

پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو برادر ملک چائنا کے ساتھ 32-ارب ڈالر کے توانائی، مواصلاتی اور تجارتی منصوبوں کے معاہدوں پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! خادم اعلیٰ پنجاب نے پچھلے سال سیالکوٹ چیمبر آف کامرس کے visit کے دوران سیالکوٹ کے صحافیوں کی جرنلسٹ کالونی کے لئے فنڈز دینے کا اعلان کیا تھا۔ میں گزارش کروں گا کہ جرنلسٹ کالونی کے لئے اس سال فنڈز مہیا کئے جائیں۔ ہمارا شہر export industrial city ہے جس پر ہمیں فخر ہے۔ اس وقت World Football Cup منعقد ہو رہا ہے جس میں سیالکوٹ کی Forward Sports Company کا بنا ہوا فٹ بال کھیلا جا رہا ہے جس پر ہم سب پاکستانیوں کو فخر ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ exports کی ترقی کے لئے سیالکوٹ میں ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف نے اپنے visit کے دوران سیالکوٹ میں پولیس کی نفری بڑھانے اور ٹریفک وارڈن کا بھی وعدہ کیا تھا اس کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے جائیں۔ سیالکوٹ چیمبر آف کامرس کے ساتھ مل کر development programme کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے 500 ملین روپے دینے کا وعدہ کیا تھا میں چاہوں گا کہ وہ وعدہ بھی پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج کو اس مالی سال میں مکمل کرنے کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں۔ سیالکوٹ میں گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال میں نئے وارڈز بنانے کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔ گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ میں کارڈیالوجی وارڈ بھی بنایا جائے اور اُس کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے شہر میں پینے کے پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پانی کے چالیس سال پرانے تمام پائپ جگہ جگہ سے خراب ہو گئے ہوئے ہیں۔ شہر سیالکوٹ میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے حوالہ سے نئے پائپ ڈالنے کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ hepatitis کا تدارک ہو سکے۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ شہر کے قبرستانوں میں مزید جگہ نہیں رہی تو میری گزارش ہو گی کہ نئے قبرستانوں کے لئے اس بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔ سیالکوٹ شہر میں کھیل کے نئے میدانوں کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں تاکہ نوجوان نسل کے کھیلنے کے لئے کھیل کے نئے میدان بنائے جا سکیں۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ شہر کی سبزی منڈی پچھلے چار سالوں سے اسی طرح پڑی ہوئی ہے اُس فروٹ اور سبزی منڈی کو بھی اس سال مکمل کرنے کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ سیالکوٹ شہر کے کالجوں اور سکولوں کے لئے فرنیچر وغیرہ کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔122 میں سیلاب کے باعث sewerage کا نظام خراب ہو گیا ہے لہذا اس بجٹ میں سیوریج کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔ سیالکوٹ جیل کی بلڈنگ 1870 میں 700 قیدیوں کے لئے بنی تھی وہاں پر اس وقت 2200 قیدی ہیں اس میں نئی بلڈنگ بنانے کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب نعیم اللہ گل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 19۔جون 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے اور اس روز بھی سالانہ بجٹ پر عام بحث جاری رہے گی۔